باب اوّل

قرآن مجید وحدیث نبوی

(خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)

(الف) ترجمہ قرآن مجید

نصاب اسلامیات جماعت نہم میں مجوزہ آیات قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ

اٰيَاتُهَا ۹۸ (۱۹) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (۴۴) رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۂ مریم مکی ہے (آیات: ۹۸/رکوع: ۶)

آیت 30 تا آیت 36

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قَالَ	اِنِّيْ	عَبْدُ	اللّٰهِ ؕ
بول اٹھا	بے شک میں	بندہ	اللہ
اٰتٰنِيَ	الْكِتٰبَ	وَجَعَلَنِيْ	نَبِيًّا ۙ (۳۰)
اس نے مجھے عطا کی	کتاب	اور مجھے بنایا	نبی

وہ (بچہ) بول اٹھا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

وَّجَعَلَنِيْ	مُبٰرَكًا	اَيْنَ	مَا كُنْتُ	وَاَوْصٰنِيْ
اور مجھے بنایا	بابرکت	جہاں	بھی میں ہوں	اور مجھے حکم دیا
بِالصَّلٰوةِ	وَالزَّكٰوةِ	مَا	دُمْتُ	حَيًّا (۳۱)
نماز کا	اور زکوٰۃ کا	جب تک	میں رہوں	زندہ

اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا جب تک میں زندہ رہوں۔

وَّبَرًّا ۢ	بِوَالِدَتِيْ	وَلَمْ	يَجْعَلْنِيْ	جَبَّارًا	شَقِيًّا (۳۲)
اور اچھا سلوک کرنے والا	اپنی والدہ کے ساتھ	اور نہیں	بنایا مجھے	سرکش	نافرمان

اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش (و) نافرمان نہیں بنایا۔

وَالسَّلٰمُ	عَلَيَّ	يَوْمَ	وُلِدْتُّ	وَيَوْمَ
اور سلام	مجھ پر	جس دن	میں پیدا ہوا	اور جس دن

اَمُوْتُ	وَيَوْمَ	اُبْعَثُ	حَيًّا(۳۳)
میری وفات ہوگی	اور جس دن	میں اٹھایا جاؤں گا	زندہ کر کے

اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

ذٰلِكَ	عِيْسَى	ابْنُ	مَرْيَمَ ج	قَوْلَ
یہ	عیسیٰ	بیٹے	مریم	بات
الْحَقِّ	الَّذِىْ	فِيْهِ	يَمْتَرُوْنَ(۳۴)	
سچی	جو	جس میں	شک کرتے ہیں	

یہ مریم (علیہا السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) ہیں یہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

مَاكَانَ	لِلّٰهِ	اَنْ	يَّتَّخِذَ	مِنْ	وَّلَدٍ لا	سُبْحٰنَهٗ ط	اِذَا
یہ نہیں شان	اللہ کی	کہ	وہ بنائے	کسی کو	بیٹا	وہ پاک ہے	جب
قَضٰٓى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ ط(۳۵)	
وہ ارادہ کرتا ہے	کسی چیز کا	تو یہی	کہتا ہے	اس سے	ہوجا	تو وہ ہوجاتی ہے	

اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے وہ پاک ہے اس سے جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے۔

وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	رَبِّىْ	وَرَبُّكُمْ
اور	بے شک	اللہ	میرا رب	اور تمھارا رب
فَاعْبُدُوْهُ ط	هٰذَا	صِرَاطٌ	مُّسْتَقِيْمٌ(۳۶)	
تو اس کی عبادت کرو	یہ	راستہ	سیدھا	

اور بے شک اللہ میرا اور تمھارا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

سورہ مریم کے مضامین:۔

1۔ توحید و واحدانیت

2۔ سات انبیائے کرام کا تذکرہ

3۔ حضرت مریم علیہا السلام کا تذکرہ

4۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ تخلیق

5۔ قیامت کے احوال:......اس دن نیک اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوں گے اور مجرم جانوروں کی طرح دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔

اٰيَاتُهَا ۱۳۵	(۲۰) سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (۲۵)	رُكُوْعَاتُهَا ۸

سورۂ طٰہٰ مکی ہے (آیات: ۱۳۵/رکوع: ۸)

آیت 25 تا آیت 37

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قَالَ	رَبِّ	اشْرَحْ	لِيْ	صَدْرِيْ ۙ (۲۵)
عرض کیا	میرے رب	کھول دے	میرے لیے	میرا سینہ

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔

وَ	يَسِّرْ	لِيْٓ	اَمْرِيْ ۙ (۲۶)
اور	آسان کردے	میرے لیے	میرا کام

اور میرے لیے میرا کام آسان بنادے۔

وَاحْلُلْ	عُقْدَةً	مِّنْ	لِّسَانِيْ ۙ (۲۷)
اور کھول دے	گرہ	سے	میری زبان

اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔

يَفْقَهُوْا	قَوْلِيْ ۠ (۲۸)
سمجھ سکیں	میری بات

تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

وَاجْعَلْ	لِّيْ	وَزِيْرًا	مِّنْ	اَهْلِيْ ۙ (۲۹)
اور مقرر فرما	میرے لیے	وزیر	سے	میرے گھر والے

اور میرا ایک وزیر (مددگار) مقرر فرمادے میرے گھر والوں میں سے۔

هٰرُوْنَ	اَخِي ۙ (۳۰)
ہارون	میرا بھائی

(یعنی) میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو۔

اشْدُدْ	بِهٖٓ	اَزْرِيْ ۙ (۳۱)
مضبوط فرما	اس سے	میری قوت

اُس سے میری قوت کو مضبوط فرمادے۔

freeilm

وَاَشْرِكْهُ	فِيْٓ	اَمْرِيْ ۝ لا (۳۲)
اور اسے شریک فرما	میں	میرے کام

اور اُسے میرے کام میں شریک فرمادے۔

كَيْ	نُسَبِّحَكَ	كَثِيْرًا ۝ لا (۳۳)
تاکہ	ہم تیری پاکی بیان کریں	کثرت سے

تاکہ (یک جان ہوکر) ہم کثرت سے تیری پاکی بیان کریں۔

وَّ	نَذْكُرَكَ	كَثِيْرًا ۝ ط (۳۴)
اور	تیرا ذکر کریں	کثرت سے

اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔

اِنَّكَ	كُنْتَ	بِنَا	بَصِيْرًا ۝ (۳۵)
بے شک تو	ہے	ہمیں	خوب دیکھنے والا

بے شک تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔

قَالَ	قَدْ	اُوْتِيْتَ	سُؤْلَكَ	يٰمُوْسٰى ۝ (۳۶)
فرمایا	ہے	دے دیا گیا	جو تو نے مانگا	اے موسیٰ!

(اللہ نے) فرمایا اے موسیٰ! تمھیں دے دیا گیا جو کچھ تم نے مانگا ہے۔

وَلَقَدْ	مَنَنَّا	عَلَيْكَ	مَرَّةً	اُخْرٰٓى ۝ لا (۳۷)
اور	ہم نے احسان کیا تھا	تجھ پر	ایک دفعہ	اور

اور بے شک ہم نے تم پر احسان کیا تھا ایک بار اور بھی۔

سورۃ طٰہٰ کے مضامین:۔

1۔ سورۃ طٰہٰ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا تذکرہ کرتی ہے۔ یہ تذکرہ تین مراحل میں بیان ہوا ہے۔

پہلا مرحلہ:۔ پیدائش سے لے کر مدین شہر کی طرف ہجرت

دوسرا مرحلہ:۔ مدین سے واپسی سے لے کر صحرائے سینا کی طرف ہجرت

تیسرا مرحلہ:۔ صحرائے سینا سے وصال تک

2۔ توحید، رسالت، آخرت یہ مضامین آخری تین رکوعوں میں بیان ہوئے ہیں۔

3۔ حضرت آدم علیہ السلام کا تذکرہ

4۔ نافرمانوں کا بُرا انجام

5۔ اللہ تعالیٰ کا قانون مہلت کا ذکر

اللہ تعالیٰ کسی گنہگار کو فوراً گرفت میں نہیں لاتا بلکہ اس کو مہلت دیتا ہے۔

اٰیَاتُھَا ۱۱۲ (۲۱) سُوْرَةُ الْاَنْبِیَآءِ مَکِّیَّةٌ (۷۳) رُکُوْعَاتُھَا ۷

سورۃ الانبیاء مکی ہے (آیات: ۱۱۲/ رکوع: ۷)

آیت 30 تا آیت 35

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَوَلَمْ یَرَ	الَّذِیْنَ	کَفَرُوْٓا	اَنَّ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ	کَانَتَا	رَتْقًا	فَفَتَقْنٰھُمَا ط
کیا نہیں دیکھا	جنہوں نے	کفر کیا	کہ	آسمان	اور زمین	تھے	بند	پھر ہم نے ان دونوں کو کھول دیا
وَجَعَلْنَا	مِنَ	الْمَآءِ	کُلَّ	شَیْءٍ	حَیٍّ ط	اَفَلَا	یُؤْمِنُوْنَ ○ (۳۰)	
اور ہم نے بنایا	سے	پانی	ہر	چیز	زندہ	تو کیا نہیں	وہ ایمان لاتے	

کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں (پانی برسنے اور سبزہ اُگنے سے) بند تھے پھر ہم نے ان دونوں کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا تو کیا یہ ایمان نہیں لاتے۔

وَجَعَلْنَا	فِی	الْاَرْضِ	رَوَاسِیَ	اَنْ	تَمِیْدَ	بِھِمْ ص	وَجَعَلْنَا
اور ہم نے بنائے	میں	زمین	پہاڑ	کہ	ہلنے نہ لگے	ان کو لے کر	اور ہم نے بنائے
فِیْھَا	فِجَاجًا	سُبُلًا	لَّعَلَّھُمْ	یَھْتَدُوْنَ ○ (۳۱)			
اس میں	کشادہ	راستے	تاکہ وہ	راستہ پائیں			

اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے کہ وہ اُنھیں لے کر ہلنے نہ لگے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنا دیے تاکہ وہ راستہ پائیں۔

وَجَعَلْنَا	السَّمَآءَ	سَقْفًا	مَّحْفُوْظًا ج	وَّھُمْ	عَنْ	اٰیٰتِھَا	مُعْرِضُوْنَ ○ (۳۲)
اور ہم نے بنایا	آسمان	چھت	محفوظ	اور وہ	سے	اس کی نشانیاں	منہ موڑے ہوئے

اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا اور وہ اس (آسمان) کی نشانیوں سے مُنہ موڑے ہوئے ہیں۔

وَھُوَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	الَّیْلَ	وَالنَّھَارَ	وَالشَّمْسَ	وَالْقَمَرَ ط
اور وہ وہی ہے	جس نے	بنائے	رات	اور دن	اور سورج	اور چاند
کُلٌّ	فِیْ	فَلَکٍ	یَّسْبَحُوْنَ ○ (۳۳)			
سب	میں	مدار	تیر رہے ہیں			

اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن اور سورج اور چاند (یہ) سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔

وَمَا	جَعَلْنَا	لِبَشَرٍ	مِّنْ	قَبْلِكَ	الْخُلْدَ ط	اَفَائِنْ	مِّتَّ	فَهُمُ	الْخٰلِدُوْنَ٥(٣٤)
اور نہیں	دی	کسی انسان	سے	آپ سے پہلے	ابدی زندگی	تو اگر	آپ انتقال فرما جائیں	تو کیا	یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو ابدی زندگی نہیں دی تو اگر آپ اِنتقال فرما جائیں تو کیا یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

كُلُّ	نَفْسٍ	ذَآئِقَةُ	الْمَوْتِ ط	وَنَبْلُوْكُمْ	بِالشَّرِّ	وَالْخَيْرِ	فِتْنَةً ط	وَاِلَيْنَا	تُرْجَعُوْنَ٥(٣٥)
ہر	جان	چکھنے والی	موت	اور ہم تم کو آزمائیں گے	برائی	اور بھلائی	آزمائش	اور ہماری طرف	تم لوٹائے جاؤ گے

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمھیں بُرائی اور بھلائی میں آزمائش کے لیے مبتلا کرتے ہیں۔ اور تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

سورۃ الانبیاء کے مضامین:۔

1۔ **توحید باری تعالیٰ:**۔ توحید باری کے ثبوت اور دلیلیں دی گئی ہیں اور مخالف کو اس عقیدے پر قائل کیا گیا ہے۔

2۔ **قرآن مجید اور رسالت:**۔ قرآن مجید اور رسالت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضوں اور سوالوں کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔

3۔ **تذکرہ انبیائے کرام علیہم السلام:**۔ سورت کے درمیان میں انبیائے کرام کا تذکرہ ملتا ہے۔

4۔ حضرت مریم علیہا السلام کا تذکرہ

5۔ آخرت پر ایمان لانے کا بیان

6۔ قیامت اور احوال قیامت کا بیان

7۔ اس بات کا تذکرہ کہ سرورِ کائنات حضرتُ محمد (خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) سارے جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔
وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

فری علم
free ilm

آیاتها ۷۸ (۲۲) سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۳) رُكُوْعَاتُهَا ۱۰

سورۂ حج مدنی ہے (آیات: ۷۸/رکوع: ۱۰)

آیت 65 تا آیت 69

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلَمْ	تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	سَخَّرَ	لَكُمْ	مَّا	فِي	الْاَرْضِ
کیا تم نے نہیں	دیکھا	کہ	اللہ نے	مسخر کیا	تمھارے لیے	جو	میں	زمین
وَالْفُلْكَ	تَجْرِيْ	فِي	الْبَحْرِ	بِاَمْرِهٖ ط	وَيُمْسِكُ	السَّمَآءَ	اَنْ	تَقَعَ

اورکشتی	چلتی ہے	میں	سمندر	اس کے حکم سے	اورتھامتا ہے	آسمان	کہ	گرجائے
عَلَى	الْاَرْضِ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِالنَّاسِ	لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ۝ (٦٥)
پر	زمین	مگر	اس کے حکم سے	بے شک	اللہ	انسانوں پر	ضرور شفیق	رحم والا

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمھارے لیے مسخر کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتیاں سمندر میں اسی کے حکم سے چلتی ہیں اور وہی آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا یقیناً اللہ لوگوں پر بہت شفقت فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَهُوَ	الَّذِىْٓ	اَحْيَاكُمْ ز	ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ	يُحْيِيْكُمْ ؕ	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَكَفُوْرٌ۝ (٦٦)
اور وہ	جس نے	تم کو زندہ کیا	پھر	تمھیں مارے گا	پھر	تمھیں زندہ کرے گا	بے شک	انسان	ضرور ناشکرا

اور وہی تو ہے جس نے تمھیں زندہ فرمایا پھر تمھیں موت دے گا پھر تمھیں زندہ فرمائے گا یقیناً انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے۔

لِكُلِّ	اُمَّةٍ	جَعَلْنَا	مَنْسَكًا	هُمْ	نَاسِكُوْهُ	فَلَا	يُنَازِعُنَّكَ	فِى
ہر ایک کے لیے	امت	ہم نے مقرر کیا	قربانی کا طریقہ	وہ	اس پر چلنے والے	پس نہ	جھگڑا کریں آپ سے	میں
الْاَمْرِ	وَادْعُ	اِلٰى	رَبِّكَ ؕ	اِنَّكَ	لَعَلٰى	هُدًى	مُّسْتَقِيْمٍ۝ (٦٧)	
معاملہ	اور بلاؤ	طرف	اپنے رب	بے شک آپ	ضرور پر	راستہ	سیدھا	

ہر اُمت کے لیے ہم نے عبادت (اور قربانی) کا ایک طریقہ مقرر فرمایا ہے جس پر وہ چلتے ہیں تو ان کو چاہیے کہ ہرگز وہ آپ سے (اس) معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور (آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو) اپنے ربّ کی طرف بلاتے رہیں یقیناً آپ سیدھے راستہ پر ہیں۔

وَاِنْ	جٰدَلُوْكَ	فَقُلِ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ۝ (٦٨)
اور اگر	وہ آپ سے جھگڑیں	تو فرما دیجیے	اللہ	خوب جاننے والا	جو کچھ	تم کرتے ہو

اور اگر وہ آپ سے جھگڑیں تو آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔

اَللّٰهُ	يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا	كُنْتُمْ	فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ۝ (٦٩)
اللہ	فیصلہ کرے گا	تمھارے درمیان	دن	قیامت	اس میں	تھے تم	جس میں	اختلاف کرتے

اللہ تمھارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔

سورۃ الحج کے مضامین:۔

1۔ قیامت کے احوال و حالات

2۔ قیامت کے دن منافقوں کی بُری حالت

3- قیامت کے دن کافروں کا بُرا انجام

4- قیامت کے دن مومنوں کا اچھا انجام

5- حج اور قربانی کا بیان

6- حج اور قربانی کی حقیقت

7- جہاد کی اجازت..........اس بات کی اجازت کہ کافروں کے ظلم وستم کے خلاف طاقت کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

8- ایمان قبول کرنے کی بھرپور دعوت

9- پیغام خداوندی پہنچانے کے لیے فرشتے اور انسان منتخب شخصیات ہیں۔

10- عمل صالح اختیار کرنے کا حکم

اٰيَاتُهَا ۷۷

(۲۵) سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ (۴۲)

رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۃ الفرقان مکی ہے (آیات: ۷۷/ رکوع: ۶)

آیت 63 تا آیت 77

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ	عِبَادُ	الرَّحْمٰنِ	الَّذِيْنَ	يَمْشُوْنَ	عَلَى	الْاَرْضِ	هَوْنًا
اور	بندے	رحمان	جو	چلتے ہیں	پر	زمین	عاجزی سے
وَاِذَا	خَاطَبَهُمُ	الْجٰهِلُوْنَ	قَالُوْا	سَلٰمًا۝ (۶۳)			
اور جب	بات کریں ان سے	جاہل	کہتے ہیں	سلام			

اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے۔

وَالَّذِيْنَ	يَبِيْتُوْنَ	لِرَبِّهِمْ	سُجَّدًا	وَّقِيَامًا۝ (۶۴)
اور جو	رات گزارتے ہیں	اپنے رب کے لیے	سجدہ کرتے ہوئے	اور قیام کرتے ہوئے

اور جو راتیں گزارتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کرتے ہوئے۔

وَالَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	اصْرِفْ	عَنَّا	عَذَابَ	جَهَنَّمَ ۖ	اِنَّ	عَذَابَهَا	كَانَ	غَرَامًا ۖ۝ (۶۵)
اور جو	کہتے ہیں	ہمارے رب	پھیر دے	ہم سے	عذاب	جہنم	بے شک	اس کا عذاب	ہے	تکلیف دہ

اور جو (دُعا کرتے ہوئے) عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے بے شک اس کا عذاب تکلیف دہ ہے۔

اِنَّهَا	سَآءَتْ	مُسْتَقَرًّا	وَّمُقَامًا۝ (۶۶)
بے شک	بری ہے	ٹھہرنے کی جگہ	رہنے کی جگہ

بے شک وہ بُری جگہ ہے (تھوڑی دیر) ٹھہرنے اور (مستقل) رہنے کے لحاظ سے۔

وَالَّذِیْنَ	اِذَآ	اَنْفَقُوْا	لَمْ	یُسْرِفُوْا	وَلَمْ
اور جو	جب	خرچ کرتے ہیں	نہیں	اسراف کرتے	اور نہ
یَقْتُرُوْا	وَکَانَ	بَیْنَ	ذٰلِكَ	قَوَامًا○ (٦٧)	
کنجوسی کرتے ہیں	اور ہوتا ہے	درمیان	اس کے	اعتدال	

اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ	لَا	یَدْعُوْنَ	مَعَ	اللّٰهِ	اِلٰهًا	اٰخَرَ	وَلَا
اور جو	نہیں	پکارتے	ساتھ	اللہ	معبود	اور	اور نہ
یَقْتُلُوْنَ	النَّفْسَ	الَّتِیْ	حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَلَا
قتل کرتے ہیں	کسی جی کو	جس کو	حرام کیا	اللہ نے	مگر	حق کے ساتھ	اور نہ
یَزْنُوْنَ ج	وَمَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	یَلْقَ	اَثَامًا ۙ (٦٨)		
بدکاری کرتے ہیں	اور جو	کرتا ہے	یہ	پائے گا	گناہ کا بدلہ		

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ (ہی) وہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔

یُّضٰعَفْ	لَهُ	الْعَذَابُ	یَوْمَ	الْقِیٰمَةِ	وَیَخْلُدْ	فِیْهٖ	مُهَانًا ق ○ (٦٩)
بڑھایا جائے گا	اس کا	عذاب	دن	قیامت	اور ہمیشہ	اس میں	ذلیل وخوار

قیامت کے دن اس کے لیے عذاب بڑھایا جائے گا اور وہ اس ذلت کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

اِلَّا	مَنْ	تَابَ	وَاٰمَنَ	وَعَمِلَ	عَمَلًا	صَالِحًا	فَاُولٰٓئِكَ
مگر	جس نے	توبہ کی	اور ایمان لایا	اور کیے	اعمال	اچھے	تو یہ لوگ
یُبَدِّلُ	اللّٰهُ	سَیِّاٰتِهِمْ	حَسَنٰتٍ ط	وَكَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا○ (٧٠)
بدل دے گا	اللہ	ان کے گناہ	نیکیوں سے	اور ہے	اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جن کی بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَمَنْ	تَابَ	وَعَمِلَ	صَالِحًا	فَاِنَّهٗ	یَتُوْبُ	اِلَى	اللّٰهِ	مَتَابًا○ (٧١)
اور جس نے	توبہ کی	اور کیے	اچھے اعمال	تو بے شک وہ	رجوع کرتا ہے	طرف	اللہ	رجوع

اور جو توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو بے شک وہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ	لَا	يَشْهَدُوْنَ	الزُّوْرَ	وَاِذَا	مَرُّوْا	بِاللَّغْوِ	مَرُّوْا	كِرَامًا (۷۲)
اور جو	نہیں	گواہی دیتے	جھوٹی	اور جب	گزرتے ہیں	بے کار بات	گزرتے ہیں	شریفانہ

اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بے کار بات پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ	اِذَا	ذُكِّرُوْا	بِاٰيٰتِ	رَبِّهِمْ	لَمْ	يَخِرُّوْا	عَلَيْهَا	صُمًّا	وَّعُمْيَانًا (۷۳)
اور جو	جب	ان کو نصیحت کی جاتی ہے	آیتوں سے	ان کے رب	نہیں	گرتے	ان پر	بہرے	اور اندھے بن کر

اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب اُنھیں نصیحت کی جاتی ہے ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے۔

وَالَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	هَبْ	لَنَا	مِنْ	اَزْوَاجِنَا
اور جو	کہتے ہیں	ہمارے رب	عطا کر	ہمیں	سے	ہماری بیویاں
وَذُرِّيّٰتِنَا	قُرَّةَ	اَعْيُنٍ	وَّاجْعَلْنَا	لِلْمُتَّقِيْنَ	اِمَامًا (۷۴)	
اور ہماری اولاد	ٹھنڈک	آنکھوں	اور ہمیں بنا	پرہیزگاروں کا	امام	

اور جو دُعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں عطا فرما ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

اُولٰٓئِكَ	يُجْزَوْنَ	الْغُرْفَةَ	بِمَا	صَبَرُوْا	وَيُلَقَّوْنَ	فِيْهَا	تَحِيَّةً	وَّسَلٰمًا (۷۵)
اُنھی کو	عطا کیے جائیں گے	بالا خانے	بدلہ میں	ان کے صبر کے	اور ان کا استقبال کیا جائے گا	ان میں	دعا	اور سلام سے

یہ وہ لوگ ہیں جنھیں (جنت میں) بالا خانے عطا کیے جائیں گے ان کے صبر کے بدلہ میں اور ان کا وہاں دُعا اور سلام سے استقبال کیا جائے گا۔

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	حَسُنَتْ	مُسْتَقَرًّا	وَّمُقَامًا (۷۶)
ہمیشہ رہیں گے	اس میں	اچھا	ٹھکانا	اور مقام

اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہ کیسا اچھا ٹھکانا اور مقام ہے۔

قُلْ	مَا يَعْبَؤُا	بِكُمْ	رَبِّيْ	لَوْلَا	دُعَآؤُكُمْ
فرمائیے	نہیں پرواہ	تمھاری	میرے رب کو	اگر نہ	تم اس کو پکارو
فَقَدْ	كَذَّبْتُمْ	فَسَوْفَ	يَكُوْنُ	لِزَامًا (۷۷)	
یقیناً	تم جھٹلا چکے	تو عنقریب	ہے	چمٹ جانے والا	

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرما دیجیے میرے رب کو تمھاری پرواہ بھی نہیں اگر تم اس کی عبادت نہ کرو یقیناً تم تو (حق کو) جھٹلا چکے تو عنقریب (اس کا عذاب) چمٹ جانے والا ہوگا۔

سورۃ الفرقان کے مضامین:۔

1۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت

2۔ حضرت محمد (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی شان وعظمت

3۔ قرآن مجید کی سچائی

4۔ جھوٹے خداؤں کی بے بسی

5۔ مشرکین کے اعتراضات کا جواب

قرآن مجید اور عقیدہ رسالت پر مشرکین بہت اعتراضات کرتے تھے۔ ان کے اعتراضات کے تسلی بخش جواب دیے گئے۔

6۔ آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی شان میں گستاخی کرنے والے ظالموں کی حسرت کا بیان۔

7۔ انبیائے کرام کو جھٹلانے والی قوموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر

8۔ رحمان کے پسندیدہ بندوں کا ذکر

رحمان کے پسندیدہ بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی اور وقار سے چلتے ہیں۔ جاہلوں سے الجھتے نہیں۔ راتوں کو عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ بخل اور فضول خرچی نہیں کرتے، میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔ ناحق قتل نہیں کرتے۔ بدکاری کے قریب نہیں جاتے۔ جھوٹ اور گناہ سے دور رہتے ہیں۔ بغیر تحقیق کے کسی بات کو نہیں مانتے۔

آیاتھا ۳۵	(۴۶) سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ (٦٦)	رکوعاتھا ۴

سورۃ الاحقاف مکی ہے (آیات: ۳۵/ رکوع: ۴)

آیت 13 تا آیت 15

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّ	الَّذِيْنَ	قَالُوْا	رَبُّنَا	اللّٰهُ	ثُمَّ	اسْتَقَامُوْا
بے شک	جنھوں نے	کہا	ہمارا رب	اللہ	پھر	ڈٹ گئے
فَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَاهُمْ	يَحْزَنُوْنَ ٥ (١٣)		
تو نہ	خوف	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہوں گے		

بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے تو ان کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ	الْجَنَّةِ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا ۚ	جَزَآءً ۢ	بِمَا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ ٥ (١٤)
یہی ہیں	والے	جنت	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	بدلہ	اسی کا جو	تھے	کرتے

یہی لوگ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں یہ (ان اعمال کا) بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَوَصَّيْنَا	الْاِنْسَانَ	بِوَالِدَيْهِ	اِحْسٰنًا ط	حَمَلَتْهُ	اُمُّهٗ	كُرْهًا	وَّوَضَعَتْهُ	كُرْهًا ط
اورہم نے حکم دیا	انسان کو	اپنے والدین سے	احسان کرنا	اٹھایا اس کو	اس کی ماں نے	تکلیف سے	اوراس کو جنا	تکلیف سے
وَحَمْلُهٗ	وَفِصٰلُهٗ	ثَلٰثُوْنَ	شَهْرًا ط	حَتّٰٓى	اِذَا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗ	وَبَلَغَ
اوراس کا حمل	اوراس کا دودھ چھوڑنا	تیس	ماہ	یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچا	جوانی کو	اور پہنچا
اَرْبَعِيْنَ	سَنَةً ۙ	قَالَ	رَبِّ	اَوْزِعْنِيْٓ	اَنْ	اَشْكُرَ	نِعْمَتَكَ	الَّتِيْٓ
چالیس	سال کو	کہا	میرے رب	مجھے توفیق دے	کہ	میں شکر کروں	تیری نعمت کا	جو
اَنْعَمْتَ	عَلَيَّ	وَعَلٰى	وَالِدَيَّ	وَاَنْ	اَعْمَلَ	صَالِحًا	تَرْضٰىهُ	وَاَصْلِحْ
تونے کی	مجھ پر	اور پر	میرے والدین	اور نہ	عمل کروں	نیک	تو راضی ہو اس سے	اور درست کر
لِيْ	فِيْ	ذُرِّيَّتِيْ ط	اِنِّيْ	تُبْتُ	اِلَيْكَ	وَاِنِّيْ	مِنَ	الْمُسْلِمِيْنَ ○ (۱۵)
میرے لیے	میں	میری اولاد	بے شک	میں نے رجوع کیا	تیری طرف	اور بے شک	میں	فرماں بردار

اورہم نے انسان کو حکم فرمایا اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا اس کی ماں نے اسے تکلیف سے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور اسے تکلیف سے جنا اور اس کے حمل (میں رہنے) اور دودھ چھوڑنے کی مدت تیس مہینے ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا اور (پھر) چالیس سال (کی عمر) کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد کو نیک بنا دے بے شک میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

سورۃ الاحقاف کے مضامین:۔

1۔ شرک کی مذمت
2۔ مشرکین کی اعتراضات کا جواب: مشرکین قرآن مجید، رسالت اور آخرت پر اعتراضات کرتے تھے۔ ان کو تسلی بخش جواب دیا گیا۔
3۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک
4۔ ماں کا خاص مقام: ماں کا خاص مقام ہے کیونکہ وہ اپنی اولاد کے لیے اپنا آرام قربان کرتی ہے۔
5۔ والدین کی نافرمانی کا برا انجام
6۔ قوم عاد کا ذکر: قوم عاد عمان میں آباد تھی۔ عمان جزیرہ عرب کے جنوبی علاقے میں ہے۔ یہ لوگ اپنی جسمانی طاقت پر تکبر اور غرور کرتے تھے۔ ان کی طرف اللہ تعالیٰ کے نام حضرت ھود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ انھوں نے ان کا انکار کیا اور وہ ہلاک ہوئے۔
7۔ جنات کا ذکر: جنات قرآن مجید سن کر آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان لے آئے۔
8۔ آخرت کا تذکرہ
9۔ ثابت قدمی کا حکم

(ب) تعارف قرآن مجید

قرآن مجید کی تدوین اور اس کی حفاظت

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) لفظ قرآن کا معنی ہے۔

(A) کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب
(B) صبح کے وقت پڑھی جانے والی کتاب
(C) محفوظ کتاب
(D) آخری کتاب

(ii) تمام مسلمانوں کو ایک قراءت اور لہجے پر متفق کرنے والی شخصیت ہیں:

(A) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ
(B) حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ
(C) حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم
(D) حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(iii) کس جنگ میں قرآن مجید کے حفاظ کرام کثیر تعداد میں شہید ہوئے؟

(A) جنگِ یمامہ
(B) جنگِ یرموک
(C) جنگِ قادسیہ
(D) جنگِ جمل

(iv) حکومتی سرپرستی میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے قرآن مجید کی جمع وتدوین کے لیے سربراہ مقرر کیے گئے:

(A) حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ
(B) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ
(C) حضرت اسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ
(D) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(v) حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور میں جمع کیا جانے والا قرآن مجید کا نسخہ کن کے پاس موجود تھا؟

(A) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا
(B) حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا
(C) حضرت اُمّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا
(D) حضرت اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(i) قرآن مجید کا مختصر تعارف قلم بند کریں۔

جواب: **قرآن مجید کا تعارف:۔**

قرآن کا لفظ عربی مصدر قِـرَاءَ ۃٌ سے مشتق ہے۔ قِـرَاءَ ۃٌ کا معنی ہے پڑھنا۔ قرآن کا لغوی معنی ہوا بار بار پڑھا گیا۔ قرآن مجید کو بھی قرآن اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اسی کو بار بار پڑھا جاتا ہے۔ اور بہت زیادہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے آخری رسول حضرت محمد رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پر نازل ہوا۔ قرآن مجید فرشتہ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا۔ رہا یہ یکبارگی یعنی ایک ہی بار نازل نہیں ہوا بلکہ تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا اور 23 سال تک نازل ہوتا رہا۔

انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوا۔ یہ ایک محفوظ ترین کتاب ہے اور اس کی تعلیم عالمگیر ہے۔

(ii) قرآن مجید ایک عالم گیر کتاب ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب: قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب ہے۔ عالمگیر وہ شے ہوتی ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لیے ہو اور وہ کسی خاص قوم یا وقت کے لیے نہ ہو۔ قرآن مجید کی

تعلیم بھی کسی خاص قوم یا وقت تک محدود نہیں بلکہ اس کی تعلیم تمام قوموں کے لیے ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ جس طرح آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمام اقوام اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نبی ہیں اس طرح ان پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید بھی تمام اقوام کے لیے ہے اور کسی محدود عرصے کے لیے نہیں ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کی عالمگیریت واضح ہے۔

(iii) قرآنِ مجید کے قیامت تک کے لیے محفوظ ہونے کی وجہ بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید قیامت تک محفوظ رہے گا۔ اس کے محفوظ رہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لے لی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

(iv) قرآنِ مجید کا اعجاز تحریر کریں۔

جواب: اعجاز معجزے کو کہتے ہیں۔ اعجاز کا مطلب ایسا امتیاز ہے جو کسی اور کو حاصل نہ ہو۔ قرآن مجید کا یہ اعجاز ہے کہ اس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ حالانکہ اسے نازل ہوئے چودہ سو سال گزر چکے ہیں۔ جس طرح قرآن مجید کے الفاظ ایک اعجاز ہیں کہ کوئی اس جیسا کلام نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح اس کی دی ہوئی معلومات بھی ایک اعجاز ہیں کہ وہ سب کی سب سچ ثابت ہو رہی ہیں۔

(v) عہد رسالت میں تدوین قرآنِ مجید کی وضاحت کریں۔

جواب: عہد رسالت میں قرآنی آیات کو لکھوانے کا خصوصی انتظام تھا۔ لکھنے پر مامور اصحاب کو کاتبین وحی کہا جاتا تھا۔ اکثر صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو قرآن مجید زبانی یاد تھا اور عہد رسالت میں ہی مکمل قرآن مجید تحریر ہو چکا تھا۔ یہ تحریر ہوتا تھا پتھر کی سلوں، چمڑے، کھجور کی چھال اور اونٹ کے شانے کی ایسی ہڈیوں پر جو اس تحریر کے لیے خاص طور پر بنائی جاتی تھیں۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) عہد صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ میں جمع و تدوین قرآن مجید کے احوال بیان کریں۔

جواب: عہد صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ میں قرآن مجید کی جمع و تدوین:۔

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے دور کا آغاز ہوا تو ان کے پاس مکمل قرآن مجید تحریری شکل میں موجود تھا۔ قرآن مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت اس وقت محسوس ہوئی جب حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عہد میں جنگ یمامہ ہوئی اور اس میں قرآن مجید کے سینکڑوں حافظ قرآن نے جام شہادت نوش کیا۔ اسی سے خطرہ محسوس کیا گیا کہ حفاظ کے شہید ہونے سے قرآن پاک کی حفاظت مشکل ہو جائے گی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قرآن مجید کا کوئی حصہ کہیں ضائع نہ ہو جائے۔ لہٰذا حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دیگر صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے مشورے سے سرکاری سطح پر قرآن مجید کی جمع و تدوین کا کام کیا۔ حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی۔ حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کاتب وحی بھی تھے۔ حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دیگر ساتھیوں نے قرآن مجید کو ایک مصحف کی شکل میں جمع کیا۔ یہ مصحف حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس رہا اور پھر اُم المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی وساطت سے ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے انتقال کے بعد، حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک پہنچا۔ حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دور میں جب قرآن مجید کی قراءتوں اور لہجوں کے مختلف انداز میں سامنے آئے تو حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قرآن مجید کو ایک لہجے اور ایک قراءت پر متحد کیا۔ اور قرآن مجید کے نسخے پورے ملک میں روانہ کر دیے۔

(ج) حدیث نبوی (خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) **کوئی ایسا کام جو نبی کریم خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ نے خاموشی اختیار کی ہو، کہلاتا ہے:**

(الف) صفت (ب) قول (ج) تقریر (د) عمل

(ii) **قرآن مجید کی توضیح و تشریح کا پہلا عملی ماخذ ہے:**

(الف) حدیثِ نبوی (ب) عمل اہل بیت (ج) عمل صحابہ کرام (د) عمل تابعین

(iii) **حدیث مبارک کے مطابق رزق میں وسعت ہوتی ہے:**

(الف) سیر و سیاحت سے (ب) صلہ رحمی سے (ج) تجارت سے (د) علم حاصل کرنے سے

(iv) **غلط مشورہ دینے کو قرار دیا گیا ہے:**

(الف) خیانت (ب) گناہ (ج) جھوٹ (د) خودغرضی

(v) **گناہِ کبیرہ میں سے ہے:**

(الف) بخل (ب) والدین کی نافرمانی (ج) فضول خرچی (د) اونچا بولنا

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(i) **حدیث سے کیا مراد ہے؟**

جواب: حدیث سے مراد وہ قول یا عمل ہے جس کی نسبت آپ خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف ہو۔ حدیث کی اصطلاح میں آپ خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اقوال اور افعال کے بیان کو حدیث کہا جاتا ہے۔ اسی طرح تقریر کو بھی حدیث کہا جاتا ہے۔ تقریر سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام آپ خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی موجودگی میں کیا گیا یا ہو اور آپ خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس پر خاموشی اختیار کی۔ تقریر کا معنی تائید ہے۔ آپ خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خاموشی گویا تائید ہے۔

(ii) **حضور اکرم خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عمدہ اخلاق والا کسے قرار دیا ہے؟**

جواب: حضور اکرم خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس شخص کو عمدہ اخلاق والا قرار دیا ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہے۔

(iii) **حدیث کی اہمیت سے متعلق قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب: درج ذیل آیت کریمہ سے حدیث کی اہمیت واضح ہے:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (سورۃ الحشر: 7)

ترجمہ: اور جو کچھ رسول اللہ (خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھیں عطا فرمائیں اُسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اس سے) رُک جاؤ۔

(iv) **نبی کریم خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غلط فتویٰ دینے کی کس طرح مذمت فرمائی؟**

جواب: نبی کریم (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ۔ (سنن ابی داؤد: 3657)

ترجمہ: جس شخص کو کسی نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو (اس فتویٰ پر) عمل کرنے والے کا گناہ اس پر ہوگا جس نے فتویٰ دیا تھا۔

(v) رزقِ حلال سے متعلق حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ ، فَاِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَاِنْ اَبْطَاَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ ، خُذُوْا مَا حَلَّ ، وَدَعُوْا مَا حَرُمَ (سنن ابن ماجہ: 2144)

ترجمہ: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ) روزی طلب کرو، کیوں کہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا اگرچہ اس (رزق کے حصول) میں دیر ہو جائے، چناں چہ اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی طلب کرو۔ جو حلال ہے، وہ لے لو اور جو حرام ہے، وہ چھوڑ دو۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) حدیث نبوی کی ضرورت واہمیت تحریر کریں۔

جواب: حدیث نبوی اسلامی تعلیمات کا سرچشمہ ہیں۔ حدیث نبوی قرآن مجید کی تشریح ہے۔ چونکہ حدیث نبوی قرآن مجید کی تشریح ہے اس لیے قرآن فہمی کا یہ سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ حدیث نبوی سے ہمیں ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اُسوۂ حسنہ ملتا ہے جس پر عمل کر کے ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتے ہیں۔

حدیث نبوی کے بغیر ہم اطاعت رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اقوال و اعمال تو حدیث نبوی میں درج ہیں۔ اس لیے درج ذیل آیت مبارکہ پر عمل کرنا مشکل ہوگا، اگر ہم خدانخواستہ حدیث نبوی کا مطالعہ نہیں کرتے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ۝ (سورۃ محمد: 33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

ترجمہ: اور جو کچھ رسول اللہ (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھیں عطا فرمائیں تو اُسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اُس سے) رُک جاؤ۔

ان آیات سے ہمیں یہ راہ نمائی ملتی ہے کہ ہمارے لیے زندگی گزارنے کا معیار حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذات گرامی اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اقوال و افعال ہیں، لہٰذا ہمیں اپنی زندگیوں کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهٗ وَمَالُهٗ ، وَعِرْضُهٗ (صحیح مسلم: 2564)

سوال نمبر 4: درج ذیل احادیث کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: احادیث کا ترجمہ:۔

(i) مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ (سنن ابی داود:4943)

ترجمہ: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔

(ii) مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِىْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَلَهٗ فِىْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ (صحیح مسلم:6524)

ترجمہ: جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کی عمر لمبی ہو تو وہ صلہ رحمی (اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرے۔

(iii) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكَبَائِرِ، قَالَ: "اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّوْرِ"۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔

(iv) اِنَّ اِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ، فَلْيُطْعِمْهُ، مِمَّا يَاْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَايَغْلِبُهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ (صحیح بخاری:2545)

ترجمہ: تمھارے غلام تمھارے بھائی ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے ماتحت رکھا ہے، چناں چہ جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو، اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے وہی لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور ان سے وہ کام نہ لو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر ایسے کام کی انھیں زحمت دو تو خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ۔

(v) مَنْ اُفْتِىَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ، وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِىْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ (سنن ابی داود:3657)

ترجمہ: جس شخص کو کسی نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو عمل کرنیوالے کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کو کوئی ایسا مشورہ دیا جب کہ اسے علم تھا کہ بھلائی اس کے علاوہ ہے تو اس نے اس سے خیانت کی۔

(vi) اَلْحَيَاءُ لَايَاْتِىْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ: حیا سے ہمیشہ بھلائی پیدا ہوتی ہے۔

(vii) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا۔ (سنن ابن ماجہ:925)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے فائدہ دینے والا علم، حلال روزی اور قبولیت والا عمل مانگتا ہوں۔

(vii) كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهٗ، وَمَالُهٗ، وَعِرْضُهٗ۔ (صحیح مسلم:2564)

ترجمہ: ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔

سوال نمبر 5: اسمائے حُسنیٰ کا چارٹ بنائیں اور ان کا معنی بھی لکھیں۔

جواب: اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى

1	اَلرَّحْمٰنُ (نہایت مہربان)	2	اَلرَّحِيْمُ (ہمیشہ رحم فرمانے والا)
3	اَلْمَلِكُ (بادشاہ)	4	اَلْقُدُّوْسُ (ہر عیب سے پاک)
5	اَلسَّلَامُ (سلامتی دینے والا)	6	اَلْمُؤْمِنُ (امان بخشنے والا)

7	اَلْمُهَيْمِنُ (حفاظت فرمانے والا)	8	اَلْعَزِيْزُ (عزت اور غلبے والا)
9	اَلْجَبَّارُ (بہت زبردست)	10	اَلْمُتَكَبِّرُ (بہت بڑائی والا)
11	اَلْخَالِقُ (پیدا کرنے والا)	12	اَلْبَارِئُ (عدم سے وجود میں لانے والا)
13	اَلْمُصَوِّرُ (شکل وصورت عطا کرنے والا)	14	اَلْغَفَّارُ (بہت بخشنے والا)
15	اَلْقَهَّارُ (سب پر غالب)	16	اَلْوَهَّابُ (بہت عطا فرمانے والا)
17	اَلرَّزَّاقُ (بہت رزق دینے والا)	18	اَلْفَتَّاحُ (بڑا مشکل کشا)
19	اَلْعَلِيْمُ (بہت جاننے والا)	20	اَلْقَابِضُ (روزی تنگ کرنے والا)

سوال نمبر 6: بیویوں سے حسن اخلاق کے بارے میں حدیث نبوی اور اس کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُهُمْ لِنِسَائِهِمْ ۔ (مسند احمد)

ترجمہ: مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اپنے اخلاق میں بہترین ہے، اور ان میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے بہتر ہیں۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. لفظ قرآن ماخوذ ہے۔

[✓ (A) قِرَاءَةٌ] (B) قَارِئٌ (C) مَقْرُوْءٌ (D) قَارِءُوْنَ

2. قِرَاءَةٌ کا معنی ہے:

(A) لکھنا [✓ (B) پڑھنا] (C) جانا (D) آنا

3. دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے:

(A) تورات (B) انجیل (C) زبور [✓ (D) قرآن مجید]

4. اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے:

[✓ (A) قرآن] (B) تورات (C) انجیل (D) زبور

5. قرآن مجید نازل ہوا:

(A) موسیٰ علیہ السلام پر (B) عیسیٰ علیہ السلام پر

[✓ (C) محمد رسول اللہ خاتم النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر] (D) آدم علیہ السلام پر

6. قرآن مجید فرشتے کے ذریعے نازل ہوا:

(A) عزرائیل علیہ السلام (B) اسرافیل علیہ السلام [✓ (C) جبریل علیہ السلام] (D) میکائیل علیہ السلام

7. قرآن مجید نازل ہوا:

[✓ (A) 23 سال میں] (B) 25 سال میں (C) 30 سال میں (D) 35 سال میں

8. عہدِ رسالت میں قرآن مجید لکھا جاتا تھا:

(A) کھجور کی چھال پر (B) سفید کاغذ پر (C) پرندوں کے پروں پر (D) برتنوں پر

9. جنگ یمامہ لڑی گئی دورِ خلافت میں:

(A) حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی (B) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی

(C) حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی (D) حضرت علی حیدر کرار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی

10. جنگ یمامہ میں سینکڑوں شہید ہوئے:

(A) شعراء (B) حفاظِ قرآن (C) اغنیاء (D) فقراء

11. قرآن مجید کی جمع و تدوین کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مقرر کیا۔

(A) حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (B) حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(C) حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (D) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

12. حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رسالت میں فریضہ انجام دیتے تھے۔

(A) شاعری کی کتابت (B) وحی کی کتابت (C) ادب کی کتابت (D) جاہلی شاعری کی کتابت

13. حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے بعد قرآن مجید کا نسخہ منتقل ہوا۔

(A) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (B) حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(C) حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (D) حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

14. حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد قرآن مجید کا نسخہ منتقل ہوا۔

(A) حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو (B) حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو

(C) حضرت اُمّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو (D) حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو

15. حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے یہ نسخہ لیا۔

(A) حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (B) حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے

(C) حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (D) حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے

16 وہ قول اور عمل جس کی نسبت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف ہو، کہلاتی ہے:

(A) قرآن (B) حدیث (C) فقہ (D) کلام

17 تقریر سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صفت مراد ہے:

(A) عمل (B) فعل (C) قول (D) خاموشی سے تائید کرنا

18 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر خطاب کیا گیا

(A) مومنوں کو (B) یہود کو (C) مشرکین کو (D) عیسائیوں کو

19. اَطِیْعُوْا کا معنی ہے:

(A) اطاعت کرو (B) سفر کرو (C) علم حاصل کرو (D) قرآن مجید پڑھو

20. لَا تُبْطِلُوْا کا معنی ہے:

(A) باطل کام (B) بُطلان (C) باطل (D) ضائع مت کرو

21. خُذُوْا کا معنی ہے:

(A) جاؤ (B) بیٹھو (C) لو (D) لکھو

22. فَانْتَهُوْا کا معنی ہے:

(A) پس چل پڑو (B) پس کام کرو (C) پس محنت کرو (D) پس رُک جاؤ

23. اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ کا مطلب ہے:

(A) سب سے زیادہ عقل والا مومن (B) سب سے زیادہ مالدار مومن

(C) سب سے زیادہ کامل مومن (D) سب سے زیادہ جہاد کرنے والا مومن

24. صغیر کا متضاد ہے:

(A) اکبر (B) اصغر (C) کبیر (D) اکابر

25. لَيْسَ کا معنی ہے:

(A) ہاں (B) کیوں (C) کیا (D) نہیں

26. اَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ کا معنی ہے:

(A) اچھے طریقے سے روزی طلب کرو (B) اچھے طریقے سے بات چیت کرو

(C) اچھے طریقے سے سفر کرو (D) اچھے طریقے سے پانی پیو

27. خُذُوْا کا متضاد ہے:

(A) كُلُوْا (B) دَعُوْا (C) اِشْرَبُوْا (D) اُكْتُبُوْا

28. حَلَّ کا متضاد ہے:

(A) حَرَّمَ (B) دَخَلَ (C) حَرُمَ (D) اَكْمَلَ

29. رزق میں وسعت اور لمبی عمر کے لیے کام کرنے کو کہا گیا؟

(A) صلہ رحمی (B) عبادت (C) دُعا (D) سفر

30. خَوَلٌ کا معنی ہے:

(A) بھائی (B) کنیزیں (C) غلام (D) آزاد لوگ

31. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دعا مانگی۔

(A) علم نافع کی (B) حلال روزی کی (C) مقبول عمل کی (D) تینوں کی

32. ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا حرام ہے۔

(A) اس کا خون (B) اس کا مال (C) اس کی آبرو (D) تینوں

33. اَلْمَلِكُ کا معنی ہے:

(A) بادشاہ (B) پیدا کرنے والا (C) سب پر غالب (D) بہت جاننے والا

34. اَلْمُهَيْمِنُ کا معنی ہے:

(A) امان بخشنے والا (B) بڑا مشکل کشا (C) بہت عطا کرنے والا (D) حفاظت کرنے والا

35. اَلْقَابِضُ کا معنی ہے:

(A) شکل وصورت بنانے والا (B) بہت رزق دینے والا (C) بہت بڑائی والا (D) روزی تنگ کرنے والا

36. اَلْبَارِئُ کا معنی ہے:

(A) ہر عیب سے پاک (B) عدم سے وجود میں لانے والا (C) بہت بخشنے والا (D) بڑا مشکل کشا

37. اَلْخَالِقُ کا معنی ہے:

(A) پیدا کرنے والا (B) بادشاہ (C) نہایت مہربان (D) سب پر غالب

38. اَلْعَلِيْمُ کا معنی ہے:

(A) بہت رزق دینے والا (B) بڑی بڑائی والا (C) بہت جاننے والا (D) حفاظت فرمانے والا

39. اَلْفَتَّاحُ کا معنی ہے:

(A) بڑا مہربان (B) بڑا مشکل کشا (C) بہت بخشنے والا (D) عزت اور غلبے والا

40. اَلْوَهَّابُ کا معنی ہے:

(A) بہت عطا فرمانے والا (B) روزی تنگ کرنے والا (C) پیدا کرنے والا (D) بہت زبردست

اضافی مختصر سوالات

1. قرآن کس لفظ سے نکلا ہے؟

جواب: قرآن قِرَاءَةٌ سے نکلا ہے۔

2. قِرَاءَةٌ کا کیا معنی ہے؟

جواب: قِرَاءَةٌ کا معنی ہے "پڑھنا"۔

3. قرآن مجید کو قرآن کو کیوں کہتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید ایسی واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ اس لیے اسے قرآن کہا جاتا ہے۔

4. کیا قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی پہلی کتاب ہے؟

جواب: نہیں، قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔

5. قرآن مجید کس پیغمبر پر نازل ہوا؟

جواب: قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا۔

6. کیا قرآن مجید یکبارگی نازل ہوا؟

جواب: نہیں، قرآن مجید آہستہ آہستہ حالات وواقعات کے مطابق نازل ہوا۔

7. قرآن مجید کے نزول کا عرصہ کتنا ہے؟

جواب: تقریباً 23 سال

8. قرآن مجید کا کیا معجزہ ہے؟

جواب: قرآن مجید کا معجزہ ہے کہ اسے پڑھنے والا اکتاتا نہیں اور جوں جوں پڑھتا ہے لذت اور سرور حاصل کرتا ہے۔

9. قرآن مجید کب تک کے لوگوں کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ ہے۔

جواب: قرآن مجید قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ ہے۔

10. قرآن مجید کی حقانیت کی کیا دلیل ہے؟

جواب: قرآن مجید کی حقانیت کی یہ دلیل ہے کہ چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود اس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔

11. کیا قرآن مجید کے الفاظ اور معلومات بھی معجزہ ہے؟

جواب: جی ہاں قرآن مجید کے الفاظ اور فراہم کردہ معلومات بھی معجزہ ہیں۔

12. اس آیت کریمہ کا ترجمہ لکھو۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

جواب: ترجمہ: بے شک ہم نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

13. کیا قرآن مجید عالمگیر کتاب ہے؟

جواب: ہاں قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب ہے کیونکہ یہ تمام عالم اور دنیا کی ہدایت کے لیے نازل ہوئی ہے۔

14. کیا قرآن مجید کسی خاص قوم یا ملت کے لیے ہے؟

جواب: نہیں قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب ہے اور یہ تمام بنی نوع انسانوں کے لیے ہے۔

15. کیا صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ میں قرآن مجید زبانی یاد تھا۔

جواب: جی ہاں، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ میں اکثر صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو قرآن مجید زبانی یاد تھا۔

16. کیا حیات طیبہ میں قرآن مجید تحریر ہو گیا تھا؟

جواب: جی ہاں، قرآن مجید کی تحریر مکمل ہو گئی تھی۔

17. عہد رسالت میں قرآن مجید کو کن اشیاء پر تحریر کیا جاتا تھا؟

جواب: عہد رسالت میں قرآن مجید عام طور پر پتھر کی ان سلوں، چمڑے، کھجور کی چھال اور اونٹ کے شانے کی ایسی ہڈیوں پر لکھا جاتا تھا جو خاص اس مقصد کے لیے تیار کی جاتی تھیں۔

18. حکومتی سرپرستی میں قرآن مجید کی نشر و اشاعت کا آغاز کب ہوا۔

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ خلافت میں حکومتی سرپرستی میں قرآن مجید کی نشر و اشاعت کا آغاز ہوا۔

19. کس جنگ میں قرآن مجید کے سینکڑوں حفاظ شہید ہوئے؟

جواب: جنگ یمامہ میں

20. جنگ یمامہ کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

21. قرآن مجید کے حفاظ شہید ہونے سے کیا محسوس کیا گیا؟

جواب: محسوس کیا گیا کہ اگر مستقبل میں اس طرح حفاظ شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآن مجید کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو جائے۔

22. حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کن کے مشورے سے قرآن مجید کی جمع و تدوین کا آغاز کیا؟

جواب: حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے مشورے سے قرآن مجید کی جمع و تدوین کا آغاز کیا۔

24. قرآن مجید کی جمع و تدوین کا کام کن کے سپرد ہوا؟

جواب: حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

25. حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عہدِ رسالت میں کیا فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عہدِ رسالت میں وحی کی کتابت کا فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے۔

26. حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے کیا فریضہ انجام دیا؟

جواب: حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے مسلسل اور انتہائی محنت سے قرآن مجید کو ایک جلد کی صورت میں جمع کیا۔

27. قرآن مجید کا یہ نسخہ جو کمیٹی نے تیار کیا کن کے سپرد کیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے

28. قرآن مجید کا نسخہ ام المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس کیسے پہنچا؟

جواب: کمیٹی نے قرآن مجید کا نسخہ حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے انتقال کے بعد یہ نسخہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور پھر ان سے ام المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تک پہنچا۔

29. حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قرآن مجید کی قراءتوں اور لہجوں کے اختلافات کے وقت کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عہدِ خلافت میں مختلف قراءتوں اور لہجوں میں قرآن مجید کی تلاوت ہونے لگی تو انھوں نے ام المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نسخے کی مختلف نقلیں تیار کیں اور مسلمانوں کو ایک قراءت پر متحد کیا۔ اور یہ نقلیں مختلف صوبوں کو بھجوا دی گئیں۔

30. حدیث کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: حدیث کے لغوی معنی بات اور گفتگو کے ہیں۔

31. شرعی اصطلاح میں حدیث کس کو کہتے ہیں؟

جواب: شرعی اصطلاح میں وہ قول اور عمل جس کی نسبت آپ خاتم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف ہو، حدیث کہلاتا ہے۔

32. تقریر کا کیا مطلب ہے؟

جواب: تقریر سے مراد کسی کام پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خاموشی ہے اور یہ خاموشی تائید کے برابر ہے۔

33. کن چیزوں کا مجموعہ حدیث نبوی ہے؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اقوال، اعمال اور تقریر کا مجموعہ حدیث نبوی ہے۔

34. دین کی تعلیمات کا سرچشمہ کیا ہے؟

جواب: حدیث نبوی

35. حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کا کیا مقصد تھا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کا اہم ترین مقصد قرآن مجید کی تشریح و توضیح کرنا ہے اور اس کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔

36. قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے اہم ذریعہ کیا ہے؟

جواب: قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے اہم ذریعہ حدیث نبوی ہے۔

37. درج ذیل آیات قرآنی کا ترجمہ کریں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ○

جواب: ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

.38 درج ذیل آیت قرآنی کا ترجمہ کرو۔

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۔

جواب: ترجمہ: اور جو کچھ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمھیں عطا فرمائیں تو اسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اس سے) رُک جاؤ۔

.39 کامل ترین ایمان والا کون ہے؟

جواب: وہ شخص کامل ترین ایمان والا ہے جو اپنے اخلاق میں اعلیٰ ہے۔

.40 سب سے بہتر کون ہے؟

جواب: سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہے۔

.41 چھوٹوں پر رحم نہ کرنے اور بڑوں کا حق نہ پہنچانے والے کے بارے میں حدیث نبوی میں کیا آیا ہے؟

جواب: چھوٹوں پر رحم نہ کرنے اور بڑوں کا حق نہ پہنچانے والے کے بارے میں حدیث نبوی میں آیا ہے کہ اس سے آپ بیزار ہیں۔

.42 حلال اور حرام روزی کے بارے میں حدیث نبوی میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب: جو حلال ہے وہ لے لو جو حرام ہے اُسے چھوڑ دو۔

.43 صلہ رحمی کے بارے میں حدیث نبوی میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب: حدیث نبوی میں ہے۔ ''جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت اور کشادگی ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

.44 ''صلہ رحمی'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے کو صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔

.45 کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟

جواب: شرک۔ والدین کی نافرمانی۔ قتل اور جھوٹ کبیرہ گناہ ہیں۔

.46 غلاموں کے بارے میں حدیث نبوی میں کیا ہدایت آئی ہے؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ غلام کو وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ اس سے اس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ اگر انہیں کام کی زحمت دو تو ان کا ہاتھ بھی بٹاؤ۔

.47 فتویٰ کے بارے میں حدیث نبوی میں کیا حکم آیا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص کسی کو بغیر علم کے غلط فتویٰ دے دیتا ہے اور جس کو غلط فتویٰ دیا گیا ہے اور وہ اس غلط فتوے پر عمل کرتا ہے تو عمل کرنے والے کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

.48 اگر کوئی جان بوجھ کر کسی کو غلط مشورہ دے تو اُس نے کیا کیا؟

جواب: اُس نے خیانت کی۔

.49 ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا کیا حرام ہے؟

جواب: اس کا خون، مال اور عزت و آبرو

.50 آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیسا علم مانگا ہے؟

جواب: فائدہ دینے والا علم

ایمانیات وعبادات

(1) عقیدۂ توحید

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) توحید کا لغوی معنٰی ہے:

(الف) ایک ماننا (ب) اطاعت کرنا (ج) صفات ماننا (د) برابری کرنا

(ii) اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:

(الف) توحید ربوبیت (ب) توحید اُلوہیت (ج) توحید اسما (د) توحید صفات

(iii) قرآن مجید کی کون سی سورت میں عقیدۂ توحید بیان کیا گیا ہے؟

(الف) اَلْکَوْثَر (ب) اَلْاِخْلَاص (ج) اَلْفَلَق (د) اَلنَّاس

(iv) شرک کا لغوی معنٰی ہے:

(الف) حصہ دار بنانا (ب) ایک ماننا (ج) مالک سمجھنا (د) بھلائی کرنا

(v) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ میں نفی کی گئی ہے:

(الف) ذات میں شرک کی (ب) صفات میں شرک کی

(ج) اُلوہیت میں شرک کی (د) اسما میں شرک کی

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالوں کا مختصر جواب دیں۔

(i) عقیدۂ توحید کا معنٰی ومفہوم بیان کریں۔

جواب: توحید کا عام معنٰی ہے کسی کو ایک ماننا اور یکتا ماننا... اصطلاح شریعت میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کو بے مثل اور یکتا جاننا ہے ذات وصفات میں اور تمام اوصاف وکمالات ہیں۔

(ii) عقیدۂ توحید کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: اسلامی عقائد کا مرکزی عقیدہ، عقیدۂ توحید ہے۔ قرآن مجید میں اس عقیدہ پر بہت زور دیا گیا ہے۔ انبیائے کرام کی تعلیمات کا بنیادی نکتہ توحید ہے۔ عقیدۂ توحید تمام دینی امور میں اولیت رکھتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی عبادت کوئی اچھا عمل قبول نہیں۔ یہ عقیدہ جہنم سے نجات دلاتا ہے۔

(iii) عقیدۂ توحید کی تین اقسام کے نام لکھیں۔

جواب: عقیدۂ توحید کی تین اقسام:-

(الف) توحید ربوبیت (ب) توحید اُلوہیت (ج) توحید اسماوصفات

(iv) توحید اُلوہیت کی مختصر وضاحت کریں۔

جواب: توحید اُلوہیت کا مطلب ہے کہ الٰہ اور معبود صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ معبود ماننا، اسی کی عبادت کرنا اور اس کے سوا کسی کو عبادت کے لائق

نہ سمجھنا توحید الوہیت ہے۔

(۷) شرک کا معنٰی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: خدا کو یکتا نہ ماننا اور دوسروں کو اس کا ہم سر ماننا شرک ہے۔ گویا عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔ کسی کو حصہ دار اور ساتھی ٹھہرانا شرک ہے۔ یہ لغوی معنی ہیں۔
شرعی اصطلاح میں ربوبیت، اُلوہیت اور اللہ تعالیٰ کے اسماء اور اس کی صفات میں کسی کو حصہ دار ٹھہرانا یا خیال کرنا شرک ہے۔

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب دیں۔

(i) عقیدۂ توحید کی اقسام بیان کریں۔

جواب: عقیدۂ توحید کی تین اقسام ہیں!۔

(1) توحید ربوبیت:۔

اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رزق دینے والا ماننا توحید ربوبیت ہے۔ درج ذیل آیت کریمہ میں توحید ربوبیت کا ذکر ہے:

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ط ھَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ ط سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ○

ترجمہ:۔ اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا۔ پھر س نے تمھیں رزق عطا فرمایا۔ پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے۔ پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

(2) توحید اُلوہیت:۔

اس بات کو تسلیم کرنا کہ معبودِ حق صرف اور صرف اللہ ہے، توحید اُلوہیت ہے۔ توحید اُلوہیت کا مطلب ہے کسی کو عبادت کے لائق نہ ماننا صرف اللہ تعالیٰ کو عبادت کے لائق ماننا۔

درج ذیل آیت میں توحید اُلوہیت کا ذکر ہے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ج فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا○

ترجمہ:۔ تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اُسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

3. توحید اسما و صفات:۔

اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے لحاظ سے یکتا و تنہا ہے۔ یہ عقیدہ توحید، توحید اسمو وصفات کہلاتا ہے۔

(ii) عقیدۂ توحید کے اثرات تحریر کریں۔

جواب: عقیدۂ توحید کے اثرات:۔

1. بہادری اور جرأت:۔

عقیدہ توحید کو ماننے والے کے دل میں بہادری اور جرأت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

2. غیرت مندی:۔

عقیدۂ توحید کو ماننے والا غیرت مند ہو جاتا ہے وہ خدا کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔

3. عجز وانکسار:۔

عقیدۂ توحید کو ماننے والے کے اندر عجز وانکسار پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا تکبر اور غرور ختم ہو جاتا ہے۔

4. وسیع النظری:۔

عقیدۂ توحید اپنے ماننے والے کے اندر وسیع النظری پیدا کر دیتا ہے اور اس کی تنگ نظری ختم کر دیتا ہے۔ وہ ہر انسان سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ تمام انسان کا خالق ایک ہی ہے۔

5. اعلیٰ اخلاق:۔

توحید کو ماننے والا اعلیٰ اخلاق کا پیکر بن جاتا وہ صابر شاکر، بلند ہمت اور متوکل بن جاتا ہے۔

6. مساوات اور برابری:۔

عقیدۂ توحید وہ شخص ذات پات کو فضول چیز جانتا ہے اور اس مساوات کا قائل ہو جاتا ہے۔

7. پُر امیدی:۔

عقیدۂ توحید کو ماننے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا اس لیے وہ بہت پُر اُمید رہتا ہے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. توحید کے لغوی معنی ہے:
[✓ (A) ایک ماننا] (B) دو ماننا (C) تین ماننا (D) چار ماننا

2. اسلامی عقائد میں سب سے پہلے عقیدہ ہے:
(A) عقیدۂ آخرت [✓ (B) عقیدۂ توحید] (C) عقیدۂ ایمان بالملائکہ (D) عقیدہ ایمان بالقدر

3. سورۃ الاخلاص کا دوسرا نام ہے:
(A) سورۃ التوبۃ (B) سورۃ البقرہ (C) سورۃ الفتح [✓ (D) سورۃ التوحید]

4. قُلْ کا معنی ہے:
(A) دے دیجیے [✓ (B) کہہ دیجیے] (C) لے لیجیے (D) بھیجیے

5. ھُوَ کا معنی ہے:
(A) تو (B) مَیں [✓ (C) وہ] (D) ہم

6. اَلصَّمَدُ کا معنی ہے:
[✓ (A) بے نیاز] (B) نیازمند (C) نازپرور (D) پُر نیاز

7. لَمْ یَلِدْ کا معنی ہے:

(A) وہ کسی کا بیٹا نہیں (B) کسی کی بیٹی نہیں (C) وہ کسی کا باپ نہیں (D) وہ کسی کا بھائی نہیں

8. اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ماننا توحید ہے۔

(A) توحید ربوبیت (B) توحید الوہیت (C) توحید اسماء (D) توحید اسماوصفات

9. عقیدۂ توحید کی کتنی اقسام ہیں؟

(A) 1 (B) 2 (C) 3 (D) 4

10. خَلَقَ کا معنی ہے:

(A) اس نے پیدا کیا (B) تو نے پیدا کیا (C) ہم نے پیدا کیا (D) میں نے پیدا کیا

11. ثُمَّ کا معنی ہے:

(A) نہیں (B) پھر (C) کون (D) کہوں

12. یُمِیْتُ کا معنی ہے:

(A) زندہ فرماتا ہے (B) موت دیتا ہے (C) بارش برساتا ہے (D) فصلیں اُگاتا ہے

13. شُرَکَاء کا واحد ہے:

(A) شریک (B) شرک (C) مشرک (D) مشترک

14. سُبْحٰنَہٗ کا معنی ہے:

(A) وہ بلند ہے (B) وہ پاک ہے (C) وہ بے باک ہے (D) وہ صاف گو

15. توحید الوہیت ہے۔

(A) اللہ تعالیٰ رازق ہے (B) اللہ تعالیٰ خالق ہے (C) اللہ تعالیٰ معبودِ حق ہے (D) اللہ تعالیٰ ذات کے لحاظ سے یکتا ہے

16. اللہ تعالیٰ کو اسما اور صفات میں یکتا جاننا ہے۔

(A) توحید ربوبیت (B) توحید الوہیت (C) توحید اسما (D) توحید اسماوصفات

17. شرک کا لفظی معنٰی ہے:

(A) ساجھی ٹھہرانا (B) دوست ٹھہرانا (C) عالم جاننا (D) تصادم کرنا

18. اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا ہے۔

(A) عقیدۂ توحید (B) شرک (C) عقیدۂ نبوت (D) عقیدہ ثلیث

19. اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ کا ترجمہ ہے:

(A) کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو (B) کہ تم روزے رکھو (C) کہ تم نماز ادا کرو (D) عبادت کرو

20. لَیْسَ کا معنی ہے:

(A) نہیں (B) ہاں (C) کہا (D) کہوں

اضافی مختصر سوالات

1. توحید کے لغوی معنی بتائیں؟

جواب: ایک ماننا اور یکتا جاننا

2. اصطلاح میں توحید کا مطلب کیا ہے؟

جواب: شریعت کی اصطلاح میں، اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفت اور تمام صفات و کمالات میں بے مثل جاننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید ہے۔

3. کیا کائنات مخلوق ہے؟

جواب: جی ہاں تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔

4. کائنات کس کے حکم کے مطابق چل رہی ہے؟

جواب: کائنات اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔

5. کیا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟

جواب: ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

6. تمام عیبوں سے پاک کون ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے۔

7. تمام کائنات کا مالک کون ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ تمام کائنات مالک ہے۔

8. اللہ تعالیٰ کس لحاظ سے وحدہٗ لاشریك لہٗ ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات اور افعال میں وحدہٗ لاشریك لہٗ ہے۔

9. کس کتاب میں عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔

10. سورۃ الاخلاص کا دوسرا مشہور نام کیا ہے؟

جواب: سورۃ التوحید

11. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کا کیا ترجمہ ہے:۔

جواب: اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

12. اَللّٰهُ الصَّمَدُ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ”اللہ بے نیاز ہے۔“

13. کس عقیدہ کے بغیر عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا؟

جواب: عقیدۂ توحید کے بغیر

14. اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق کیا ہے؟

جواب: اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا

15. عقیدۂ توحید کی تفصیل بیان کریں۔

جواب: عقیدۂ توحید کی تفصیل یہ ہے کہ اُسے ربوبیت، الوہیت اور اسماء و صفات میں تنہا مانا جائے۔

16. توحید ربوبیت کی تعریف کریں۔

جواب: توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق و مالک ہے اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

17. درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کا ترجمہ لکھیں۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ؕ ہَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ○

جواب: ترجمہ:۔ اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا۔ پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے۔ پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا۔ کیا تمھارے شریکوں میں بھی، کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

18. توحید الوہیت کیا ہے؟

جواب: اس بات پر ایمان لانا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، توحید اُلوہیت ہے۔

19. ترجمہ لکھیں۔

فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا○ (سورہ الکہف آیت:110)

جواب: ترجمہ:۔ تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

20. توحید اسماء وصفات سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء وصفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسماء وصفات ہے۔

21. شرک کا ارتکاب کون کرتا ہے؟

جواب: جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا۔

22. شرک کا لفظی معنٰی کیا ہے؟

جواب: شرک کا لفظی معنٰی حصہ دار اور ساتھی ٹھہرانا ہے۔

24. شریعت کی اصطلاح میں شرک کی وضاحت کریں۔

جواب: شریعت کی اصطلاح میں ربوبیت، اُلوہیت اور اسماء وصفات میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک ہے۔

25. ذات میں شرک کیا ہے؟

جواب: کسی کو اللہ کا ہمسر سمجھنا۔

26. لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: وہ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

27. الوہیت میں شرک سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا، الوہیت میں شرک ہے۔

28. اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

29. صفات میں شرک کیا ہے؟

جواب: کسی اور کی ذات میں ایسی صفات ماننا جیسی اللہ تعالیٰ کی ہیں، یہ صفات میں شرک ہے۔

30. لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ؟ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں۔

31. مخلوق میں جو صفات پائی جاتی ہیں۔ وہ کس کی عطا کردہ ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں۔

.32 اللہ تعالیٰ کی صفات کیسی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتی ہیں اور کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

.33 عقیدۂ توحید کو ماننے والا غیرت مند اور بہادر کیوں ہوتا ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید کو ماننے والا غیرت مند اور بہادر ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اصل طاقت اللہ کی ہے۔ لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتا اور کسی سے نہیں ڈرتا۔

.34 عقیدۂ توحید سے بندے کے اندر عجز و انکسار کیسے پیدا ہو جاتی ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ بندے کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔ عطا کردہ چیز پر غرور اور تکبر کیا۔

.35 کیا عقیدۂ توحید معاشرتی تقسیم کی نفی کرتا ہے؟

جواب: جی ہاں عقیدۂ توحید انسانوں کے درمیان مساوات اور برابری پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا وہ ذات پات اور کسی قسم کی طبقاتی معاشرت کی نفی کرتا ہے۔

.36 عقیدۂ توحید رکھنے والا وسیع النظر ہو جاتا ہے۔ کیوں؟

جواب: اس لیے کہ وہ ساری مخلوق کو اللہ کی مخلوق جانتا ہے اور تعصبات سے دور رہتا ہے۔

(2) عقیدۂ رسالت

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) رسالت کا لغوی معنی ہے:

(الف) پیغام پہنچانا (ب) پیروی کرنا (ج) مشہور کرنا (د) سیدھا راستہ دکھانا

(ii) توحید کے بعد اہم ترین عقیدہ ہے:

(الف) رسالت (ب) تقدیر (ج) آخرت (د) ایمان بالملائکۃ

(iii) جس پیغمبر پر دین کی تکمیل ہوئی، وہ ہیں:

(الف) حضرت نوح عَلَیْهِ السَّلَام (ب) حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام

(ج) حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام (د) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(iv) تمام انبیا کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق تر افضل ہستی ہیں:

(الف) حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام (ب) حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام

(ج) حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَام (د) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(v) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے:

(الف) صاحب کتاب (ب) معصومیت (ج) آخری نبی ہونا (د) واجب الاطاعت

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(i) رسالت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: "رسالت" کے لغوی معنی ہیں:۔

پیغام رسانی یعنی پیغام پہنچانا۔ جو رسالت کے منصب پر فائز ہوتا ہے اُسے رسول کہتے ہیں۔

رسالت کے اصطلاحی معنی ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کا کسی مقبول اور برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسان تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا۔

(ii) رسالت کی ضرورت واہمیت کو واضح کریں۔

جواب: رسالت کی انسانوں کی سخت ضرورت ہے۔ اس ضرورت کی وجہ سے اس کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ اور عقیدۂ توحید کے بعد اسی وجہ سے عقیدۂ رسالت کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے کیونکہ رسالت ہی ایک وہ ذریعہ ہے جس سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور رہنمائی ملی ہے۔ اگر یہ رہنمائی نہ ملتی تو انسان تباہ و برباد ہو جاتے۔ رسالت ہی کی وجہ سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہوتا ہے اور ہم اپنے خالق کے قریب آجاتے ہیں۔

(iii) ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط o

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ہیں۔

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی کوئی دو خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی پہلی خصوصیت تو یہ ہے کہ اس کو خاتمیت کا اعزاز حاصل ہے۔ یعنی اب آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کے بعد اور کوئی رسالت نہیں آئے گی۔ یعنی آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آخری رسول ہیں۔

دوسری خصوصیت ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کسی خاص قوم و علاقے یا طبقے تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ رسالت ہر قوم ہر علاقے اور ہر دور کے لیے ہے۔

(v) عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: عقیدۂ ختم نبوت کا مطلب ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی اور رسول ماننا حدیث مبارک ہے:

"میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا" (جامع ترمذی، حدیث: 2219)

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) رسالت کی خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: رسالت کی خصوصیات:۔

1۔ معصومیت:۔

اللہ تعالیٰ جن کو اپنا رسول منتخب کرتا ہے۔ وہ معصوم ہوتے ہیں۔ یعنی معصومیت رسالت کی خصوصیت ہے۔

2۔ عطاء:۔

رسالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہوئی ہے۔ اس کو کسی خاص کوشش اور نیک اعمال کر کے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

3۔ اطاعت:۔

رسالت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اپنی اطاعت واجب کر دیتی ہے۔ رسول کی اطاعت واجب ہو جاتی ہے۔ رسول کا نافرمان دوزخ کی

آگ میں جلے گا۔ اطاعت رسول کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ۝

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطعت کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔ (سورۃ محمد: آیت: 33)

(II) عقیدۂ ختم نبوت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: عقیدۂ ختم نبوت کا مطلب ہے، ختم نبوت پر ایمان یقین...... ختم نبوت کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے رسولوں کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اُسے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ختم کر دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آخری رسول ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نبی کوئی رسول نہیں آئے گا۔ قرآن مجید نے ختم نبوت کا اعلان کیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۝

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ہیں۔ (سورۃ الاحزاب، آیت: 40)

خود نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پاک نے ارشاد فرمایا:

"میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا" (جامع ترمذی، حدیث: 2219)

امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد اپنی نبوت کا دعویٰ کرنے والے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا اور اسے جہنم واصل کیا۔

چند مزید دلائل:۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آخری نبی ہیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔ اس پر چند دلائل درج ذیل ہیں۔

1۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کاملیت:۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور قیامت تک ہر قوم اور ہر دور کے انسانوں کے لئے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت عام ہے اور سب کے لئے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیم کافی ہے۔

2۔ تکمیل دین:۔

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر دین مکمل کر دیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند" (سورۃ المائدہ: 3)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شریعت کامل ہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَسَلَّمَ کی تعلیمات، ہدایت کی مکمل ترین شکل ہیں۔ اس لئے اب کسی دوسرے نبی کی ضرورت نہیں۔

3۔ حفاظت کتاب:۔

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے کیونکہ یہ قیامت تک کے ہر دور اور ہر قوم کے انسانوں کے لئے رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا خاص وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''ہم نے خود اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔'' (سورۃ الحجر:9)

یہی وجہ ہے کہ آج چودہ سو سال گزرنے کے باوجود قرآن مجید کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ اللہ کی طرف سے اس کی حفاظت کا ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تحریف سے محفوظ ہو گیا ہے۔ جب کہ دوسری آسمانی کتابوں میں بڑا ردو بدل ہو چکا ہے۔ اب یہ کتابیں کہیں بھی اپنی اصلی شکل میں دستیاب نہیں جبکہ قرآن مجید اپنی خالص شکل میں اب بھی موجود ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، کہلاتی ہے:

[✓ (A) رسول] (B) زاہد (C) عابد (D) عالم

2. اسلام میں توحید کے بعد اہم عقیدہ ہے:

[✓ (A) عقیدہ رسالت] (B) عقیدہ آخرت (C) عقیدہ تقدیر (D) عقیدہ فرشتوں پر ایمان

3. نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

(A) حضرت نوح علیہ السلام سے [✓ (B) حضرت آدم علیہ السلام سے]
(C) حضرت ادریس علیہ السلام سے (D) حضرت شیث علیہ السلام سے

4. اِنَّا کا معنی ہے:

(A) بے شک وہ (B) بے شک تو [✓ (C) بے شک ہم] (D) بے شک میں

5. اَرْسَلْنَا کا معنی ہے:

(A) تو نے بھیجا (B) تم نے بھیجا (C) میں نے بھیجا [✓ (D) ہم نے بھیجا]

6. بَشِیْرٌ کا معنی ہے:

(A) ڈرانے والا [✓ (B) خوش خبری سنانے والا] (C) دھمکانے والا (D) ڈر جانے والا

7. نذیر کا معنی ہے:

[✓ (A) ڈرانے والا] (B) خوش خبری سنانے والا (C) دیر سے آنے والا (D) خوش کرنے والا

8. انبیائے کرام علیہم السلام سے گناہ سرزد نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہوتے ہیں:

(A) بہادر (B) سخی **(C)** معصوم (D) ہمدرد

.9 یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں خطاب ہے:

(A) یہودیوں سے (B) عیسائیوں سے (C) آتش پرستوں سے **(D)** مومنوں سے

.10 اَطِیْعُوْا کا معنی ہے:

(A) اپنے اعمال ضائع نہ کرو **(B)** اطاعت کرو (C) ہمدردی کرو (D) سچ بولو

.11 قیامت تک واجب الاطاعت ہے:

(A) شریعت موسوی (B) شریعت سلیمانی (C) شریعت عیسوی **(D)** شریعت محمدی

.12 دین کی تکمیل دین پر ہوئی:

(A) اسلام (B) یہودیت (C) عیسائیت (D) نصرانیت

.13 ختم نبوت کا مطلب ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رسول ہیں۔

(A) پہلے (B) دوسرے (C) تیسرے **(D)** آخری

.14 حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے جہاد کیا۔

(A) نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے خلاف (B) نماز نہ پڑھنے والوں کے خلاف
(C) روزہ نہ رکھنے والوں کے خلاف (D) حج نہ کرنے والوں کے خلاف

.15 قرآن مجید نازل ہوا:

(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (B) حضرت داؤد علیہ السلام پر
(C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر **(D)** حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اضافی مختصر سوالات

.1 رسول کسے کہتے ہیں؟

جواب: پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔

.2 شریعت کی اصطلاح میں رسول کس کو کہتے ہیں؟

جواب: شریعت کی اصطلاح میں رسول اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ بندے کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا پیغام انسانوں تک پہنچاتا ہے۔

.3 عقیدۂ توحید کے بعد کس عقیدۂ کا درجہ ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے۔

.4 اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر کون ہوتے ہیں؟

جواب: انبیائے کرام وہ ہستیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔

.5 اللہ تعالیٰ انبیاء پر کس طرح احکام نازل کرتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ انبیاء پر وحی کے ذریعے احکام نازل کرتا ہے۔

.6 نبوت اور رسالت کا سلسلہ کہاں سے شروع ہوتا ہے؟

جواب: نبوت اور رسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے۔

.7 نبوت اور رسالت کا سلسلہ کہاں آ کر ختم ہوا؟

جواب: نبوت اور رسالت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ختم ہوا۔

.8 انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا کیا مقصد تھا؟

جواب: انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح، ان کی تربیت اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔

.9 درج ذیل آیت قرآنی کا ترجمہ لکھیں۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًاؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ○

جواب: ترجمہ: بے شک ہم نے آپ خاتم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

.10 کیا انبیائے کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں انبیائے کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں۔ اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔

.11 نبوت اور رسالت وہبی ہوتی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: وہبی کا مطلب ہے انعام اور فضل وکرم۔ نبوت اور رسالت اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہوتا ہے۔ یہ منصب کوشش اور زیادہ عبادت کرنے سے حاصل نہیں ہوتا۔

.12 درج ذیل آیت کریمہ کا ترجمہ تحریر کریں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ○

جواب: ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔ (سورۃ محمد: آیت: 33)

.13 شریعت محمدی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا کیا امتیاز ہے؟

جواب: شریعت محمدی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قیامت تک کے لیے ہے اور منسوخ نہیں ہوئی جب کہ اس سے پہلے کی شریعتیں منسوخ ہو گئی ہیں۔

.14 ختم نبوت کے بارے میں حدیث نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تحریر کریں۔

جواب: ”میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ (جامع ترمذی، حدیث: 2219)

.15 کیا حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کسی ایک علاقے یا قبیلے یا لوگوں تک محدود تھی؟

جواب: نہیں بلکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت ہر قوم اور ہر قبیلے اور قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے ہے۔

(3) ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت پر ایمان

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مَلَكٌ کا معنی ہے:

[✓ (الف) فرشتہ] (ب) انسان (ج) جن (د) بادشاہ

(ii) اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے سجدہ کیا:

(الف) حضرت آدم علیہ السلام کو (ب) حضرت نوح علیہ السلام کو
(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

(iii) فرشتوں کے ہر وقت انسانی اعمال کو لکھنے سے انسان کے اندر جذبہ پیدا ہوتا ہے:

(الف) احساس ذمہ داری کا (ب) صبر و تحمل کا (ج) عفو و درگزر کا (د) استقامت کا

(iv) تمام آسمانی کتابوں کے احکام منسوخ کرنے والی کتاب ہے:

(الف) قرآن مجید (ب) تورات (ج) زبور (د) انجیل

(v) آخرت سے مراد ہے:

(الف) موت کے بعد زندگی (ب) ختم ہونے والی زندگی (ج) دنیاوی زندگی (د) لمبی زندگی

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان کی شخصیت میں بڑی تبدیلی آ جاتی ہے۔ جب انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے اس کے نامہ اعمال تیار کر رہے ہیں تو وہ اچھے کاموں کی طرف راغب ہو جاتا ہے اور بُرے کاموں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔

(ii) فرشتوں پر ایمان کے دو اثرات تحریر کریں۔

جواب: فرشتوں پر ایمان لانے سے، انسان کے اندر عزت نفس کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ عظمت انسان کا احساس اجاگر ہوتا ہے کیونکہ انسان کی یہ عظمت ہے کہ فرشتے اس کو سجدہ کریں اور اس کا احترام کریں۔

اس طرح فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان کے اندر احساس ذمہ داری پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ فرشتے اس کے اعمال لکھ رہے ہیں اور قیامت کے دن اس کا حساب کتاب ہوگا۔

(iii) چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام لکھیں۔

جواب: چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام

(1) تورات (2) زبور (3) انجیل (4) قرآن مجید

(iv) فرشتوں کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟

جواب: فرشتوں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پابندی کرتے ہیں۔

(v) آخرت کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

جواب: آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ آخرت کا مطلب ہے کہ دنیا کی اس زندگی کے بعد ایک زندگی ہے، جو موت کے بعد شروع ہوتی ہے۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ہے اور یہ کبھی ختم نہ ہوگی۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے حساب کتاب لے گا۔ نیک لوگوں کے لیے جنت ہوگی بُرے لوگوں کے لیے دوزخ۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) آسمانی کتب اور فرشتوں پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟

جواب: آسمانی کتب اور فرشتوں پر ایمان لانا اس لیے ضروری ہے کہ ان پر ایمان لانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حکم ہوا ہے۔ جو شخص ان پر ایمان نہیں لائے گا وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اس لیے ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان کے اندر احساس ذمہ داری، عبادت کا شوق اور پُر امیدی پیدا ہو جاتی ہے۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا اس لیے ضروری ہے کیونکہ ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ آسمانی کتابیں تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید ہیں اور کچھ دیگر صحائف بھی ہیں۔ اگر ان کتابوں پر ایمان نہ لایا

جائے تو ایمان کی دولت نہیں مل سکتی۔ اور لوگ ان کتابوں کی تعلیمات سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ ان کتابوں میں لوگوں کی اعلیٰ تعلیمات ہیں جیسے توحید، رسالت، آخرت، اعمال کی جزا سزا، شریعت کے قوانین۔

(ii) عقیدۂ آخرت کی اہمیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات تحریر کریں۔

جواب: آخرت پر یقین لانا ضروری ہے۔ قرآن مجید میں عقیدۂ آخرت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور مرنے کے بعد کی زندگی کو طرح طرح سے بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے لہٰذا آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے۔

انسانی زندگی پر اثرات:۔

عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر گہرے اثرات پڑتے ہیں۔

(i) عقیدۂ آخرت سے انسانوں میں ذمہ داری کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ جب انسان کو پتہ چلتا ہے کہ فرشتے اس کے اعمال اور کردار کو تحریر کر رہے ہیں تاکہ قیامت کے دن اس کا حساب کتاب ہوگا۔ تو حساب کتاب کے خوف سے انسان کے اندر نیکی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ نیکی اس کے نامہ اعمال میں آجائے گی تو وہ جنت کا حقدار قرار پائے گا۔ اس طرح اُسے برائی سے نفرت ہو جائے گی کیونکہ بُرائی اس کو دوزخ میں لے جائے گی۔

(ii) اس طرح عقیدۂ آخرت پر یقین کرنے والا سمجھتا ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور فانی ہے۔ ختم ہو جانے والی ہے۔ ایک دن یہ ساری دنیا ختم ہو جانے والی ہے۔ اس طرح عقیدۂ آخرت انسانوں کے دلوں سے دنیا کی محبت اور ہوس ختم کر دیتا ہے اور انھیں نیکیوں کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

(iii) عقیدۂ آخرت سے انسان کا کردار مضبوط ہوتا ہے اور اس کے اخلاق سنور جاتے ہیں۔

(iv) عقیدۂ آخرت کی وجہ سے ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. **مَلَك کی جمع ہے۔**

[✓ (A) ملائکہ] (B) مُلُوک (C) املاک (D) مِلک

2. **مَلَك کا معنی ہے:**

(A) بادشاہ (B) مالک [✓ (C) فرشتہ] (D) جائیداد

3. **فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔**

(A) ناری [✓ (B) نوری] (C) خاکی (D) آبی

4. **حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا۔**

[✓ (A) فرشتوں نے] (B) انسانوں نے (C) جنوں نے (D) جانوروں نے

5. **اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامی کتابیں نازل ہوئیں۔**

(A) ایک (B) دو (C) تین [✓ (D) چار]

6. **قرآن مجید نازل ہوا؟**

(A) حضرت آدم علیہ السلام پر (B) حضرت یونس علیہ السلام پر

(C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

(D) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر

7. انجیل نازل ہوئی۔

(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر

(B) حضرت داؤد علیہ السلام پر

(C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

(D) حضرت یوسف علیہ السلام پر

8. تورات نازل ہوئی۔

(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

(B) حضرت اسماعیل علیہ لسلام پر

(C) حضرت اسحاق علیہ السلام پر

(D) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر

9. زبور نازل ہوئی۔

(A) حضرت داؤد علیہ السلام پر

(B) حضرت سلیمان علیہ السلام پر

(C) حضرت لوط علیہ السلام پر

(D) حضرت شعیب علیہ السلام پر

10. نیکوکار لوگوں کا ٹھکانہ ہے۔

(A) جنت (B) دوزخ (C) دنیا (D) آخرت

اضافی مختصر سوالات

1. **فرشتے کیسی مخلوق ہیں؟**

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کی نُوری مخلوق ہیں۔

2. **فرشتے کتنے ہیں؟**

جواب: فرشتوں کی اصل تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

3. **فرشتوں پر ایمان رکھنا کتنا ضروری ہے؟**

جواب: جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اُس کے رسولوں، آسمانی کتابوں اور تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے اسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔

4. **فرشتے کس کے حکم کی پابندی کرتے ہیں؟**

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کرتے ہیں۔

5. **درج ذیل آیت قرآنی کا ترجمہ کریں۔**

لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ○

جواب: ترجمہ: وہ (فرشتے) نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی، جس کا وہ انھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔

6. **فرشتوں پر یقین کرنے سے انسان کس طرح نیک اعمال شروع کر دیتا ہے۔**

جواب: فرشتوں پر یقین کرنے والا انسان یقینی طور پر جان لیتا ہے کہ فرشتے اس کے نامہ اعمال لکھ رہے ہیں اور اُسے ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہونا ہے تو وہ نیک اعمال کرنے لگتا ہے۔

7. **فرشتوں پر ایمان سے انسان کے اندر عزت نفس کا احساس کس طرح پیدا کرتا ہے؟**

جواب: فرشتوں پر ایمان سے انسان جان جاتا ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا تو اس کے اندر عزت نفس کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

.8 فرشتوں پر ایمان رکھنے والا انسان مایوسی کا شکار کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: فرشتوں پر ایمان رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ نصرت اور مدد لے کر فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اور بندوں کے کام کرتے ہیں۔ اس لیے انسان کے فرشتوں پر ایمان ہمیشہ اُمید رکھتا ہے۔

.9 آسمانی کتابوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: آسمانی کتابوں سے مراد وہ کتابیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے رسولوں پر نازل فرمایا۔

.10 ان الہامی کتابوں کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: الہامی کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

.11 چاروں الہامی کتب کے نام تحریر کریں اور یہ بھی بتائیں کہ یہ الہامی کتاب کس نبی پر نازل ہوئی۔

جواب: الہامی کتابیں

(i) تورات..................حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(ii) زبور..................حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(iii) انجیل..................حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(iv) قرآن مجید..................حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔

.12 الہامی کتابوں میں کون سی بنیادی تعلیمات مشترک ہیں؟

جواب: الہامی کتابوں میں دین کی بنیادی تعلیمات مشترک ہیں جیسے توحید، رسالت، آخرت پر ایمان، اعمال کی جزا و سزا۔

.13 کیا الہامی کتابوں میں شریعت کے قوانین بھی یکساں ہیں؟

جواب: نہیں شریعت کے قوانین ہر کتاب میں الگ ہیں۔

.14 کیا اس وقت پہلی الہامی کتابوں کے احکام نافذ ہیں؟

جواب: نہیں اس وقت پہلی الہامی کتابوں کے احکام نافذ نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید نے ان کے احکام کو منسوخ کر دیا تھا۔

.15 کیا ان پہلی الہامی کتابوں کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں۔ ضروری نہیں: بلکہ صرف قرآن مجید کے احکام اور قانون پر عمل کرنا ضروری ہے۔

.16 عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے بعد بھی ایک زندگی ہے جو موت کے بعد شروع ہوگی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔

.17 کس دن اعمال کا حساب کتاب ہوگا؟

جواب: قیامت کے دن اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔

.18 نیکوکار لوگ حساب کتاب کے بعد کہاں جائیں گے؟

جواب: وہ جنت میں جائیں گے۔

.19 بُرے لوگوں کا ٹھکانہ کہاں ہے؟

جواب: بُرے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

.20 اعمال کا پورا پورا بدلہ کب ملے گا؟

جواب: اعمال کا پورا پورا بدلہ قیامت کے دن ملے گا۔

(ب) عبادات

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) **نماز کو قرار دیا گیا ہے:**

(الف) جنت کی کنجی (ب) جنت کا دروازہ (ج) جنت کا حسن (د) جنت کا ستون

(ii) **پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی:**

(الف) میل کا (ب) زنگ کا (ج) لوہے کا (د) لکڑی کا

(iii) **باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے:**

(الف) تیئیس درجے (ب) پچیس درجے (ج) ستائیس درجے (د) انتیس درجے

(iv) **عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہے:**

(الف) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر (ب) آدھی رات کی عبادت کے برابر

(ج) ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر (د) ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر

(v) **باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:**

(الف) صلہ رحمی کی (ب) سخاوت کی (ج) نظم وضبط کی (د) کفایت شعاری کی

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) **وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں کسی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا○

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔ (سورۃ النساء:103)

(ii) **پانچ نمازیں ادا کرنے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کون سی مثال دی ہے؟**

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پانچ نمازوں کی مثال ایک نہر سے دی ہے۔ ایسی نہر جس کا پانی صاف وشفاف اور ستھرا اور گہرا ہو، جو کسی کے گھر کے سامنے گزرتی ہو۔ وہ شخص اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر میل باقی رہے گی۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی نہیں۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

پانچ نمازیں ہی گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث:668)

(iii) **نماز کی فضیلت کے بارے میں دو جملے تحریر کریں۔**

جواب: نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

(iv) **مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔**

جواب: **معاشرتی اثرات:**

1. مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے لوگوں کے اندر پیار محبت کا اضافہ ہوتا ہے۔
2. مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے آپس میں ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔

(v) نماز کی دو شرائط تحریر کریں۔

جواب: **نماز کی دو شرائط:۔**

1. نماز کی ضروری شرط یہ ہے کہ وضو کیا جائے۔

2. نماز کی ضروری شرط یہ ہے کہ لباس اور مکان پاک صاف ہو۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) نماز کے فوائد و ثمرات تحریر کریں۔

جواب: **نماز کے فوائد و ثمرات:۔**

(1) نماز انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر مضبوط رکھتی ہے۔ کیونکہ نماز ادا کرنے کے لیے مسجد کو جانا اور آنا اور پھر فجر کی نماز کے لیے صبح بیدار ہونا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا ایک ورزش ہے۔ اس لیے جسمانی طور پر بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ مسجد میں جا کر سب کو اللہ کے حضور سر بسجود دیکھنا، امام صاحب سے نماز میں قرآن کی تلاوت سننا، نیک لوگوں سے ملنا، اس سے روحانی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

(2) نماز ادا کرنے لوگ مسجد میں جاتے ہیں تو اس سے انسانی معاشرے میں میل جول، پیار محبت اور تعلقات بڑھتے ہیں۔

(3) نماز ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

(4) نماز سے انسان میں اعلیٰ اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً ہمدردی، ایثار و اخوت، رواداری۔

(5) نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔

(6) نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. **پانچ نمازوں کی مثال ہے:**

[✓ (A) نہر کی] (B) شہر کی (C) لہر کی (D) پانچ کی

2. **وضو میں شامل نہیں ہے۔**

(A) ہاتھ پاؤں دھونا (B) منہ دھونا [✓ (C) تولیے سے خشک کرنا] (D) مسح کرنا

3. **نماز کا آغاز ہوتا ہے:**

(A) تسبیح سے [✓ (B) تکبیر سے] (C) تحمید سے (D) تہلیل سے

4. **تکبیر تحریمہ آتی ہے نماز کے:**

[✓ (A) شروع میں] (B) درمیان میں (C) آخر میں (D) شروع اور آخر میں

5. **نماز عشا باجماعت ادا کرنے سے قیام کا ثواب ملتا ہے۔**

(A) پورا دن (B) پوری رات [✓ (C) آدھی رات] (D) تہائی رات

6. **نماز فجر باجماعت ادا کرنے سے قیام کا ثواب ملتا ہے۔**

(A) پورا دن (B) پوری رات (C) دوسری آدھی رات (D) تہائی رات

.7 نماز جنت کی ہے:

(A) بہار (B) نہر (C) کنجی (D) لذت

.8 اَلصَّلٰوۃ کا معنی ہے:

(A) نماز (B) زکوٰۃ (C) حج (D) روزہ

.9 اَلْمُؤْمِنِیْنَ کا واحد ہے:

(A) اَلْمُؤْمِنُ (B) اَلْمُؤْمِنَۃُ (C) اَلْمُؤْمِنُوْنَ (D) اَلْمُؤْمِنَات

.10 آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نمازوں کی مثال دی:

(A) دو نمازوں کی (B) تین نمازوں کی (C) چار نمازوں کی (D) پانچ نمازوں کی

اضافی مختصر سوالات

.1 **نماز دین کا کیا ہے؟**

جواب: نماز دین کا ستون ہے۔

.2 **نماز آنکھوں کی کیا ہے؟**

جواب: نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

.3 **نماز کس کی معراج ہے؟**

جواب: نماز مومن کی معراج ہے۔

.4 **نماز کس کا بہترین ذریعہ ہے؟**

جواب: نماز قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔

.5 **نماز کس چیز سے نجات کا ذریعہ ہے؟**

جواب: نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔

.6 **نماز کس چیز سے روکتی ہے؟**

جواب: نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے۔

.7 **مومن اور کافر میں کس چیز کا فرق ہے؟**

جواب: مومن اور کافر میں نماز کا فرق ہے۔

.8 **فرض نماز کے لیے کس طرح کا وقت شرط ہے؟**

جواب: نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔

.9 **نماز کس چیز کا درس دیتی ہے؟**

جواب: نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

.10 **درج ذیل آیت کا ترجمہ لکھیں۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝**

جواب: ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔ (سورۃ النساء:103)

11. نماز ادا کرنا کس چیز کا سبب ہے؟

جواب: نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے۔

12. حدیث نبوی میں پانچ نمازوں کو ہر روز کتنی مرتبہ نہانے سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: ہر روز پانچ مرتبہ

13. نماز کے لیے وضو کرنا کیا ہے؟

جواب: نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔

14. وضو میں کون سی باتیں شامل ہیں؟

جواب: ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منہ دھونا، سر کا مسح کرنا، پاؤں دھونا۔

15. نماز کا آغاز کس سے کیا جاتا ہے؟

جواب: تکبیر تحریمہ سے

16. نمازی کیا کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے؟

جواب: نمازی تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے۔

17. نماز میں داخل ہونے والی تکبیر میں اصطلاح میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: تکبیر تحریمہ۔

18. اہم ارکان نماز درج کریں۔

جواب: قیام، قراءت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ، سلام

19. انفرادی نماز کی زیادہ فضیلت ہے یا نماز باجماعت کی؟

جواب: نماز باجماعت کی زیادہ فضیلت ہے۔

20. باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے کتنے درجے افضل ہے؟

جواب: ستائیس (27) درجے افضل ہے۔

21. نماز عشا باجماعت ادا کرنے سے کتنا ثواب ملتا ہے؟

جواب: آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔

22. فجر جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے کتنا ثواب ملتا ہے؟

جواب: باقی آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔

24. مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا کیوں باعث اعزاز ہے؟

جواب: اس لیے کہ مسجد اللہ کا گھر ہے۔

25. کیا بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر گھروں میں نماز پڑھنا پسند کیا گیا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کو سخت ناپسند فرمایا۔

26. نماز کس طرح کے جذبات پیدا کرتی ہے؟

جواب: نماز ہمدردی، ایثار، اخوت و محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔

(2) روزہ

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) قرآن مجید کے مطابق روزے کا سب سے اہم مقصد ہے:

(الف) تقویٰ کا حصول — (ب) دوسروں سے ہمدردی

(ج) صدقات وخیرات کی کثرت — (د) غربا ومساکین کی امداد

(ii) وہ روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں:

(الف) جس میں جھوٹ اور فحش گوئی شامل ہو — (ب) جس میں سحری نہ کی جائے

(ج) جس میں صدقہ وخیرات نہ کیا جائے — (د) جس میں پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا جائے

(iii) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے اندر جذبات پیدا ہوتے ہیں:

(الف) ہمدردی کے — (ب) رواداری کے — (ج) عفو ودرگزر کے — (د) کفایت شعاری کے

(iv) مقررہ وقت پر سحر و افطار کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:

(الف) صبر وتحمل کی — (ب) استقامت کی — (ج) نظم وضبط کی — (د) صلہ رحمی کی

(v) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کے بارے میں احساس ہوتا ہے:

(الف) بھوک پیاس کا — (ب) مالی پریشانی کا — (ج) جسمانی مشقت کا — (د) عزت نفس کا

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) صوم کا معنیٰ ومفہوم تحریر کریں۔

جواب: روزے کے لیے صوم کا لفظ استعمال ہوتا ہے یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ قرآن وحدیث میں روزے کے لیے یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس وجہ سے روزے دار کو صائم کہا جاتا ہے۔ صوم کے لغوی معنی رُک جانا کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں اس کے معنی ہیں رُک جانا کھانے پینے سے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے بھی...... طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک۔

(ii) روزے کے انسانی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: روزے کے انسانی صحت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں کیونکہ روزے کی وجہ سے روزہ دار دن کو کچھ نہیں کھاتا۔ کم کھانے کی وجہ سے معدے کو رمضان شریف کے پورے مہینے میں آرام ملتا ہے جس کی وجہ سے انسان کئی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

(iii) روزہ انسان کو پابندی وقت اور نظم وضبط کا کس طرح درس دیتا ہے؟

جواب: مقررہ وقت پر سحری کی جاتی ہے اور مقررہ وقت پر روزہ افطار کیا جاتا ہے۔ اس سے پابندی وقت اور نظم وضبط کا درس ملتا ہے۔

(iv) رمضان المبارک میں کی جانے والی مالی عبادات کون سی ہیں؟

جواب: رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات وخیرات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ نادار اور غرباء کی مدد کی جاتی ہے۔ فطرانہ دے کر ان کو عید کی خوشیوں میں شریک کیا جاتا ہے۔ تراویح اور دیگر نفلی عبادات کی جاتی ہیں۔

(v) روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: **روزے کے دو معاشرتی فوائد:۔**

روزے سے غرباء کے ساتھ ہمدردی کا سبق ملتا ہے۔ ورلوگوں کے اندر یک جہتی اور اتحاد پیدا ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: قرآن وسنت کی روشنی میں روزے کی اہمیت اور فضیلت تحریر کریں۔

جواب: ارکان اسلام میں روزے کو بڑی اہمیت وفضیلت حاصل ہے۔ روزے کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ اور تقویٰ کا حصول ہی دین میں اصل چیز ہے۔ روزہ کو اتنی فضیلت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ قوموں پر بھی روزہ فرض کر رکھا تھا۔ ارشاد ربانی ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

روزے کی اتنی اہمیت ہے کہ اس کو سفر اور مرض کے علاوہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض کیا گیا ہے۔

روزہ ایک پاکیزہ عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں بیہودہ گفتگو اور جھوٹ بولنے پر سخت وعید آئی ہے۔ روزے رکھنے، رکھوانے اور افطار کروانے کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کا اجر میں خود دوں گا۔ روزہ افطار کروانے والے کے بارے میں ارشاد نبوی ہے۔

”جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کروایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی کی جائے۔ (جامع ترمذی: حدیث:8047)

روزے کے مہینے کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس میں لیلۃ القدر ہے جس کی ایک عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے ثواب میں بڑھ چڑھ کر ہے۔ اسی طرح روزوں میں مساجد میں اور گھروں میں اعتکاف کی عبادت کا بھی موقع مل جاتا ہے۔

(ii) روزے کے فوائد وثمرات بیان کریں۔

جواب: **1. روحانی فوائد:۔**

اطمینان قلب اور صبر وشکر جیسے روحانی فوائد ملتے ہیں۔ ہر طرح کی نیکی کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

2. خوشگوار صحت:۔

روزہ رکھنے سے معدہ درست کام کرنے لگتا ہے جس سے صحت پر خوشگوار اثرات پڑتے ہیں۔

3. اچھی صفات:۔

روزہ رکھنے سے روزہ دار کے اندر اچھی صفات پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً تقویٰ، پرہیزگاری، روحانی عبادت، ایثار وہمدردی جیسی اچھی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

4. نیکی اور عبادت کی فضا:۔

روزوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ نیکی اور تقویٰ کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے گویا یہ نیکیوں کا موسم بہار ہوتا ہے۔

5. نظم وضبط اور پابندی وقت کی تعلیم:۔

روزے سے ہمیں پابندی وقت اور نظم وضبط کا درس ملتا ہے۔ مسلمان مقررہ وقت پر سحری اور افطار کرتے ہیں۔

6. غرباء و مساکین سے ہمدردی:۔

روزے کی وجہ سے بھوک پیاس کی تکلیف کا احساس پیدا ہو جاتا ہے جس سے غرباء و مساکین کے ساتھ لوگوں کی ہمدردی بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ زکوٰۃ اور فطرانہ سے ان کی مدد کرتے ہیں۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. روزے کو کہتے ہیں۔
(A) قیام [✓ (B) صیام] (C) نیام (D) دوام

2. روزہ فرض ہوا۔
[✓ (A) 2 ہجری] (B) 3 ہجری (C) 4 ہجری (D) 5 ہجری

3. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں خطاب ہے۔
(A) کافروں کی طرف [✓ (B) مومنوں کی طرف] (C) اہل کتاب کی طرف (D) آتش پرستوں کی طرف

4. روزہ رکھنے کا مقصد ہے:
(A) بھوک پیاس (B) غریبوں کی مدد (C) اعتکاف [✓ (D) تقویٰ کا حصول]

5. روزہ فرض ہے:
(A) عاقل پر (B) بالغ پر (C) غیر عاقل پر [✓ (D) عاقل بالغ پر]

6. روزہ فرض ہے۔
(A) بچوں پر (B) مرد پر (C) عورت پر [✓ (D) مرد عورت دونوں پر]

7. سحری کا وقت ختم ہوتا ہے۔
[✓ (A) طلوع فجر سے] (B) طلوع آفتاب سے (C) طلوع قمر سے (D) غروب آفتاب سے

8. روزہ افطار کرنے کا وقت ہے:
(A) طلوع فجر (B) طلوع آفتاب (C) عصر [✓ (D) غروب آفتاب]

9. روزہ افطار کرانے والے کو روزہ دار کے مطابق ثواب ملے گا۔
(A) کم (B) بہت کم [✓ (C) برابر] (D) زیادہ

10. لیلۃ القدر کس مہینے میں ہوتی ہے۔
(A) شعبان [✓ (B) رمضان] (C) رجب (D) محرم

11. نزول قرآن ہوا۔
[✓ (A) لیلۃ القدر] (B) شب براءت (C) شب معراج (D) شب جمعہ

12. لیلۃ القدر بہتر ہے۔

(A) سو مہینے سے (B) ہزار مہینے سے (C) چار ہزار مہینے سے (D) لاکھ مہینے سے

13. لیلۃ القدر تلاش کرنی چاہیے رمضان شریف کے

(A) پہلے عشرے میں (B) دوسرے عشرے میں (C) پہلے اور دوسرے عشرے میں (D) آخری عشرے میں

14. لیلۃ القدر تلاش کرنی چاہیے رمضان شریف کی آخری عشرے کی:

(A) طاق راتوں میں (B) جفت راتوں میں (C) تاریک راتوں میں (D) چاندنی راتوں میں

15. رمضان المبارک کی راتوں میں ایک خاص نماز پڑھی جاتی ہے۔

(A) نمازِ تہجد (B) نمازِ تراویح (C) نمازِ اشراق (D) نمازِ مغرب

16. اعتکاف کی سنت ادا کی جاتی ہے۔

(A) رمضان کے پہلے عشرے میں (B) دوسرے عشرے میں
(C) پہلے دوسرے عشرے میں (D) آخری عشرے میں

17. نبی اکرم خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر سال رمضان میں اعتکاف فرماتے تھے۔

(A) 8دن (B) 9دن (C) 10دن (D) 11دن

18. صیام کے لغوی معنی ہیں۔

(A) کھانا (B) نہ کھانا (C) رُک جانا (D) نہ رُکنا

19. لیلۃ القدر میں کتاب نازل ہوئی۔

(A) تورات (B) زبور (C) انجیل (D) قرآن مجید

20. نمازِ تراویح کس مہینے سے خاص ہے۔

(A) شعبان (B) شوال (C) رمضان (D) ذوالحجہ

اضافی مختصر سوالات

1. ارکانِ اسلام میں روزے کو کیا حیثیت حاصل ہے؟

جواب: ارکانِ اسلام میں روزے کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

2. قرآن و حدیث میں روزے کے لیے کیا لفظ استعمال ہوا ہے؟

جواب: قرآن و حدیث میں روزے کے لیے صوم یا صیام کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

3. صوم یا صیام کا کیا معنی ہے؟

جواب: صوم یا صیام کا معنی رُک جانا یا بچ جانا ہے۔

4. روزہ کا شرعی مفہوم بیان کریں۔

جواب: روزہ کا شرعی مفہوم یہ ہے کہ یہ ایک عبادت ہے جس میں طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور جائز نفسانی خواہشات سے رُکنا پڑتا ہے۔

5. روزہ کب فرض ہوا؟

جواب: روزہ 2ہجری کو فرض ہوا۔

.6 درج ذیل آیت کا اُردو ترجمہ تحریر کریں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝

جواب: ترجمہ:۔ اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

روزے کی اتنی اہمیت ہے کہ اس کو سفر اور مرض کے علاوہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض کیا گیا ہے۔

.7 روزے کا مقصد درج بالا آیت میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: تقویٰ کا حصول

.8 جو شخص روزہ رکھ کر بیہودہ گفتگو کرے یا جھوٹ پر عمل کرے، اس کے لیے حدیث نبوی میں کیا فیصلہ آیا ہے؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص جھوٹ اور بیہودہ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد:2362)

.9 سحری کا وقت کب ختم ہوتا ہے؟

جواب: طلوع فجر پر سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

.10 افطار کا وقت کب ہوتا ہے؟

جواب: مغرب کا وقت افطار کا وقت ہوتا ہے۔

.11 روزہ افطار کرانے کا کتنا ثواب ہے؟

جواب: روزہ دار کے ثواب کے برابر ثواب ہے۔

.12 نزول قرآن مجید کب ہوا؟

جواب: لیلۃ القدر میں

.13 اللہ رب العزت نے لیلۃ القدر کو کتنے مہینوں پر فضیلت دی ہے۔

جواب: ہزار مہینے پر

.14 لیلۃ القدر کو کون سی راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہوا ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں

.15 نماز تراویح کس مہینے میں ادا کی جاتی ہے؟

جواب: رمضان المبارک میں۔

.16 اعتکاف کی سنت کب ادا کی جاتی ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں

.17 روزے سے کس طرح کے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: روزے سے اطمینان قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

.18 کم کھانے کی وجہ سے معدے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: کم کھانے کی وجہ سے، معدے کو پورا مہینہ آرام مل جاتا ہے جس کی وجہ سے انسان مختلف بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

.19 زکوٰۃ و صدقات کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: زکوٰۃ و صدقات سے غرباء مساکین اور ضرورت مندوں کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔

20. روزہ انسان کو نظم وضبط کی پابندی کا درس کیسے دیتا ہے؟

جواب: روزہ میں سحری اور افطار ایک مقررہ وقت پر کی جاتی ہے جس سے نظم وضبط کا درس ملتا ہے۔

21. روزے سے دوسروں کی بھوک پیاس کا کس طرح اندازہ ہوتا ہے؟

جواب: جب روزہ دار خود بھوکا پیاسا ہوتا ہے تو اسے دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

22. عید الفطر کب ہوتی ہے؟

جواب: یکم شوال کو عید الفطر ہوتی ہے۔

24. غرباء کو عید الفطر کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لیے کیا کیا جاتا ہے؟

جواب: ان کی مالی مدد کی جاتی ہے۔ جو فطرانہ وغیرہ کی صورت میں ہوتی ہے۔

25. رمضان المبارک میں مسلمانوں میں عبادت کا شوق کیوں بڑھ جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ رمضان المبارک میں نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔

26. حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کتنے دنوں کا اعتکاف کرتے تھے؟

جواب: دس دن

freeilm

باب سوم

سیرت النبی

(خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)

(1) فتح مکہ

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) فتح مکہ کے اسباب میں سے ہے:

(الف) مدینہ منورہ کی چراگاہ پر حملہ (ب) بدر کے مقتولین کا انتقام

(ج) بنوخزاعہ پر حملہ (د) قریش کے معاشرتی مفادات کا تحفظ

(ii) فتح مکہ کے موقع پر دارالامن قرار دیا گیا:

(الف) حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا گھر (ب) حضرت عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا گھر

(ج) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا گھر (د) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا گھر

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اونٹنی کا نام ہے:

(الف) قصوا (ب) براق (ج) ناقہ (د) ذوالفقار

(iv) فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے کفار کے لیے عام معافی کا اعلان علامت ہے:

(الف) صبر و تحمل کی (ب) عفو و درگزر کی (ج) سخاوت کی (د) ایثار و قربانی کی

(v) فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد کی:

(الف) حضرت طلحہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے (ب) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے

(ج) حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے (د) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) فتح مکہ کا واقعہ کب پیش آیا؟

جواب: 10 رمضان المبارک 8 ہجری کو فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔

(ii) فتح مکہ کے موقع پر کن تین صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کو لشکر کا امیر مقرر کیا گیا؟

جواب: (1) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لشکر کے دائیں حصے کے امیر

(2) حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لشکر کے بائیں حصہ کے امیر

(3) حضرت ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ پیدل لشکر کے امیر

(iii) فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جاؤ آج تم آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔

(iv) فتح مکہ کے موقع سے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ سعادت ملی کہ انھوں نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا۔

(v) اس سبق میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

جواب: اس سبق میں ہمارے لیے درس ہے کہ ہم عفو و درگزر کا طریقہ اختیار کریں۔ اگر کسی سے غلطی ہو جائے تو اُسے معاف کر دیں۔ خاص طور پر جب وہ ہمارے قابو چڑھ جائے تو اس کو کوئی سزا نہ دینا اور معاف کر دینا چاہیے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(I) فتح مکہ کے اسباب بیان کریں۔

جواب: فتح مکہ کے اسباب جاننے کے لیے صلح حدیبیہ کی شرائط پر ایک نظر ڈالنا ہوگی۔ صلح حدیبیہ قریش مکہ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان 6 ہجری کو ہوئی تھی۔ جس میں ایک معاہدہ تیار ہوا تھا۔ اس معاہدہ کی رُو سے دوسرے قبیلوں کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ مسلمانوں یا قریش مکہ، جس کے ساتھ چاہیں معاہدہ کر لیں۔

اس معاہدہ کے مطابق قبیلہ بنو خزاعہ نے مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔ بنو خزاعہ مکہ مکرمہ کے نواح میں رہتے تھے۔ ایک دوسرا قبیلہ بنو بکر، اس نے قریش مکہ سے معاہدہ کر لیا۔ یہ بھی مکہ کے قریب رہتے تھے۔ بنو خزاعہ اور بنو بکر کے درمیان پرانی دشمنی چل رہی تھی۔

ایک رات بنو بکر نے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا۔ قریش نے بنو بکر کا ساتھ دیا اور ان کی بھرپور مدد کی۔ بنو خزاعہ نے حرم میں جا کر پناہ لی تو ان کو حرم میں بھی بنو بکر نے قتل کیا۔ بنو خزاعہ نے نبی پاک خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے شکایت کی کہ ان پر بڑا ظلم ہوا ہے۔ اس کے جواب میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش مکہ کے سامنے تین شرطیں پیش کیں۔ خون بہا ادا کریں یا بنو بکر کی حمایت چھوڑ دیں یا معاہدۂ حدیبیہ توڑنے کا اعلان کر دیں۔

جب قریش کے سامنے یہ شرائط پیش کی گئیں تو انھوں نے متکبرانہ انداز سے معاہدہ حدیبیہ توڑنے کی شرط منظور کر لی چونکہ معاہدہ امن ختم ہو گیا۔ مسلمانوں کے لیے اپنے حلیف بنو خزاعہ کی مدد کرنا لازم تھا کیونکہ وہ حلیف بھی تھے اور مظلوم بھی تھے۔ اس کے نتیجے میں 8 ہجری میں مکہ فتح ہو گیا۔ قریش کو شکست ہوئی۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. صلح حدیبیہ ہوا:

(A) 2 ہجری (B) 4 ہجری (C) 5 ہجری [✓ (D) 6 ہجری]

2. بنو خزاعہ حلیف بنے:

[✓ (A) مسلمانوں کے] (B) قریش مکہ کے (C) بنو بکر کے (D) بنو سعد کے

3. بنو بکر نے ساتھ دیا:

(A) مسلمانوں کا [✓ (B) قریش کا] (C) بنو خزاعہ کا (D) بنو ثقیف کا

4. صلح حدیبیہ میں معاہدہ امن ہوا۔

(A) 5 سال کے لیے **(B)** 10 سال کے لیے (C) 15 سال کے لیے (D) 25 سال کے لیے

5. بنوخزاعہ پر حملہ کیا۔

(A) بنوبکر (B) بنوثعلب (C) بنوتمیم (D) انصار

6. بنوخزاعہ نے پناہ لی۔

(A) ابوسفیان کے گھر **(B)** حرم میں (C) ابوجہل کے گھر (D) ابولہب کے گھر

7. بنوخزاعہ کی شکایت پر قریش مکہ کو شرائط بھیجی گئیں۔

(A) ایک (B) دو **(C)** تین (D) چار

8. فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر افراد پر مشتمل تھا۔

(A) پانچ ہزار **(B)** دس ہزار (C) پندرہ ہزار (D) بیس ہزار

9. مکہ فتح ہوا۔

(A) پانچ ہجری (B) چھے ہجری (C) سات ہجری **(D)** آٹھ ہجری

10. مکہ پر حملہ کے وقت پرچم پاس تھا۔

(A) حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

11. خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لشکر کی قیادت کر رہے تھے۔

(A) میمنہ (B) میسرہ (C) سنٹر (D) پچھلی جانب

12. حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسلامی لشکر کی قیادت کر رہے تھے۔

(A) میمنہ **(B)** میسرہ (C) سنٹر (D) پچھلی جانب

13. حضرت ابوعبیدہ لشکر کی قیادت کر رہے تھے۔

(A) پیدل لشکر (B) میمنہ (C) میسرہ (D) پچھلی جانب

14. لشکر کے امیر کس جگہ مقرر کیے گئے۔

(A) مکہ مکرمہ **(B)** مرالظہر ان (C) حدیبیہ (D) منیٰ

15. فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔

(A) ابوسفیان (B) ہذیل بن زرقا (C) حکیم بن حزام **(D)** تینوں

16. فتح مکہ کے موقع پر اماں دی گئی۔

(A) جو ابوسفیان کے گھر پناہ لے (B) جو ہتھیار ڈال دے

(C) جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے **(D)** تینوں

17. فتح مکہ کے موقع پر اونٹنی پر سوار ہو کر کس سورت کی آیات، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پڑھ رہے تھے۔

(A) سورۃ الفاتحہ (B) سورۃ البقرہ **(C)** سورۃ الفتح (D) سورۃ الاخلاص

18. مکے کے لوگوں کو معاف کرتے ہوئے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کس پیغمبر کے عفوودرگزر کا ذکر کیا۔

(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام (B) حضرت اسحاق علیہ السلام
(C) حضرت یعقوب علیہ السلام (D) حضرت یوسف علیہ السلام

.19 خانہ کعبہ میں کتنے بت تھے جو توڑے گئے۔
(A) دوسو (B) تین سو (C) تین سو ساٹھ (D) چارسو

.20 خانہ کعبہ کے تین سو ساٹھ بتوں کو توڑنے کی سعادت نصیب ہوئی۔
(A) حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
(C) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اضافی مختصر سوالات

.1 **مسلمانوں اور قریش کے درمیان صلح حدیبیہ کب ہوئی؟**
جواب: 6ہجری

.2 **بنوخزاعہ اور بنوبکر کس کے حلیف بنے۔**
جواب: بنوخزاعہ مسلمانوں کے اور بنوبکر قریش کے

.3 **صلح حدیبیہ میں کتنے عرصہ تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا تھا۔**
جواب: 10 سال

.4 **صلح حدیبیہ سے کتنا عرصہ بعد، بنوبکر نے بنوخزاعہ پر حملہ کیا۔**
جواب: 18 ماہ بعد

.5 **بنوخزاعہ کی حمایت میں قریش کو کون سی شرائط میں سے ایک شرط قبول کرنے کے لیے کہا گیا؟**
جواب: بنوخزاعہ کے مقتولوں کی دیت یعنی خون بہا ادا کریں۔ یا بنوبکر کی حمایت چھوڑ دیں۔ یا معاہدہ حدیبیہ توڑنے کا اعلان کر دیں۔

.6 **مرالظہران پر لشکر کی قیادت کس طرح تقسیم ہوئی؟**
جواب: خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (میمنہ) حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (میسرہ)
حضرت ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (پیدل لشکر)

.7 **فتح مکہ کے موقع پر مسلمانوں کے لشکر کا علم بردار کون تھا؟**
جواب: حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

.8 **فتح مکہ کے موقع پر قریش کی کون سی اہم شخصیات نے اسلام قبول کیا؟**
جواب: ابوسفیان، ہذیل بن زرقا اور حکیم بن حزام جیسی اہم قریشی شخصیات نے اسلام قبول کیا۔

.9 **فتح مکہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لشکر کو کیا ہدایات دیں؟**
جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص پناہ طلب کرے اسے پناہ دی جائے۔ عورتوں اور بچوں پر تلوار نہ اٹھائی جائے، جو شخص ابوسفیان کے گھر پناہ لے، اس کو بھی کچھ نہ کہا جائے۔ جو ہتھیار ڈال دیں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیں، ان سب کے لیے امان ہے۔

.10 **فتح مکہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر کس طرح کے جذبات غالب تھے؟**
جواب: انتہائی عجز و انکسار کے جذبات غالب تھے۔ اس عجز و انکسار کی وجہ سے آپ کا سر مبارک اونٹنی کی کوہان کو چھو رہا تھا۔

11. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے عام معافی کا اعلان کن لفظوں میں فرمایا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فتح مکہ کے موقع پر ان الفاظ میں قریش کے لیے عام معافی کا اعلان فرمایا کہ میں آج تمھارے ساتھ اس سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ جاؤ! آج تم سب آزاد ہو۔ آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔

12. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے حسن سلوک کا قریش پر کیا اثر ہوا؟

جواب: وہ انتہائی متاثر ہوئے اور گروہ در گروہ آنے لگے اور مسلمان ہونے لگے۔

13. خانہ کعبہ کو کتنے بتوں سے صاف کیا گیا؟

جواب: 360 بتوں سے

14. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بتوں کو کس طرح گراتے تھے؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک لکڑی پکڑی ہوئی تھی جس سے بتوں کو گراتے جاتے تھے۔ اور اس آیت کی تلاوت فرماتے جاتے تھے:

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۝ (سورۃ بنی اسرائیل: 81)

15. ترجمہ لکھیں۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۝

جواب: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

16. بیت اللہ کے اندر جا کر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کتنی رکعت نماز پڑھی؟

جواب: بیت اللہ کے اندر جا کر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

17. اس موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حجر اسود کو بوسہ دیا؟

جواب: جی ہاں اس موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔

18. کعبہ کی چھت پر چڑھ کر کس نے اذان دی؟

جواب: حضرت بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے

19. فتح مکہ کے موقع پر لوگوں نے کتنی تعداد میں اسلام قبول کیا۔

جواب: 10 دن میں دو ہزار لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

20. مکہ مکرمہ کا امیر کون مقرر ہوا؟

جواب: عتاب بن اسید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

(2) غزوۂ حنین

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) وادیِ حنین کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ ہے:

(الف) بیس کلومیٹر (ب) تیس کلومیٹر [✓ (ج) چالیس کلومیٹر] (د) پچاس کلومیٹر

(ii) وادیِ حنین میں آباد تھے:

(الف) بنو نضیر و بنو قینقاع (ب) بنو قریظہ و بنو سلیم (ج) بنو اوس و خزرج (د) بنو ہوازن و بنو ثقیف

(iii) غزوۂ حنین میں بکھرنے والوں کو آواز دے کر اکٹھا کرنے والے تھے:

(الف) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (ب) حضرت عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (د) حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(iv) غزوۂ حنین کے دوران میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کفارِ مکہ پر پھینکی:

(الف) مٹھی بھر خاک (ب) زنجیر (ج) تلوار (د) زرہ

(v) غزوۂ حنین سے ہمیں سبق ملتا ہے:

(الف) تَوَکُّل کا (ب) عفو و درگزر کا (ج) کفایت شعاری کا (د) رواداری کا

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) غزوۂ حنین میں حضرت ابوطلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کتنے کفار کو واصلِ جہنم کیا؟

جواب: 30 کفار کو

(ii) غزوۂ حنین کے موقعے پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کس طرح مسلمانوں کو پکارا؟

جواب: غزوہ حنین کے موقع پر اسلامی لشکر کفار کے اچانک حملے سے منتشر ہو گیا تھا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا کہ مجاہدین کو پکاریں تو انھوں نے بلند آواز سے پکارا۔ بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟

(iii) غزوۂ حنین کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: غزوۂ حنین کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے خود اکیلے ہی میدان میں ڈٹ گئے۔ آپ میدان جنگ میں خچر پر تھے جس کی رکاب حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور لگام حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پکڑ رکھی تھی اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرما رہے تھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنَ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ

ترجمہ:۔ میں نبی ہوں۔ اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(iv) قرآن مجید میں کن دو غزوات کا نام ذکر ہوا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ان دو غزوات کا نام ذکر ہوا ہے: (الف) غزوۂ بدر (ب) غزوۂ حنین

(v) غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو کیا مالِ غنیمت حاصل ہوا؟

جواب: 6 ہزار جنگی قیدی، 24 ہزار اونٹ، 40 ہزار بکریاں، 4 ہزار اوقیہ چاندی۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) غزوۂ حنین میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس طرح شجاعت و استقامت کا مظاہرہ فرمایا؟ وضاحت کریں۔

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بڑے شجاع اور دلیر تھے۔ غزوۂ حنین بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کمال شجاعت اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔ ہوا یوں کہ اس غزوہ میں مسلمانوں کے دشمن پہلے ہی کہیں چھپے ہوئے تھے اور مسلمانوں پر حملہ

کرنے کی منصوبہ بندی کر چکے تھے۔ جوں ہی مسلمان حنین پہنچے تو انھوں نے تیروں کی بارش کر دی جس کی وجہ سے اسلامی لشکر کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ منتشر ہو گئے۔

لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میدان جنگ میں ڈٹے رہے اور میدان جنگ سے نہیں بھاگے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میدان جنگ میں اپنے اور اپنے خچر پر سوار رہے۔ اس خچر کی رکاب کو حضرت ابوسفیان رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے تھام رکھا تھا اور لگام کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے تھام رکھا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خچر سے اترے اور دشمن کی طرف لڑنے کے لیے چل پڑے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دشمن کی لاتعداد فوج اور ان کی تیر اندازی کو خاطر میں ہی نہ لائے بلکہ ایک شجاع کی طرح یہ کہتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنَ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ ترجمہ:۔ میں نبی ہوں۔ اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. وادی حنین کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ ہے:

(A) 20 کلومیٹر [✓ (B) 40 کلومیٹر] (C) 45 کلومیٹر (D) 50 کلومیٹر

2. وادی حنین کی طرف سے چلنے سے پہلے فتح مکہ کے بعد مکہ میں مسلمانوں نے قیام کیا؟

(A) 9 دن [✓ (B) 19 دن] (C) 25 دن (D) 30 دن

3. وادی حنین کی طرف جانے والے مسلمان لشکر کی تعداد تھی۔

[✓ (A) 12 ہزار] (B) 15 ہزار (C) 20 ہزار (D) 25 ہزار

4. وادی حنین کی طرف اسلامی لشکر روانہ ہوا۔

[✓ (A) شوال 8 ہجری] (B) محرم 8 ہجری (C) صفر 8 ہجری (D) ربیع الاول 8 ہجری

5. وادی حنین کے میدان جنگ میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سوار تھے۔

(A) گھوڑے پر [✓ (B) خچر پر] (C) ہاتھی پر (D) اونٹ پر

6. غزوہ حنین میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خچر کی رکاب تھام رکھی تھی۔

(A) حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (B) حضرت زبیر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

[✓ (C) حضرت ابوسفیان رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ] (D) حضرت عباس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

7. غزوہ حنین میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خچر کی لگام تھام رکھی تھی۔

[✓ (A) حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ] (B) حضرت زبیر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(C) حضرت ابوسفیان رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (D) حضرت عباس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

8. حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے مسلمانوں کو پکارا؟

(A) مدینہ والو! کہاں ہو؟ (B) مکہ والو! کہاں ہو؟ [✓ (C) بیعت رضوان والو! کہاں ہو۔] (D) مسلمانوں کہاں ہو۔

9. حضرت ابوطلحہ انصاری نے مشرک قتل کیے۔

(A) 10 (B) 20 (C) 30 (D) 40

10. غزوہ حنین میں قتل ہونے والے کفار کی کل تعداد تھی۔

(A) ایک سو سے زائد (B) دو سو سے زائد (C) تین سو سے زائد (D) چار سو

11. غزوہ حنین میں مسلمان شہید ہوئے۔

(A) 1 (B) 2 (C) 3 (D) 4

12. غزوۂ حنین میں دشمن گرفتار ہوئے؟

(A) تین ہزار (B) چار ہزار (C) پانچ ہزار (D) چھ ہزار

13. غزوہ حنین کے مال غنیمت میں شامل تھے۔

(A) 5 ہزار گھوڑے (B) 15 ہزار گھوڑے (C) 18 ہزار گھوڑے (D) 24 ہزار گھوڑے

14. غزوۂ حنین میں مال غنیمت میں حاصل ہونے والی بکریوں کی تعداد تھی۔

(A) 10 ہزار (B) 20 ہزار (C) 30 ہزار (D) 40 ہزار

15. غزوۂ حنین میں مال غنیمت میں حاصل ہونے والی چاندی کا وزن تھا۔

(A) چار ہزار (B) آٹھ ہزار (C) بارہ ہزار (D) سولہ ہزار

16. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم کرنے سے پہلے انتظار کیا۔

(A) ایک ہفتہ (B) دو ہفتے (C) تین ہفتے (D) چار ہفتے

اضافی مختصر سوالات

1. مکہ مکرمہ میں کتنے روز آرام کے بعد حنین کی طرف اسلامی لشکر روانہ ہوا؟

جواب: 19 دن

2. وادی حنین میں کون سے قبائل آباد تھے؟

جواب: وادی حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف آباد تھے۔

3. بنو ہوازن اور بنو ثقیف کا رویہ اسلام کے بارے میں کیا تھا؟

جواب: یہ قبائل بڑے مغرور تھے۔ مسلمانوں کے خلاف تھے۔ بت پرست تھے۔ مسلمانوں کی طاقت سے حسد کرتے تھے۔

4. فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کے بارے میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کا کیا رویہ تھا؟

جواب: یہ دونوں قبائل طاقتور اور مضبوط قبائل تھے۔ فتح مکہ کے بعد انھوں نے آس پاس کے قبیلوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ یہ سب مل کر مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے والے تھے۔

5. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کب اور کتنا لشکر لے کر حنین کی طرف چلے؟

جواب: شوال کا مہینہ تھا اور 8 ہجری تھا۔ اسلامی لشکر 12000 افراد پر مشتمل تھا۔

6. کثرت تعداد دیکھ کر بعض نئے ہونے والے مسلمانوں کے ذہن میں کیا خیال پیدا ہوا؟

جواب: ان کے ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ آج کوئی طاقت انھیں شکست نہیں دے سکتی۔ اس پر وہ اترانے لگے۔

7. جنگ کا آغاز کیسے ہوا؟

جواب: مسلمان جب میدان جنگ پہنچے تو دشمن پہلے ہی جنگ کی منصوبہ بندی کر کے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اچانک مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور تیروں کی بارش کر دی۔

جس کی وجہ سے شروع میں مسلمانوں کے پاؤں لڑکھڑا گئے۔

.8 آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کلمات کا ترجمہ بتائیں۔

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

جواب: ترجمہ: میں نبی ہوں۔ اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

.9 غزوۂ حنین میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا کون سا معجزہ سامنے آیا؟

جواب: لڑائی کی شدت دیکھ کر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مٹھی بھر خاک اٹھائی اور کفار کی طرف پھینکی۔ وہ مٹھی بھر خاک دشمن کے ہر شخص کی آنکھ میں چلی گئی۔ جس سے دشمن کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

.10 کیا غزوۂ حنین میں فرشتوں کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی؟

جواب: جی ہاں اس غزوہ میں بھی غزوہ بدر کی طرح فرشتوں نے مدد کی تھی۔

.11 کفار کا اس جنگ میں کتنا جانی نقصان ہوا؟

جواب: تین سو سے زائد ہلاک ہوئے۔

.12 اس جنگ میں مسلمانوں کے کتنے لوگ شہید ہوئے؟

جواب: مسلمانوں کے چار افراد شہید ہوئے۔

.13 آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مالِ غنیمت تقسیم کرنے میں انتظار کیوں کیا؟

جواب: غزوہ حنین میں بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ مال مجاہدین میں فوراً تقسیم نہ کیا بلکہ دو ہفتے گزر گئے۔ آپ انتظار فرماتے رہے کہ شاید بنو ہوازن اسلام قبول کر لیں اور یہ مالِ غنیمت ان کو واپس کر دیا جائے۔

.14 کیا بنو ہوازن نے اسلام کیا؟

جواب: نہیں انھوں نے اسلام قبول نہ کیا تو مالِ غنیمت مجاہدین میں تقسیم کر دیا گیا۔

.15 غزوۂ حنین کے بعد وہاں کے لوگ ایمان لائے؟

جواب: جی ہاں کئی قبائل نے اسلام قبول کیا۔

.16 لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ (سورۃ التوبۃ:25)

جواب: یقیناً اللہ تمھاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی۔ جب کہ تمھاری کثرت نے تمھیں ناز میں مبتلا کر دیا تھا تو وہ (کثرت) تمھارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رُخ پھیر لیا۔

(3) عام الوفود

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(ا) عام الوفود سے مراد ہے:

(الف) وفود کا سال (ب) وفود کا دن (ج) وفود کی صدی (د) وفود کا مہینا

(ii) بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بطور خطیب کس شخصیت کو پیش کیا؟

(الف) حضرت ثابت بن قیس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (ب) حضرت حسان بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(ج) حضرت خالد بن ولید رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (د) حضرت زید بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا تھا:

(الف) مسجد نبوی میں (ب) مسجد قبا میں

(ج) حضرت ایوب انصاری رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے گھر (د) سرائے میں

(iv) وفد بنی تمیم کی قیادت کر رہا تھا:

(الف) اقرع بن حابس (ب) مالک بن فہر (ج) عبداللہ بن ابی (د) اشج

(v) وفد عبدالقیس کے سردار اشج میں دو نمایاں خوبیاں تھیں:

(الف) حلم اور وقار (ب) رواداری اور بردباری (ج) صبر و تحمل (د) انکسار و تواضع

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) عام الوفود کا معنٰی اور مفہوم بیان کریں۔

جواب: عام الوفود کا معنی وفدوں والا سال ہے۔ یہ وہ سال ہے جس میں عرب سے بہت سے وفد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ملنے آئے۔ یہ فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد کا سال ہے۔

(ii) وفد عبدالقیس کے سردار کا نام لکھیں۔

جواب: وفد عبدالقیس کے سردار کا نام منذر بن عائذ تھا اور لقب اشج تھا۔

(iii) وفد عبدالقیس کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کون سی دعا فرمائی؟

جواب؛ دعا کے الفاظ یہ تھے: ”اے اللہ! عبدالقیس والوں کی بخشش فرما۔“

(iv) وفد عبدالقیس کے سردار نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے کیا اہتمام کیا؟

جواب: اس سردار نے حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم و وقار کے ساتھ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری دی۔

(v) وفد بنو تمیم کو بارگاہِ رسالت میں حاضری کے کیا آداب سکھائے گئے؟

جواب: بنو تمیم کا وفد مدینہ منورہ پہنچا۔ اس وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قیلولہ یعنی آرام فرما رہے تھے۔ انھوں نے گھر سے باہر آوازیں لگانی شروع کیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بے آرام کیا۔ داخل ہونے کی اجازت طلب نہ کی تو ان کو آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس طرح نہ پکارا کرو جس طرح ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) وفد بنی نجران کے بارگاہِ رسالت میں حاضری کا احوال بیان کریں۔

جواب: عام الوفود کو جہاں دوسرے وفود آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات کرنے آئے تھے۔ مثلاً وفد بنو تمیم اور وفد عبدالقیس۔ اسی طرح ایک وفد نجران کے علاقے سے بھی آیا تھا جس کو وفد نجران کہا جاتا ہے۔ نجران کے عرب عیسائی مذہب رکھتے تھے۔ یہ وفد 60 افراد پر مشتمل تھا۔ اس میں اس علاقے کے سردار، مدبر اور بڑے لوگ شامل تھے۔ مسیحی علماء بھی اس وفد میں شامل تھے۔

وفد نجران کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بڑی عزت دی۔ ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور وہیں ان کو ان کے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی دی۔

یہ وفد دراصل اس غرض سے آیا تھا کہ ان سے مذہبی بحث کی جائے۔ چنانچہ مناظرہ میں اس وفد کے علماء نے عیسائی مذہب کے عقائد پیش کیے اور اس کے دلائل دیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو ہر دلیل کا رد کیا اور صحیح صورت حال ان کے سامنے رکھی۔ جب وہ نہ مانے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔ مباہلہ کا مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے۔ ہر فریق اللہ تعالیٰ سے اپنے اوپر عذاب کی دعا کرتا ہے اگر وہ جھوٹا ہو۔

مباہلہ کے حکم کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لے کر نجران کے وفد کے سامنے آ گئے۔ جب ان کے پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو مباہلہ سے بھاگ گئے۔ وار جزیہ دینا قبول کیا۔ پادریوں نے اپنے وفد والوں سے کہا کہ اگر تم ان سے مباہلہ کرو گے تو تمھارا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے گا۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. عام کا معنی ہے:

(A) سال (B) مہینہ (C) رات (D) دن

2. عام الوفود کب آیا۔

(A) غزوہ احزاب کے بعد (B) غزوہ خیبر کے بعد (C) غزوہ موتہ کے بعد (D) فتح مکہ / غزوہ حنین کے بعد

3. بنو تمیم کا وفد کب آیا۔

(A) 6 ہجری (B) 7 ہجری (C) 8 ہجری (D) 9 ہجری

4. بنو تمیم کا سردار تھا۔

(A) اقرع بن حابس (B) منذر بن عائذ (C) ثاقب تمیمی (D) اشج

5. کس سورت میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضری کے آداب سکھائے گئے۔

(A) سورۃ الفاتحہ (B) سورۃ النساء (C) سورۃ البقرہ (D) سورۃ الحجرات

6. وفد بنو تمیم کے سامنے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس کو اپنا شاعر بنا کر پیش کیا۔

(A) کعب بن زہیر (B) حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (C) زہیر بن ابی سلمی (D) نابغہ ذبیانی

7. اقرع بن حابس کس وفد کے سردار تھے۔

(A) وفد بنو تمیم (B) وفد نجران (C) وفد عبد القیس (D) وفد بنو ہوازن

8. وفد بنو تمیم کی حاضری کا مقصد کیا تھا۔

(A) مال غنیمت کی واپسی (B) قیدیوں کی آزادی (C) ایمان لانا (D) تعلیم و تربیت

.9 وفد نجران مشتمل تھا۔

(A) چالیس افراد پر (B) پچاس افراد پر (C) ساٹھ افراد پر (D) نوے افراد پر

.10 وفد نجران میں سرداروں کی تعداد کتنی تھی۔

(A) 10 (B) 12 (C) 14 (D) 16

.11 مباہلہ کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ آئے۔

(A) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم (B) حضرت فاطمہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

(C) حضرت امام حسن رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ و حضرت امام حسین رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (D) چاروں

.12 وفد عبدالقیس میں کتنے آدمی تھے۔

(A) دس (B) پندرہ (C) بیس (D) تیس

.13 وفد عبدالقیس کا سردار تھا۔

(A) منذر بن عائذ (B) اقرع (C) اقرع بن حابس (D) اسلم تیمی

.14 حرمت والے مہینے ہیں۔

(A) ذوالقعدہ (B) ذوالحجہ (C) محرم، رجب (D) A،B،C

.15 عبدالقیس کا وفد کتنے دن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس ٹھہرا رہا۔

(A) 10دن (B) 15دن (C) 20دن (D) 30دن

اُسوۂ رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اور ہماری زندگی

(1) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بچپن اور جوانی

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تاریخ پیدائش ہے:

(الف) 18اپریل 571ء (ب) 22اپریل 571ء (ج) 24اپریل 571ء (د) 26اپریل 571ء

(ii) دادا جان حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھی:

(الف) چھے سال (ب) آٹھ سال (ج) دس سال (د) بارہ سال

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بچپن میں عرب میں قحط پڑا تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا کیا؟

(الف) امداد کے طور پر غلہ دیا (ب) اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں دعا کی

(ج) دعا کے دوران میں آسمان کی طرف انگلی اٹھائی (د) زم زم کے کنویں پر گئے

(iv) **جس معاہدے کو حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب قرار دیا:**

(الف) میثاق مدینہ (ب) صلح حدیبیہ (ج) حلف الفضول (د) مؤاخات مدینہ

(v) **حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن کا اسم گرامی ہے:**

(الف) حضرت شیما رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا (ب) حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

(ج) حضرت ثوبیہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا (د) حضرت اُمِّ ایمن رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟**

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش مکہ مکرمہ میں 12 ربیع الاوّل بروز پیر بمطابق 22 اپریل 571ء میں ہوئی۔

(ii) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی ماں ہیں۔ ان کا یہ شرف بہت بڑا ہے۔ بنو سعد قبیلے سے آپ کا تعلق تھا۔ چار سال تک انھوں نے اپنے گاؤں میں لے جا کر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنا دودھ پلایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے رضاعی بہن بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانے جایا کرتے تھے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اپنے بچوں سے بھی زیادہ خیال رکھتی تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی ان سے بہت پیار کرتے تھے اور آپ کا احترام کرتے تھے۔

(iii) **حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کون سا دوسرا رشتہ تھا؟**

جواب: حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا اور رضاعی بھائی تھے۔

(iv) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک تحریر کریں۔**

جواب: نبی پاک خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سگے بہن بھائی تو نہ تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے رضاعی بہن بھائی تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان سے بڑا اچھا سلوک کرتے تھے۔ اُن کے ساتھ کھیلتے تھے۔ اُن کے ساتھ مل کر بکریاں چراتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن شیما جو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے بہت پیار کرتی تھیں۔

غزوۂ حنین میں حضرت شیما بھی قیدیوں میں شریک تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کا بہت احترام کیا۔ چادر بچھائی اور بٹھایا اور کہا، بہن مانگو تمھیں دیا جائے گا۔ قیدیوں کی سفارش کرو انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ انھوں نے سفارش کی ان کی سفارش پر تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا گیا۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کی روشنی میں دوسروں کی راحت رسانی اور خدمت خلق پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس دنیا میں رحمت بن کر تشریف لائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ راحت رسانی اور خدمت خلق آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امتیازی صفت تھی۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بچپن ہی سے خدمت خلق اور خلق کے لیے راحت رسانی کرتے تھے۔ الملل والنحل 37 صفحہ 249 پر ایک واقعہ درج ہے جو اس دعوے کی دلیل ہے:

''ایک دفعہ عرب میں سخت قحط پڑ گیا تو سرداران عرب، کعبہ کے متولی حضرت ابو طالب کے پاس آئے انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ساتھ لیا۔ حرم میں دیوار کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور دعا مانگنے میں مشغول ہو گئے۔ دعا کے دوران حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلی مبارک کو آسمان کی طرف اٹھا دیا۔ ایک دم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہوئیں اور فوراً ہی اس زور کی بارش برسی کہ زمین سیراب ہو گئی۔ جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا۔ چٹیل میدانوں کی زمینیں سرسبز و شاداب ہو گئیں اور قحط ختم ہو گیا۔

حلف الفضول نامی معاہدے میں بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شرکت راحت رسانی اور خدمت خلق کی عظیم مثال ہے کیونکہ اس معاہدے میں طے ہوا تھا۔

(i) ملک سے بدامنی دور کریں گے۔
(ii) مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت کریں گے اور ان کی مدد کریں گے۔
(iii) کسی غاصب یا ظالم کو مکہ میں رہنے نہیں دیں گے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. حضرت سیدہ آمنہ کی وفات کے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھی:

(A) چار سال [✓ (B) چھے سال] (C) آٹھ سال (D) دس سال

2. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رضاعت کے لیے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ٹھہرے۔

[✓ (A) چار سال] (B) چھے سال (C) آٹھ سال (D) دس سال

3. حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق تھا۔

[✓ (A) بنو سعد] (B) بنو ذبیان (C) بنو تمیم (D) بنو نجار

4. حلف الفضول معاہدہ میں طے کیا گیا۔

(A) ملک سے بدامنی کو دور کریں گے (B) مسافروں، مظلوموں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے
(C) کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں رہنے نہیں دیں گے [✓ (D) تینوں]

5. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن کا نام تھا۔

[✓ (A) حضرت شیما] (B) حضرت خالدہ (C) حضرت ام ایمن (D) حضرت ثوبیہ

6. سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے تھے:

(A) ماموں [✓ (B) چچا] (C) چچازاد (D) خالو

.7 تجارت میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک رہے۔

(A) حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) عمرو بن ہشام (C) ابوسفیان (D) قیس بن سائب مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

.8 حجراسود ہے۔

(A) مدینہ منورہ میں (B) مکہ مکرمہ میں (C) بیت المقدس میں (D) جدہ میں

.9 "میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔" یہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کہا۔

(A) غزوہ خیبر میں (B) فتح مکہ میں (C) غزوہ حنین میں (D) غزوہ تبوک میں

.10 حضرت عبدالمطلب کا جب انتقال ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھی۔

(A) چھے سال (B) آٹھ سال (C) دس سال (D) بارہ سال

اضافی مختصر سوالات

.1 **حضرت عبداللہ کا انتقال کب ہوا؟**

جواب: حضرت عبداللہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے والد تھے۔ ان کا انتقال آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش سے دو ماہ پہلے ہو گیا تھا۔

.2 **آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی والدہ محترمہ کا کیا نام تھا۔**

جواب: سیدہ آمنہ

.3 **دادا کی وفات کے بعد کس شفیق چچا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کی؟**

جواب: حضرت ابوطالب

.4 **بچوں کی پرورش کے بارے میں اہل عرب کا کیا رواج تھا؟**

جواب: اہل عرب جو شہروں میں رہتے تھے۔ وہ اپنے بچوں کی رضاعت دیہاتوں میں کراتے تھے تاکہ بچے کی صحت اچھی رہے۔

.5 **آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو دیہات میں اپنے ساتھ کون لے گیا؟**

جواب: یہ سعادت حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاصل ہوئی۔ بنو سعد قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں۔

.6 **حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس چار سال کا عرصہ کیسے گزارا؟**

جواب: حضرت حلیمہ سعدیہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بہت خیال رکھا۔ اپنے بچوں سے بڑھ کر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پیار کیا۔

.7 **حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایام طفولیت میں کیا دیکھا؟**

جواب: وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گہوارے کے اندر چاند سے کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے چاند اس طرف جھک جایا کرتا تھا۔

.8 **آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا پہلا کلام کیا تھا؟**

جواب: یہ کلام اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پر مبنی تھا۔

9. **حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے والدہ محترمہ کے گھر میں آئے تو کون خدمت کرتا تھا؟**

جواب: اس زمانے میں حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کیا کرتی تھیں۔

10. **مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس معاہدے میں شرکت کی؟**

جواب: حلف الفضول میں

11. **ایک دفعہ ایک عورت نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مدد کے لیے پکارا تو آپ نے کیا کیا؟**

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی مدد فرمائی۔

12. **کیا اس دور میں طہارت خانوں کا رواج تھا؟**

جواب: نہیں عرب میں اس دور میں باقاعدہ طہارت خانوں کا رواج نہیں تھا۔

13. **آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عفت وحیا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عفت وحیا کا پیکر تھے۔ یوں سمجھیے کہ پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ پردہ دار تھے۔ قضائے حاجت کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آبادی سے دور دراز نکل جاتے۔

14. **آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بہن حضرت شیما آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کس طرح محبت کرتی تھیں؟**

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن بچپن میں گود میں لے کر کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں آپ کو لوریاں دیا کرتی تھیں۔

15. **غزوۂ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں تھیں تعارف کروایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی کس طرح قدردانی کی؟**

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کہا کہ جو مانگو گی دوں گا۔ قیدیوں کی سفارش کرو گی تو آزاد کر دوں گا۔ ان کی سفارش پر تمام قیدی چھوڑ دیے گئے۔

16. **حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کب ہوئی؟**

جواب: غزوہ احد میں

17. **کس کی شہادت پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت غمگین ہوئے اور بعدازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔**

جواب: حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

18. **اعلانِ نبوت سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کون دوست تھے؟**

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوستوں میں سرفہرست تھے۔

19. **آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا حسنِ معاملہ بتائیں؟**

جواب: جب قریش مکہ حجر اسود کی تنصیب پر ایک دوسرے سے دست وگریباں ہو رہے تھے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حکمت ودانائی کی اور حسن معاملہ کام آیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سب کو فتنہ وفساد سے بچالیا۔ وہ اس طرح کہ حجر اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا۔ جب تمام افراد نے چادر پکڑ لی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجر اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب فرمایا۔

.20 حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا تھے اس کے علاوہ کیا رشتہ تھا؟

جواب: رضاعی بھائی بھی تھے۔

(2) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ذوقِ عبادت

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا۔

(الف) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو (ب) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو
(ج) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو (د) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو

(ii) جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں عبادت کے دوران میں ورم آ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

(الف) کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں (ب) کیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں
(ج) کیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کروں (د) کیا میں عبادت کا حق ادا نہ کروں

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نماز کو قرار دیا:

(الف) آنکھوں کی ٹھنڈک (ب) آنکھوں کی روشنی (ج) آنکھوں کی چمک (د) دل کی روشنی

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا تشریف لے جاتے تھے:

(الف) فرشتے سے ملاقات کے لیے (ب) تبلیغ کے لیے (ج) فضیلت کے لیے (د) یکسوئی کے لیے

(v) حدیث مبارک کے مطابق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رات کس حصے میں سوتے تھے؟

(الف) ابتدائی حصے میں (ب) آدھی رات کو (ج) آخری حصے میں (د) فجر کے بعد

-2 مختصر جواب دیں:

(i) اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عبادت گزاری کا کیا عالم تھا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی بے حد عبادت کرتے تھے۔ غارِ حرا میں وہ عبادت کرنے جاتے تھے تاکہ یکسوئی حاصل ہو۔

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عبادت کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ ہر وقت عبادت میں مصروف و مشغول رہتے تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت کا بڑا شوق تھا۔ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے۔ نماز میں کثرتِ قیام کی وجہ سے پاؤں مبارک میں ورم آ جاتے۔ عرض کیا گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں حالانکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔“

(iii) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟

جواب: اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کا معمول یہ بتایا ہے۔ رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے۔ پھر اُٹھ کر قیام کرتے اور سحری کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان سنتے تو تیزی سے اُٹھ پڑتے۔

(iv) عبادات میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: عبادات میں اعتدال اور میانہ روی کا مطلب ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو کیا نصیحت کی؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بہت عبادت کرتے تھے۔ رات بھر عبادت کرتے۔ دن میں روزے رکھتے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کو نصیحت فرمائی: عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذوق عبادت اور خشوع و خضوع پر روشنی ڈالیں؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ذوق عبادت اعلیٰ درجے کا تھا۔ عبادت نہایت خشوع و خضوع سے کیا کرتے تھے۔ اعلانِ نبوت سے پہلے غارِ حرا میں چلے جاتے اور یکسوئی سے عبادت کرتے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہتے۔ نمازیں بڑے اہتمام سے ادا کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت کا بڑا شوق تھا۔ دوسروں سے بھی قرآن مجید کی تلاوت بڑے شوق سے سنتے۔ فرض روزے رکھتے۔ نفل روزے بھی رکھتے۔ اتنی عبادت کرتے کہ لمبے قیام کی وجہ سے پاؤں مبارک سُوج جاتے۔ نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیتے تھے۔

رات کو عبادت کا معمول اس طرح تھا:

رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے۔ سحری کے قریب وتر پڑھتے تھے۔ پھر بستر پر تشریف لاتے۔ فجر کی اذان پر پھر اُٹھ جاتے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں خوب عبادت کرتے اور گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے۔

(ii) دین اسلام نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال کے بارے میں کیا احکام دیے ہیں؟

جواب: میانہ روی اور اعتدال کا مطلب ہے نہ زیادہ نہ کم بلکہ درمیان میں چلنا۔ اسلام نے ایک اصول دیا ہے کہ یہ خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا۔ معاملات میں بہترین معاملات وہ ہیں جن میں میانہ روی ہو۔

یہاں تک کہ اسلام نے عبادات میں بھی میانہ روی کا حکم دیا ہے یعنی ایسا نہ ہو کہ عبادات میں اتنی مشغولیت ہو جائے کہ حقوق العباد بھی فراموش کر دیے جائیں۔ میانہ روی کا یہ مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کی جائے اور اسکے بندوں کے حقوق بھی ادا کیے جائیں اور اپنی صحت کا بھی خیال رکھا جائے یعنی آرام وغیرہ کیا جائے۔ نیند بھی لی جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما عبادت میں اعتدال اور میانہ کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ان کی عبادات کا یہ حال معلوم ہوا تو ان کو نصیحت کی۔ وہ نصیحت عبادت میں اعتدال اور میانہ روی کا پیمانہ ہونا چاہیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو

انھوں نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی۔ روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی۔ کیونکہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمھاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے، بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. اعلانِ نبوت سے پہلے عبادت کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تشریف لے جاتے تھے۔

[✓ (A) غارِ حرا] (B) غارِ ثور (C) جبلِ احد (D) صفا مروہ

2. غارِ حرا میں پہلی وحی لے کر آئے۔

(A) حضرت اسرائیل علیہ السلام [✓ (B) حضرت جبرائیل علیہ السلام]

(C) حضرت عزرائیل علیہ السلام (D) حضرت میکائیل علیہ السلام

3. اعتدال سے عبادت کرنے کی وصیت فرمائی:

[✓ (A) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو] (B) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(C) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (D) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

4. حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ زیادہ عبادت کرتے تھے رمضان کے:

(A) پہلے عشرے میں (B) دوسرے عشرے میں (C) پہلے دوسرے عشرے میں [✓ (D) آخری عشرے میں]

5. کثرتِ عبادت سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے:

(A) سر میں درد ہوتا تھا [✓ (B) پاؤں میں ورم آجاتا تھا] (C) کمر دُکھنے لگتی تھی (D) ہاتھ سوج جاتے تھے

6. تمام عبادات میں اشرف عبادت ہے:

[✓ (A) نماز] (B) روزہ (C) حج (D) زکوٰۃ

7. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آنکھوں کی ٹھنڈک کہا:

[✓ (A) نماز کو] (B) روزے کو (C) حج کو (D) زکوٰۃ کو

8. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کے معمول کے بارے میں روایت کی:

(A) اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے [✓ (B) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے]

(C) اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (D) اُم المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

9. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آخری عشرے میں گھر والوں کو عبادت کے لیے اٹھاتے۔

(A) شعبان [✓ (B) رمضان] (C) شوال (D) ذی قعد

10. غار حرا میں نازل ہوئی:

(A) پہلی وحی (B) دوسری وحی (C) تیسری وحی (D) چوتھی وحی

اضافی مختصر سوالات

1. کیا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی عبادت کیا کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں اعلان نبوت سے پہلے بھی عبادت کیا کرتے تھے۔

2. اعلان نبوت سے پہلے کہاں جا کر عبادت کرتے تھے؟

جواب: غار حرا میں عبادت کیا کرتے تھے۔

3. غار حرا میں عبادت کیوں کیا کرتے تھے؟

جواب: وہاں خاموشی اور یکسوئی کی وجہ سے عبادت کیا کرتے تھے۔

4. پہلی وحی کہاں نازل ہوئی؟

جواب: پہلی وحی غار حرا میں نازل ہوئی۔

5. پہلی وحی لے کر کون آیا؟

جواب: اللہ کا معزز فرشتہ حضرت جبرائیل علیہ السلام

6. کیا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں قرآن مجید کی تلاوت سے خاص شغف تھا۔

7. کیا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نفلی روزے رکھتے تھے؟

جواب: فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔

8. کثرت عبادت کی وجہ سے کیا ہوتا تھا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا تھا۔

9. اشرف و افضل عبادت کون سی ہے؟

جواب: نماز تمام عبادات میں اشرف و افضل عبادت ہے۔

10. آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کس عبادت کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کہا؟

جواب: نماز کو

11. رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عبادت کا کیا حال ہوتا؟

جواب: رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں خود بھی عبادت کے لیے کمر بستہ ہو جاتے اور گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

12. دین اسلام میں عبادت میں میانہ روی کا کیا مطلب ہے؟

جواب: عبادت میں میانہ روی یہ ہے کہ عبادت بھی کی جائے اور آرام بھی کیا جائے اور بیوی بچوں کے لیے بھی وقت نکالا جائے۔ حقوق العباد بھی ادا کیے جائیں۔

13. عبادت میں اعتدال کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کس کو وصیت کی؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت کی۔

.14 کیا ہمارے جسم کا بھی ہم پر حق ہے؟

جواب: جی ہاں ہمارے جسم کا بھی ہم پر حق ہے۔

.15 کیا ہماری آنکھوں کا بھی ہم پر حق ہے؟

جواب۔ جی ہاں ہماری آنکھوں کا بھی ہم پر حق ہے۔

(3) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت وایثار

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سخاوت سے مراد ہے:

(الف) کھلے دل سے خرچ کرنا (ب) فضول خرچی کرنا (ج) منع کرنا (د) روک لینا

(ii) علمی سخاوت سے مراد ہے:

(الف) کسی کو علمی بات سمجھانا (ب) کسی پر مال خرچ کرنا (ج) کسی کو وقت دینا (د) تیمارداری کرنا

(iii) یتیموں کی پرورش کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے کام انجام دینا کہلاتا ہے:

(الف) صبر و تحمل (ب) سخاوت وایثار (ج) عفو و درگزر (د) رواداری

(iv) انصاری میزبان نے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

(الف) خود بھوکے رہے اور اس کو کھلایا (ب) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا

(ج) اسے مال و دولت عطا کیا (د) اسے کھجوریں عطا کیں

(v) غزوہ تبوک کے موقعے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں پیش کیا:

(الف) گھر کا سارا مال (ب) 1100 اونٹ (ج) گھر کا آدھا مال (د) 1000 دینار

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) سخاوت وایثار سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اللہ کے بندوں پر مال و دولت خرچ کرنا سخاوت ہے۔ ایثار کا معنی یہ ہے کہ اس چیز کی خود کو ضرورت ہے لیکن پھر بھی سخاوت کرے۔

(ii) سخاوت کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بیان کریں۔

جواب: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (سورۃ الحشر آیت: 9)

(iii) انصاری صحابی کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مہمان کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: انصاری صحابی حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مہمان کو اپنے گھر لے آئے لیکن کھانے کے لیے بہت کم کھانا تھا صرف بچوں کے لیے تھا۔ انھوں نے بیوی سے کہا بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دو اور جب مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھا رہے ہیں۔ اُس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھالیا۔ جب صبح ہوئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھاری رات مہمان کی ضیافت سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوا ہے۔

(iv) سخاوت کی مالی، بدنی اور علمی صورتوں کی وضاحت کریں۔

جواب: **سخاوت کی مالی صورت:۔**

کسی ضرورت مند کو مال پیسہ دے کر مدد کرنا، مالی سخاوت ہے۔

سخاوت کی بدنی صورت:۔

کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کو اٹھانے بٹھانے میں مدد کرنا، ان کی بیمار پُرسی کرنا سخاوت کی بدنی صورت ہے۔

سخاوت کی علمی صورت:۔

علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں، یہ سخاوت کی علمی صورت ہے۔

(v) غزوہ تبوک کے موقعے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامان جہاد سے لدے سینکڑوں اونٹ اور اشرفیاں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیں۔

سوال نمبر 3: سیرت طیبہ سے سخاوت مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: سخاوت کا مطلب ہوتا ہے دوسروں کی مالی مدد کرنا، اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مطلوب ہوتی ہے۔ سیرت طیبہ میں اس کے کئی نمونے ملتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کوئی بھی سوال کرتا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس کو نوازتے۔ ایک دفعہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بکریوں کا ایک بڑا ریوڑ سوال کرنے والے کو عطا کر دیا۔ وہ سائل ایک بڑا ریوڑ لے کر اپنی قوم کی طرف آیا۔

اگر کسی نے سوال کیا کہ میں بھوکا ہوں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فوراً اس کے کھانے کا انتظام کرتے۔ اگر کچھ گھر میں نہ ہوتا تو کسی صحابی سے کہتے کہ اس مہمان کو لے جاؤ اور کھلاؤ۔ غرض مایوس نہیں کرتے تھے۔

سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ادھار لے کر بھی ضرورت مند کی ضرورت پوری کر دیتے تھے۔ شمائل ترمذی: 338 میں مذکور ہے کہ ایک سائل سے فرمایا: اس وقت میرے پاس کوئی شے نہیں۔ ہاں تم میری ضمانت پر اپنی مطلوبہ اشیاء خرید لو جب ہمارے پاس کچھ آجائے گا تو ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. غزوۂ تبوک ہوا۔

(A) 7 ہجری (B) 8 ہجری [✓ (C) 9 ہجری] (D) 10 ہجری

2. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ تبوک میں مال دیا:

(A) اپنا آدھا مال (B) اپنا ایک تہائی مال (C) پنا ایک چوتھائی مال [✓ (D) اپنا سارا مال]

3. جس شخص کی میزبانی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوا وہ تھا۔

[✓ (A) انصاری] (B) مہاجر (C) مصری (D) شامی

4. جس شخص کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے بکریاں عطا کیں اس نے قبیلے سے جا کر کہا:

(A) تم بھی بکریاں لے آؤ (B) بکریاں اچھی ہیں [✓ (C) اسلام لے آؤ] (D) اچھے انسان ہو

5. علمی سخاوت کی جاتی ہے:

(A) مال سے (B) سونے چاندی سے [✓ (C) معلومات دینے سے] (D) راستہ پار کروانے سے

اضافی مختصر سوالات

1. سخاوت کے مختلف طریقے تحریر کریں۔

جواب: غرباء کو کھانا کھلانا، یتیموں مسکینوں کی پرورش کرنا، بیوگان کی مالی مدد کرنا، عوامی بہبود کے کام کرنا۔

2. درج ذیل آیت کا ترجمہ لکھیں۔ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ (سورۃ الحشر آیت:9)

جواب: ترجمہ: اور وہ اپنے آپ پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں شدید حاجت ہو۔

3. سخی اور کنجوس میں کیا فرق بتایا گیا؟

جواب: سخی اللہ تعالیٰ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے۔ کنجوس اللہ تعالیٰ سے دور ہے اور لوگوں سے بھی دور ہے۔

4. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ضرورت مندوں کو کثیر مال سے نوازتے تھے۔ مثال دیں۔

جواب: ایک ضرورت مند کو صدقے کے مال سے اتنی بکریاں دینے کا حکم دیا کہ دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں۔

5. انصاری نے کس طرح مہمان نوازی کی؟

جواب: گھر میں تھوڑا سا کھانا تھا۔ رات کا وقت تھا۔ بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دیا گیا اور خود چراغ بجھا کر کھانے کا انداز اختیار کیے رکھا لیکن مہمان کو کھانا کھلایا۔

6. سائل کو دینے کے لیے کچھ نہ ہوتا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کیا کرتے؟

جواب: ادھار لے کر اس کی حاجت پوری کر دیتے۔

.7 غزوۂ تبوک میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم لشکر کی تیاری میں حصہ لینے والوں کو کیا خوش خبری سنائی ؟

جواب: جنت کی خوش خبری

.8 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنا مال لائے؟

جواب: گھر کا سارا اثاثہ لے آئے۔

.9 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ تبوک میں لشکر کی تیاری کے لیے کیا لائے؟

جواب: گھر کا آدھا سامان

.10 حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ تبوک میں لشکر کی تیاری کے لیے کیا لائے؟

جواب: سینکڑوں اونٹ اور اشرفیاں

.11 اہل بیت اطہار کی سخاوت کیسی تھی؟

جواب: اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سخاوت اور ایثار میں قربانی کا اعلیٰ نمونہ تھے۔

.12 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قربانی وایثار کا کوئی واقعہ تحریر کریں؟

جواب: ایک بار حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے۔ افطار کے وقت سائل نے دروازے پر دستک دی اور کہا کہ وہ بھوکا ہے۔ تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کیا۔

.13 سخاوت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سخاوت کا معنی کھلے دل سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔

freeilm

باب چہارم

اخلاق و آداب

(1) شکر و قناعت

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) **شکر کا لغوی معنٰی ہے:**

(الف) احسان ماننا (ب) خرچ کرنا (ج) تلاش کرنا (د) طلب کرنا

(ii) **قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو جو رزق ملے:**

(الف) اس پر راضی رہے (ب) اس کو کم سمجھے (ج) اس میں کثرت سے خرچ کرے (د) اس میں کنجوسی کرے

(iii) **اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہنا چاہیے:**

(الف) اَللّٰہُ اَکْبَرُ (ب) سُبْحَانَ اللّٰہِ (ج) لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (د) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

(iv) **کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے کا اجر برابر ہے:**

(الف) روزے دار کے (ب) مجاہد کے (ج) مسافر کے (د) سخی کے

(v) **بھلائی کرنے والے شخص کو جواب میں کہنا چاہیے:**

(الف) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (ب) جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا (ج) یَرْحَمُکَ اللّٰہ (د) اَللّٰہُ اَکْبَرُ

.2 **مختصر جواب دیں:**

(i) **شکر و قناعت کا معنٰی و مفہوم لکھیں۔**

جواب: شکر احسان ماننے کو کہتے ہیں اور قناعت قسمت پر راضی رہنے کو کہتے ہیں۔ قناعت کا مفہوم ہے کہ اللہ کے دیے ہوئے رزق پر راضی رہنا۔

(ii) **شکر و قناعت اختیار نہ کرنے کے نقصانات لکھیں۔**

جواب: شکر و قناعت اختیار نہ کرنے والا شخص ہمہ وقت حصول دولت کے لیے کوشش کرتا ہے۔ اس طرح اس کے دل کا اطمینان چھن جاتا ہے اور اس کی صحت بھی آہستہ آہستہ خراب ہونے لگتی ہے۔ اس کا راحت و سکون ختم ہو جاتا ہے۔

(iii) **حدیث مبارک کے مطابق نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟**

جواب۔ حدیث مبارک کے مطابق کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا اجر و ثواب میں روزہ دار کے برابر ہے۔

(iv) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شکر گزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔**

جواب: آپ خاتم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ فوراً الحمد للہ کہتے اور خدا کا شکر ادا کرتے۔

(v) **لوگوں کا شکر ادا کرنے کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک لکھیں۔**

جواب: حدیث مبارک:۔ ''جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔''

3. تفصیلی جواب دیں:

(I) قرآن وسنت کی روشنی میں شکر وقناعت کی اہمیت اور معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب:

(1) اللہ تعالیٰ شکر ادا کرنے والے کو اور بھی نوازتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (سورۃ ابراہیم:7) ترجمہ۔ (اے لوگو!) اگر تم شکر کرو گے تو میں اور بھی تمھیں نوازوں گا۔

(2) شکر وقناعت اختیار کرنے والا ایک کامیاب زندگی گزارتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

’’وہ انسان کامیاب رہا جو مسلمان ہو گیا اور اُسے گزر بسر کے مطابق روزی ملی اور اللہ نے جو کچھ اُسے دیا اُس پر قناعت کی توفیق بخشی (صحیح مسلم:1054)

(3) روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے: ارشاد نبوی ہے۔

’’کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا اجر وثواب میں صبر کرنے والا روزہ دار کے برابر ہے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا اجر وثواب میں برابر ہے۔

(A) جہاد کرنے والے کے [✓ (B) روزہ دار کے] (C) غازی کے (D) عالم کے

2. اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں:

[✓ (A) الحمدللہ کہہ کر] (B) جزاک اللہ کہہ کر (C) ان شاءاللہ کہہ کر (D) ماشاءاللہ کہہ کر

3. انسان کی نیکی اور بھلائی کے جواب میں کہنا چاہیے:

(A) الحمدللہ [✓ (B) جزاک اللہ] (C) ان شاءاللہ (D) ماشاءاللہ

اضافی مختصر سوالات

1. ترجمہ لکھیں۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (سورۃ ابراہیم:7)

جواب: ترجمہ:۔ (اے لوگو!) اگر تم شکر کرو گے تو میں اور بھی تمھیں نوازوں گا۔

2. شکر اور قناعت کس طرح کے دو اوصاف ہیں؟

جواب: یہ دو اوصاف ہیں کہ اگر یہ انسان کی شخصیت میں ہوں تو وہ اپنے پروردگار کے قریب ہو سکتا ہے اور خوشی سے زندگی گزار سکتا ہے۔

3. اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو وہ کس کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتا ہے؟

جواب: وہ دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

4. دلی اطمینان کون چھین لیتا ہے؟

جواب: دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہنا۔

.5 قناعت اختیار نہ کرنے کا نقصان کیا ہوتا ہے؟

جواب: قناعت نہ کرنے والا دولت کی ہوس میں مارا مارا پھرتا ہے۔ اس کی صحت خراب ہونے لگتی ہے۔

.6 عملی زندگی میں شکرگزار بننے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ہمیشہ اپنے سے کمتر لوگوں کو دیکھیں تو آدمی عملی زندگی میں شکرگزار بن جاتا ہے۔

.7 محسن کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اس بارے میں حدیث نبوی تحریر کریں۔

جواب: حدیث نبوی:۔ جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔

.8 نیکی اور بھلائی کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟

جواب: جَزَاكَ اللّٰه کہنا چاہیے۔

.9 جَزَاكَ اللّٰه خَيْرًا کا کیا معنی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اچھا بدلہ دے۔

.10 جس نے محسن کو جَزَاكَ اللّٰه خَيْرًا کہا اس نے کیا کر دیا؟

جواب: اس نے محسن کی پوری پوری تعریف کر دی۔

(2) امانت و دیانت

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) امانت و دیانت کا تعلق ہے:

(الف) مالی معاملات سے (ب) ملازمت سے (ج) تجارت سے [✓ (د) زندگی کے ہر شعبے سے]

(ii) ہجرت مدینہ کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس امانتیں موجود تھیں:

[✓ (الف) کفار مکہ کی] (ب) اہل مدینہ کی (ج) یہود کی (د) اہل طائف کی

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے کفار مکہ کو امانتیں واپس لوٹائیں:

[✓ (الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے] (ب) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(iv) کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے:

[✓ (الف) امانت داری] (ب) صلہ رحمی (ج) کفایت شعاری (د) عفو و درگزر

(v) حدیث مبارک کے مطابق مجلس میں کی گئی بات ہے:

[✓ (الف) امانت] (ب) فیصلہ کن بات (ج) آخری بات (د) نہ بھولنے والی بات

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) امانت داری سے کیا مراد ہے؟

جواب امانت داری کا مطلب ہے کسی بھی کام کو، اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا۔ امانت داری کا تعلق صرف مال سے نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔

(ii) قرآن مجید کی آیت کریمہ کی روشنی میں امانت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: آیت قرآنی:۔اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا۔ (سورۃ النساء:58)

ترجمہ:۔بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔

امانت کو ادا کرنا اتنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں واضح حکم فرمایا ہے۔

(iii) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرقل کے دربار میں کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہرقل کے دربار میں سوال کیا گیا۔ یہ وہ دن تھے جب ابھی تک حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ سوال یہ تھا کہ مکہ مکرمہ میں جو شخص نبوت کے دعویدار ہیں وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں تو ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

(iv) بددیانتی اور دھوکا دہی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: بددیانتی اور دھوکہ دہی کے بڑے نقصانات ہیں۔ معاشرہ پرسکون نہیں رہتا۔ انسان اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے گر جاتا ہے اور جنت سے محروم ہو جاتا ہے۔

(v) امانتوں کی ادائی کے سلسلہ میں افراد معاشرہ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

جواب: افراد معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ امانت و دیانت کو اپنائیں۔ ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دیں کیونکہ اس سے معاشرے میں منفی رجحانات پیدا ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 3: (i) قرآن سُنّت کی روشنی میں، امانت کی اہمیت اور اقسام بیان کریں۔

جواب: امانت کی اہمیت:۔

امانت کی یہ اہمیت ہے کہ اس کو اختیار کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا۔ (سورۃ النساء:58)

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔

اسی طرح حدیث نبوی میں بھی امانت داری کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

لَاۤاِيْمَانَ لِمَنْ لَّاۤ اَمَانَةَ لَهٗ (مسند احمد:5140)

یعنی اگر کوئی شخص امانت دار نہیں تو وہ مومن نہیں۔

امانت داری کا خیال رکھنا سب پر فرض ہے۔ خواہ وہ حکمران ہے خواہ کسی عہدہ و منصب پر فائز ہے۔ علمائے دین، مالدار سب پر امانت کا فرض ادا کرنا لازم ہے۔

(ii) سیرت طیبہ سے امانت کی کوئی ایک مثال دیں۔

جواب: نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ امین اور صادق تھے۔ آپ امانت داری کا پیکر تھے۔ دشمن کافر بھی آپ کو سچا اور امانت دار مانتے تھے۔ ہجرت کی رات تک اہل مکہ کی امانتیں آپ کے پاس تھیں۔ یہ امانتیں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کیں اور ان سے کہا کہ یہ امانتیں ان کے مالکوں کو لوٹا کر مدینہ منورہ آجائیں۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. ہرقل بادشاہ تھا۔

(A) ایران کا [✓ (B) روم کا] (C) افریقہ کا (D) ہندوستان کا

2. صادق کا معنی ہے۔

[✓ (A) سچا] (B) امانت دار (C) نیک (D) معزز

3. امین کا معنی ہے۔

(A) سچا [✓ (B) امانت دار] (C) نیک (D) معزز

4. علمائے دین امانت ادا کرتے ہیں۔

[✓ (A) دین حق لوگوں کو پہنچانے کی] (B) عدل قائم کرنے کی

(C) دفاتر میں اوقات کی پابندی کی (D) غرباء و مساکین کی معاونت کی امانت

5. ہرقل کے دربار میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امانت داری کی گواہی دی۔

[✓ (A) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ] (B) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اضافی مختصر سوالات

1. حدیث نبوی کے مطابق کس شخص کا کوئی ایمان نہیں؟

جواب: جو امانت پوری نہیں کرتا۔

2. کیا اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کی ادائی امانت داری میں شامل ہے۔

جواب: جی ہاں یہ امانت داری میں شامل ہیں۔

3. اللہ تعالیٰ کن کو امانتیں ادا کرنے کا حکم دیتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ امانتوں کے حق داروں کو ان کی امانتیں ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔

4. کس شخص کا کوئی ایمان نہیں؟

جواب: جو امانت پوری نہیں کرتا۔

5. **مال دار اور اغنیاء کی امانت داری کیا ہے؟**

جواب: مال دار اور اغنیاء کی امانت داری یہ ہے کہ غریبوں اور مسکینوں کی مالی مدد کریں۔

6. **جو خیانت کرتا ہے، کیا اس کے ساتھ خیانت کی جا سکتی ہے؟**

جواب: نہیں، اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

7. **کافر اور مشرک بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کیا کہہ کر پکارتے تھے؟**

جواب: وہ بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔

8. **مجلس میں جو بات کی جائے وہ کیا ہوتی ہے؟**

جواب: مجلس میں جو بات کی جائے وہ ایک راز ہوتی ہے۔ اور ایک امانت ہوتی ہے۔ اہل مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس میں ہونے والی باتوں کو نہیں پھیلانا چاہیے۔

9. **اگر کوئی شخص کسی کا راز ظاہر کر دے تو اس نے کیا جرم کیا؟**

جواب: اس نے خیانت کی۔

10. **امانت و دیانت کا کیا فائدہ ہے؟**

جواب: امانت و دیانت سے معاشرہ پر سکون رہتا ہے۔ لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہتی ہے۔

freeilm

بُری عادات سے اجتناب

(1) تکبر

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) تکبر سے مراد ہے؟

(الف) خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا (ب) کثرت سے مال خرچ کرنا

(ج) تنہائی اختیار کرنا (د) دوسروں سے نفرت کرنا

(ii) ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا:

(الف) تکبر کی وجہ سے (ب) مال و دولت کی وجہ سے (ج) کثرتِ علم کی وجہ سے (د) فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے

(iii) زمین پر اکڑ کر چلنا ایک صورت ہے:

(الف) تکبر کی (ب) عاجزی کی (ج) صلہ رحمی کی (د) رواداری کی

(iv) حدیث مبارک کے مطابق کون سا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا؟

(الف) رائی کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا (ب) گندم کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا

(ج) جو کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا (د) چنے کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا

(v) متکبر شخص محروم ہو جاتا ہے:

(الف) محنت سے (ب) مال سے (ج) نوکری سے **(د)** اطمینانِ قلب سے

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) تکبر کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: اپنے آپ کو دوسروں سے اعلیٰ اور برتر سمجھنا اور اپنے مقابلے میں دوسروں کو حقیر جاننا تکبر ہے۔ یوں سمجھیے کہ یہ ایک بہت خطرناک بیماری ہے۔

(ii) تکبر کی مذمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان لکھیں۔

جواب: تکبر کی مذمت میں درج ذیل آیت ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۟ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ۔

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

(iii) تکبر کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔

جواب: **تکبر کی پہلی صورت:۔**

تکبر کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرالینا۔ اس کی مثال فرعون اور نمرود ہیں۔ انھوں نے اپنی حاقت پر گھمنڈ کیا اور خدائی کا دعویٰ کیا۔

تکبر کی دوسری صورت:۔

خود کو دوسرے لوگوں سے افضل سمجھنا۔ دوسروں کے مقابلہ میں خود کو بڑا تصور کرنا۔

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تکبر کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تکبر کے بارے میں ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے دل میں، رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم: 91)

(v) کن اعمال سے تکبر کا خاتمہ ممکن ہے؟

جواب: سلام میں پہل کرنا، کسی کی نصیحت مان لینا، کسی پر غصہ نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ جاننا، ان اعمال سے تکبر کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن وسنت کی روشنی میں تکبر کی مذمت اور وعید تحریر کریں۔

جواب: انسان اشرف المخلوقات ہے اور ہر انسان مرد و عورت معزز اور محترم ہے۔ کسی کو اجازت نہیں کہ وہ دوسرے انسانوں کو خود سے کم تر سمجھے۔

نبی پاک خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تکبر کو بہت بُرا سمجھا ہے اور تکبر کرنے والے کو دوزخی قرار دیا۔ بلکہ تکبر کی معمولی سے معمولی مقدار کو بھی جنت سے محرومی کا سبب بتایا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

''جس شخص کے دل میں، رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم: 91)

قرآن مجید میں ابلیس کا واقعہ بیان کر کے تکبر کرنے والوں کو وعید سنائی ہے کہ ابلیس بڑا عبادت گزار تھا لیکن جب اس نے تکبر کی بنا پر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو وہ کافر قرار پایا۔ ارشاد ربانی ہے:۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۟ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ۔

ترجمہ:۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

(ii) متکبر انسان کن اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے؟

جواب: متکبر انسان کئی قسم کی اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اپنی جھوٹی انا اور خود ساختہ عزت کو بچانے کے لیے وہ جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ اور دیگر اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ پریشان رہتا ہے اور اس کا دل مطمئن نہیں رہتا۔ وہ سکون کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس میں اس قدر اخلاقی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ وہ اپنے قریب رہنے والے دوستوں سے بھی نفرت کرنے لگتا ہے۔ بیماروں کی بیمار پرسی کرنے کے بجائے ان سے دور بھاگتا ہے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. تکبر میں مبتلا شخص کو کہا جاتا ہے:
(A) متکبر (B) منصف (C) ان پڑھ (D) بُرا

2. تکبر کی صورتیں ہیں۔
(A) ایک (B) دو (C) تین (D) چار

3. فرعون اور نمرود نے کیا؟
(A) خدا ہونے کا دعویٰ (B) ولی ہونے کا دعویٰ (C) رسول ہونے کا دعویٰ (D) الہامی دین کے پابند ہونے کا دعویٰ

4. تکبر کی سرفہرست صورت ہے۔
(A) خود کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا (B) انبیائے کرام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھنا
(C) دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں خود کو بڑا تصور کرنا (D) تمام مخلوقات سے خود کو بہتر جاننا

5. تکبر کی دوسری صورت ہے۔
(A) خدائی کا دعویٰ کرنا (B) خود کو انبیا و اولیا سے افضل جاننا
(C) دوسروں سے خود کو افضل ماننا (D) ساری کائنات سے خود کو افضل جاننا

6. غرور و تکبر کی صورت ہے۔
(A) دوسروں کو حقیر جاننا (B) زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا (C) کپڑے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا (D) تینوں صورتیں

7. تکبر کا خاتمہ کرتا ہے۔
(A) سلام میں پہل کرنا (B) کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا (C) کسی کو حقیر نہ سمجھنا (D) تینوں

8. اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کس کو سجدہ کروایا۔
(A) حضرت آدم علیہ السلام (B) حضرت نوح علیہ السلام (C) حضرت شعیب علیہ السلام (D) حضرت ادریس علیہ السلام

9. ملائکہ ہوتے ہیں۔
(A) جن (B) فرشتے (C) انسان (D) حیوان

10. اَبٰی کا معنی ہے:
(A) مان لیا (B) انکار کیا (C) بھاگ گیا (D) سو گیا

اضافی مختصر سوالات

1. متکبر اور مغرور کون ہوتا ہے؟

جواب: تکبر کرنے والا متکبر اور غرور کرنے والا مغرور ہوتا ہے۔

.2 کن لوگوں نے رب ہونے کا دعویٰ کیا؟

جواب: فرعون اور نمرود نے رب ہونے کا دعویٰ کیا۔

.3 متکبر انسان کا انبیائے کرام کے ساتھ کیا رویہ ہوتا ہے؟

جواب: یہ شخص انبیاء کا احترام نہیں کرتا۔ ان سے عناد اور بغض رکھتا ہے۔ ان کی اطاعت و پیروی نہیں کرتا۔

.4 حضرت عبداللہ کون تھے۔

جواب: جناب عبداللہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے والدِ گرامی تھے۔

.5 آیت کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًاؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۝ (سورۃ القصص آیت: 83)

ترجمہ: وہ آخرت کا گھر ہے، جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لیے جو نہ زمین میں بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

.6 غرور تکبر کے چند اعمال تحریر کریں۔

جواب: (i) زمین پر اکڑ کر چلنا
(ii) دوسروں کو حقیر جاننا
(iii) حق بات کا انکار کرنا
(iv) زمین پر کپڑے گھسیٹتے ہوئے چلنا
(v) غریب لوگوں سے نفرت کرنا
(vi) غریبوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو ناپسند کرنا

.7 ابلیس نے کیا کیا؟

جواب: ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور غرور کیا۔

.8 غرور کرنے کی وجہ سے ابلیس کو کیا سزا ملی؟

جواب: اُسے کافر قرار دیا گیا۔

.9 متکبر شخص کو کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: وہ اطمینان قلب جیسی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

.10 متکبر بیماروں کی تیمارداری کیوں نہیں کرتے؟

جواب: وہ سب کو حقیر سمجھتا۔ اس لیے کسی کے قریب نہیں جاتا۔

(2) حسد

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ابلیس نے کس سے حسد کیا؟

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(ب) حضرت آدم علیہ السلام
(ج) حضرت نوح علیہ السلام
(د) حضرت اسماعیل علیہ السلام

(ii) حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے:

(الف) آگ لکڑی کو
(ب) غصہ عقل کو
(ج) روشنی اندھیرے کو
(د) بدی نیکی کو

(iii) کائنات میں سب سے پہلے قتل کی وجہ ہے:

(الف) حسد (ب) فضول خرچی (ج) کنجوسی (د) غیبت

(iv) یہودِ مدینہ کس وجہ سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے سے محروم رہے؟

(الف) حسد (ب) مال و دولت (ج) غرور (د) کنجوسی

(v) حدیث مبارک کے مطابق جن دو لوگوں سے حسد کرنا جائز ہے:

(الف) قاضی اور بادشاہ **(ب)** قاری اور سخی (ج) تاجر اور ملازم (د) عالم اور شاعر

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) حسد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: حسد ایک دلی کیفیت کا نام ہے۔ جب کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ کی نعمت ملتی ہے تو یہ اس پر خوش نہیں ہوتا بلکہ اس نعمت کے ضائع ہونے کا خواہش مند ہوتا ہے۔

(ii) رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔

جواب: حسد کسی کی نعمت کو دیکھ کر ناخوش ہونا ہے اور اس نعمت کے چھن جانے کا خواہش مند ہونا ہے۔

رشک کسی کی نعمت کو دیکھ کر ناخوش ہونا نہیں ہے بلکہ یہ خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نعمت اُسے بھی عطا کرے۔

(iii) حسد کے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: مسلمان کی بُرائی چاہنا حسد ہے۔ اس کے یہ نقصانات ہوتے ہیں۔

(A) حسد کی وجہ سے قتل و غارت ہوتا ہے۔

(B) حسد کی وجہ سے ایمان لانے سے محرومی بھی ہے۔

(iv) حسد کی دو وجوہات بیان کریں۔

جواب: محنت نہ کرنا، حسد کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ محنت نہ کرنا اور اپنی زندگی کو نہ سنوارنا۔ اس سے دوسروں سے حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ جو اپنی زندگی سنوار چکے ہوتے ہیں دوسری وجہ دعا نہ کرنا۔ حسد کرنے والا اپنے لیے دعا نہیں کرتا۔ دعا نہ کرنے کی وجہ سے اس کی حالت خراب رہتی ہے اور وہ دوسروں کی شان و شوکت سے حسد کرنے لگتا ہے۔

(v) سنت نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں حسد سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب آپ کسی کے لیے حسد محسوس کریں تو فوراً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کریں۔ سونے سے پہلے سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور آیت الکرسی پڑھیں اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیں۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) حسد کے بارے میں قرآن و سنت کی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: حسد کسی کی نعمت اور اچھی زندگی پر ناخوش ہونا ہے اور یہ خواہش کرنا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی۔ یہ اتنا ناپسندیدہ جذبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس جذبے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

ارشادِ ربانی: ۔وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں حاسد کے حسد سے۔

مخلوق میں سب سے پہلا حسد ابلیس نے کیا تھا۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کرنے لگا تھا۔ اس حسد نے اُسے تکبر پر ابھارا۔ تکبر نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ابھارا اور وہ کافر ہو گیا۔

حسد ایک خطرناک نفسیاتی بیماری ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ یہ نیکیوں کو ختم کر دیتی ہے۔

"حسد سے بچو! حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔"

حسد کی وجہ سے لوگ انبیا پر ایمان لانے سے محروم رہے۔ نبی پاک خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. حسد کرنے والے کو کہتے ہیں۔

[✓ (A) حاسد] (B) فاسد (C) راشد (D) قاصد

2. سب سے پہلے ابلیس نے حسد کیا۔

[✓ (A) حضرت آدم علیہ السلام سے] (B) حضرت نوح علیہ السلام سے

(C) حضرت ادریس علیہ السلام سے (D) حضرت شعیب علیہ السلام سے

3. حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح:

(A) گائے چارا کھا جاتی ہے۔ [✓ (B) آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔]

(C) بھوکا روٹی کھا جاتا ہے۔ (D) کیڑا کاغذ کھا جاتا ہے۔

4. قابیل نے قتل کر دیا تھا۔

[✓ (A) ہابیل کو] (B) جابیل کو (C) رابیل کو (D) شامیر کو

5. ہابیل اور قابیل تھے۔

(A) چچا، بھتیجا (B) ماموں بھانجا [✓ (C) بھائی بھائی] (D) دوست

اضافی مختصر سوالات

1. سب سے پہلا حسد کس نے کیا؟

جواب: سب سے پہلا حسد ابلیس نے آدم علیہ السلام سے کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود ان کو سجدہ نہ کیا۔

2. حسد کرنے والا کن لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

جواب: حسد کرنے والا ابلیس کے پیروکاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

3. حسد نیکیوں کو ختم کر دیتا ہے۔ حدیث میں اس کی مثال کس طرح دی گئی ہے؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

4. **کیا رشک کرنا حرام ہے؟**

جواب: رشک کرنا حرام نہیں ہے۔

5. **حسد کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے؟**

جواب: حسد کی سب سے بڑی وجہ خود محنت نہ کرنا ہے۔

6. **حدیث نبوی کے مطابق رشک کے قابل کون لوگ ہیں؟**

جواب: رشک کے قابل دو آدمی ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت دن رات کرتا رہا اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کی رہا میں دن رات خرچ کرتا رہا۔

7. **حسد کی بنیادی علامات کیا ہیں؟**

جواب: دشمنی کے جذبات، دنیا کی محبت، ہر وقت مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا، حسد کی بنیادی علامات ہیں۔

8. **حسد کا تعلق دل سے ہے یا افعال سے؟**

جواب: دل سے

9. **قابیل نے حسد کی وجہ سے کس کو قتل کیا تھا؟**

جواب: اپنے بھائی ہابیل کو

10. **نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیِّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر رات کو سونے سے پہلے کیا پڑھتے تھے؟**

جواب: سورۃ الفلق، سورۃ الناس، آیت الکرسی

FreeIlm

باب پنجم

حُسنِ معاملات و معاشرت

(1) قسم کے احکام و مسائل

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) یمین کا معنی ہے:

(الف) قسم (ب) مشورہ (ج) معاونت (د) ارادہ

(ii) کس قسم پر کفارہ ہے؟

(الف) یمینِ منعقدہ (ب) یمینِ غموس (ج) یمینِ لغو (د) یمینِ فضوس

(iii) پختہ ارادے سے کھائی جانی والی قسم کے کفارے کی ایک صورت ہے:

(الف) پانچ مسکینوں کو کھانا کھلانا (ب) چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا

(ج) آٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (د) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا

(iv) قسم توڑنے پر روزے لازم ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(v) کس قسم سے منع کیا گیا ہے؟

(الف) آباؤاجداد کی (ب) اللہ تعالیٰ کی (ج) اللہ کی صفات کی (د) اللہ کے اسما کی

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) قسم کا معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پختہ عزم کرنا اور دوسرے شخص کو یقین دہانی کروانا قسم ہے۔ قسم کے لیے قرآن و حدیث میں یمین کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کی جمع اَیمان ہے اَیمان یعنی قسمیں۔

(ii) قسم کی اقسام لکھیں۔

جواب: قسم کی اقسام درج ذیل ہیں۔

یمین منعقدہ۔ یمین غموس۔ یمین لغو

(iii) قسموں کی حفاظت سے کیا مراد ہے؟

جواب: قسموں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ قسم نہ کھائی جائے۔ اگر قسم کھائی جائے تو پھر اُسے پورا کیا جائے۔

(iv) قسم توڑنے کا کفارہ تحریر کریں۔

جواب: دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا

دس مسکینوں کو لباس پہنانا یا

ایسا غلام یا لونڈی آزاد کرنا جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہو۔ یا

ان کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔ یا

(v) جھوٹی قسم کے نقصانات تحریر کریں۔

جواب: جھوٹی قسم انفرادی اور اجتماعی بربادی کا باعث ہے۔ یہ گناہ کبیرہ ہے۔ جھوٹی قسم کھانے والے کی طرف قیامت کے دن اللہ دیکھے گا بھی نہیں۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن وسنت کی روشنی میں قسم کے احکام ومسائل بیان کریں۔

جواب: قسم نہ اٹھائی جائے کیونکہ قسمیں اٹھانے سے بداعتمادی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص قسم کھا کر توڑ دے اس کو کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ کفارہ یہ ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا دس مسکینوں کو لباس پہنانا یا غلام کو آزاد کرنا۔ یہ نہ ہو سکے تو تین دن روزے رکھنا یمین لغو پر کوئی مواخذہ نہیں۔ یمین منعقدہ پر کفارہ ہے۔ قسم اللہ تعالیٰ کی کھائی جائے۔ آباؤ اجداد کی قسم نہ کھائی جائے۔ حدیث پاک میں آتا ہے:

بلاشبہ اللہ تمھیں آباؤ اجداد کی قسم اٹھانے سے منع فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم: 4254)

اگر کسی جائز اور اچھے کام نہ کرنے کی قسم کھالے تو قسم توڑ دے اور کفارہ ادا کرے۔

جھوٹی قسم نہ کھائی جائے کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. قسم توڑنے کا کفارہ ہے۔

(A) دو مسکینوں کا کھانا (B) چار مسکینوں کا کھانا [✓ (C)] دس مسکینوں کا کھانا (D) پندرہ مسکینوں کا کھانا

2. قسم توڑنے کا کفارہ ہے کپڑے پہنانا مسکینوں کو۔

(A) 3 (B) 5 (C) 7 [✓ (D)] 10

3. قسم کے کفارہ کے لیے اگر کھانا یا کپڑے دینے کی ہمت نہ ہو تو روزے رکھیں۔

[✓ (A)] تین دن (B) پانچ دن (C) سات دن (D) دس دن

4. قسم کا کفارہ ہے غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا۔

[✓ (A)] 1 (B) 2 (C) 3 (D) 4

5. اس قسم پر مواخذہ نہیں.

(A) یمین غموس (B) یمین منعقدہ [✓ (C)] یمین لغو (D) یمین قسم

اضافی مختصر سوالات

.1 قرآن وحدیث میں قسم کے لیے کیا لفظ استعمال ہوا ہے؟

جواب: قرآن وحدیث میں ''یمین'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

.2 قسم کا کفارہ تحریر کریں۔

جواب: دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا دس مسکینوں کو لباس پہنانا، ایسا غلام یا لونڈی آزاد کرنا جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہو۔ اگر یہ میسّر نہ ہو تو تین روزے رکھنا۔

.3 یمین منعقدہ کیا ہوتی ہے؟

جواب: مستقبل میں کسی کام کے حوالے سے قسم اٹھانا، یمین منعقدہ ہے۔

.4 یمین غموس کیا ہے؟

جواب: یمین غموس جھوٹی قسم ہے۔

.5 یمین لغو کیا ہوتی ہے؟

جواب: اپنے گمان کے مطابق صحیح قسم اٹھانا لیکن واقع کا اس طرح نہ ہونا، یمین لغو ہے۔

.6 کون سی قسم توڑ دینی چاہیے؟

جواب: اگر کوئی شخص جائز کام نہ کرنے کی قسم کھائے تو قسم توڑ دی جائے اور کفارہ ادا کیا جائے۔

.7 اگر کوئی شخص جائز کام سے رُکنے کی قسم کھالے تو اس کو کیا کرنا چاہیے حدیث کی روشنی میں بتائیں؟

جواب: نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

جس شخص نے کسی کام پر قسم اٹھائی لیکن وہ سمجھتا ہے کہ خیر اور بھلائی اس کی مخالف سمت میں ہے تو وہ خیر والی صورت اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

.8 کیا جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے؟

جواب: جی ہاں جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے۔

.9 کیا جھوٹی قسم انسانیت کو دھوکا دینا ہے؟

جواب: جی ہاں جھوٹی قسم انسانیت کو دھوکہ دینا ہے۔

.10 جھوٹی قسم کھانے والے کو اللہ تعالیٰ کتنا ناپسند کرتا ہے؟

جواب: جھوٹی قسم کھانے والے کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی رحمت کی نظر نہیں کرے گا۔

(2) گواہی کے احکام ومسائل

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) گواہی کے لیے قرآن مجید میں استعمال ہونے والا لفظ ہے:

(الف) شہادت (ب) یمین (ج) سکر (د) امر

(ii) گواہی دینے والا شخص کہلاتا ہے:

(الف) گواہ (ب) سفارشی (ج) وکیل (د) مظلوم

(iii) کسی بھی معاملے پر گواہی دینے کے لیے مردوں کی تعداد ہونی چاہیے:۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(iv) آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرنا کہلاتا ہے:

(الف) عینی شہادت (ب) سمعی شہادت (ج) حسی شہادت (د) شھادۃ علی الشھادۃ

(v) جب صرف ایک گواہ موجود ہو تو گواہی ہے:

(الف) فرض (ب) واجب (ج) مستحب (د) مباح

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) شہادت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: گواہی فارسی زبان کا لفظ ہے اور اردو میں مستعمل ہے گواہی کو عربی میں ''شہادت'' کہتے ہیں۔ شہادت یا گواہی کا مطلب ہے۔ کسی چیز یا معاملہ کو اپنے علم کے مطابق ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے واضح کرنا ہے تا کہ حق دار کو اس کا حق مل سکے۔

(ii) مرد و عورت کی گواہی کے بارے میں اسلامی احکام تحریر کریں۔

جواب: قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ بنا لیا کرو۔ اگر وہ مرد نہ ہوں، ایک مرد ہو تو پھر یہ ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بنا لیا کرو۔

(iii) گواہی کے دوران میں کن دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: 1- کسی واقعہ کو مشاہدہ کر کے اس کو دل و دماغ میں بٹھانا۔

2- معاملے کو قاضی کے سامنے دیانت داری سے پیش کرنا۔

(iv) عینی شہادت اور سمعی شہادت کی وضاحت کریں۔

جواب: **عینی شہادت:**

عینی شہادت وہ ہے جس میں دیکھا ہوا واقعہ بیان ہو۔

سمعی شہادت:

سمعی شہادت وہ ہے جس سے سنا ہوا واقعہ بیان ہو۔

(v) سچی اور جھوٹی گواہی کے کوئی سے دو اثرات تحریر کریں۔

جواب: **سچی گواہی کے اثرات:**

1- سچی گواہی سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

2- معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔

جھوٹی گواہی:

1- اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

2- معاشرہ بدامنی اور ظلم کا شکار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن و سنت کی روشنی میں گواہی کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: گواہی کو قرآن و سنت میں ''شہادت'' کہا گیا ہے اسلام میں گواہی کی بڑی اہمیت ہے۔ گواہی اسلام میں امانت کی طرح ہے۔ جس طرح

امانت کا ادا کرنا ضروری ہے اسی طرح گواہی کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوا:

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَادُعُوْا (سورۃ البقرہ: آیت 282)

ترجمہ: جب بھی گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں گواہی کا چھپانا ممنوع ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس کا دل گنہگار ہے یعنی اس کا باطن خراب ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ○ (سورۃ البقرہ: 383)

ترجمہ: اور گواہی مت چھپاؤ اور جس کسی نے اس گواہی کو چھپایا تو بے شک اس کا دل گناہ گار ہے اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اللہ اُسے خوب جاننے والا ہے۔

جھوٹی گواہی کو حدیث پاک میں بُت پرستی کے برابر قرار دیا ہے، شرک کے برابر قرار دیا ہے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرتا ہے۔

(A) عینی شہادت (B) سمعی شہادت (C) سچی شہادت (D) جھوٹی شہادت

2. سُن کر شہادت دیتا ہے۔

(A) عینی شہادت (B) سمعی شہادت (C) سچی شہادت (D) جھوٹی شہادت

3. "گواہی پر گواہی" کو کہتے ہیں۔

(A) شہادت علی الشہادت (B) عینی شہادت (C) سمعی شہادت (D) سچی شہادت

4. گواہ کو ہونا چاہیے۔

(A) عاقل (B) بالغ (C) عادل (D) تینوں

5. معاملات میں گواہ ہونے چاہئیں۔

(A) دو مرد (B) تین مرد (C) چار مرد (D) پانچ مرد

6. اگر ایک مرد گواہ ہو تو اس کے ساتھ عورتیں گواہ ہونی چاہئیں۔

(A) 1 (B) 2 (C) 3 (D) 4

اضافی مختصر سوالات

1. گواہی کب فرض ہوتی ہے؟

جواب: جب گواہی دینے والا کوئی اور نہ ہو اور معاملہ دو گواہوں کو معلوم ہو تو اس وقت گواہی دینا فرض ہو جاتی ہے۔

2. گواہی مستحب کے درجے میں کب آتی ہے؟

جواب: جب بہت سارے لوگ پیش آمدہ واقعہ سے باخبر ہوں تو گواہی فرض نہیں بلکہ مستحب کے درجے میں آجاتی ہے۔

3. **ترجمہ لکھیں۔ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا (سورۃ البقرہ: آیت 282)**

جواب: ترجمہ: جب بھی گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔

4. **ترجمہ کریں۔ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط (سورۃ البقرہ: آیت 383)**

جواب: ترجمہ: اور گواہی کو مت چھپاؤ۔

5. **ترجمہ کریں۔ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط (سورۃ البقرہ: آیت 383)**

جواب: ترجمہ: اور جس کسی نے اس (گواہی) کو چھپایا تو بے شک اس کا دل گنہگار ہے۔

6. **عینی شہادت اور سمعی شہادت میں کیا فرق ہے؟**

جواب: عینی شہادت مشاہدے پر اور سمعی شہادت سماعت پر دی جاتی ہے۔

7. **شہادت علی الشہادت کس کو کہتے ہیں؟**

جواب: اپنی گواہی پر کسی دوسرے شخص کو گواہ بنانا شہادت علی الشہادت ہے۔

8. **گواہی دینے کے لیے کیا شرط ہے؟** جواب: گواہی دینے کے لیے شرط ہے کہ وہ مسلمان عاقل، بالغ اور عادل ہو۔

9. **اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو؟** جواب: اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول کی جائے گی۔

10. **دو عورتوں کو گواہ بنانے کا مقصد کیا ہے؟** جواب: تا کہ اگر ان دونوں میں ایک بھول جائے تو دوسری اُسے یاد دلا دے۔

(3) حقوق العباد

ہمسایوں کے حقوق

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) **حقوق العباد سے مراد ہے:**

(الف) بندوں کے حقوق (ب) اللہ تعالیٰ کے حقوق (ج) ریاست کے حقوق (د) دوستوں کے حقوق

(ii) **قرآن مجید کے مطابق پڑوسیوں کی اقسام ہیں:**

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(iii) **جس شخص کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ خود پیٹ بھر کر کھائے، اس میں نہیں ہے:**

(الف) ایمان (ب) عمل (ج) علم (د) خوف

(iv) **حضرت جبریل علیہ السلام نے کن کے حقوق کی بار بار تاکید فرمائی؟**

(الف) ہمسایہ (ب) معذور (ج) مسافر (د) اساتذہ

(v) **قرآن مجید میں رشتہ داروں کے حقوق کے ساتھ تذکرہ ہے:**

(الف) پڑوسیوں کے حقوق کا (ب) غلاموں کے حقوق کا (ج) معذوروں کے حقوق کا (د) اساتذہ کے حقوق کا

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) حقوق العباد کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔

جواب: حقوق حق کی جمع ہے اور عباد کا معنی ہے ''بندے''۔ حقوق العباد کا معنی ہوا ''بندوں کے حقوق''۔ انسان مل جل کر رہتے ہیں تو ایک معاشرہ بنتا ہے۔ اکٹھے رہنے کی وجہ سے یا معاشرہ کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے ہر انسان کا حق جنم لیتا ہے۔ اس کو حقوق العباد کہتے ہیں۔

(ii) قرآن مجید میں پڑوسی کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں پڑوسی کی تین اقسام بیان ہوئی ہیں۔

(الف) رشتہ دار پڑوسی (ب) قریب رہنے والا پڑوسی (ج) تھوڑی دیر کا پڑوسی

(iii) ہمسایوں کے دو حقوق بیان کریں۔

جواب: ہمسایوں کے حقوق:۔

(الف) جب ہمسایہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کی جائے۔

(ب) ہمسائے کی خوشی اور غم کے موقعوں پر شرکت کی جائے۔

(iv) ہمسایوں کے حقوق کے دو معاشرتی اثرات تحریر کریں۔

جواب: ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے سے معاشرے پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

(الف) لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

(ب) ایک دوسرے کے لیے مالی و جانی قربانی دیتے ہیں۔

(v) ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: حدیث نبوی:۔

''جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔ (صحیح بخاری:6015)

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن مجید کی روشنی میں ہمسایوں کے حقوق واضح کریں۔

جواب: ہمسایوں کے حقوق:۔

حقوق العباد میں ہمسایوں کے حقوق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن و سنت میں اس کا بڑا تذکرہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝

ترجمہ:۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتے دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے مسافروں کے ساتھ۔

حدیث نبوی ہے کہ اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا اللہ کی قسم وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا کون؟ فرمایا: وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (صحیح بخاری:6016)

عیادت، غم خواری، خوشی غم میں شرکت، جنازے میں شرکت، مالی مدد، عیب پوشی ہمسائے کے حقوق ہیں۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. حقوق العباد کا معنی ہے:

[✓ (A) بندوں کے حقوق] (B) اساتذہ کے حقوق (C) رشتہ داروں کے حقوق (D) ہمسایوں کے حقوق

2. وَاعْبُدُوا اللّٰهَ کا معنی ہے۔

(A) وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں (B) ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں
(C) اللہ کے بندے اللہ کی عبادت کرتے ہیں [✓ (D) اور اللہ کی عبادت کرو]

3. ذِی الْقُرْبٰی کون ہیں؟

(A) مساکین (B) یتامیٰ [✓ (C) رشتہ دار] (D) ہمسائے

4. عربی میں "جار" کہتے ہیں۔

[✓ (A) پڑوسی کو] (B) استاد کو (C) شاگرد کو (D) رشتہ دار کو

5. ابن السبیل کون ہے؟

(A) پڑوسی [✓ (B) مسافر] (C) دوست (D) رشتہ دار

اضافی مختصر سوالات

1. معاشرے کی ترقی کا دارومدار کس بات پر ہے؟

جواب: معاشرے کی ترقی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ انسان خیر اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار بنیں۔ وہ ایک دوسرے کے خیر خواہ اور ہمدرد ہوں۔

2. حقوق العباد میں ہمسایوں کے حقوق کو کیا حیثیت حاصل ہے؟

جواب: حقوق العباد یعنی والدین کے حقوق، عزیز و اقارب کے حقوق، اساتذہ کے حقوق وغیرہ ہی ہمسایوں کے حقوق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

3. ہمسایوں کے حقوق کو اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کس طرح اُجاگر کیا؟

جواب: ایک دفعہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرمایا۔ وہ شخص جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔

4. حدیث نبوی میں پڑوسی کے حقوق کی کس قدر تاکید آئی ہے؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔ (صحیح بخاری: 6015)

5. اگر پڑوسی آپ کی دیوار میں کھونٹی وغیرہ گاڑے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اُسے منع نہ کیا جائے۔ کیونکہ حدیث مبارک میں آیا ہے کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو کھونٹی وغیرہ گاڑنے سے نہ روکے۔

باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

اہل بیت اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنۡہُم

حضرت امام زین العابدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) **زین العابدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کا معنٰی ہے۔**

(الف) عبادت گزاروں کی زینت (ب) کثرت سے سجدہ کرنے والے

(ج) کثرت سے خرچ کرنے والے (د) صلح کرنے والے

(ii) **واقعہ کربلا کے وقت حضرت سیدنا زین العابدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی عمر تھی:**

(الف) اکیس سال (ب) تئیس سال (ج) پچیس سال (د) ستائیس سال

(iii) **حضرت امام زین العابدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا:**

(الف) رات کے وقت (ب) وضو کرتے وقت (ج) خطبہ دیتے وقت (د) صدقہ ادا کرتے وقت

(iv) **حضرت سیدنا زین العابدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے فرمان کے مطابق صدقہ:**

(الف) اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے (ب) رزق میں اضافہ کرتا ہے

(ج) تنگی دور کرتا ہے (د) غریبوں کا حق ہے

(v) **حضرت امام زین العابدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ سپرد خاک ہوئے:**

(الف) دمشق میں (ب) بصرہ میں (ج) کوفہ میں (د) مدینہ منورہ میں

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) **حضرت امام زین العابدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کا نام اور کنیت لکھیں۔**

جواب: آپ کا نام علی اور کنیت ابو الحسن تھی۔

(ii) **حضرت امام زین العابدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کا یہ لقب کس سبب سے ہے؟**

جواب: آپ کا لقب "زین العابدین" ہے۔ زین العابدین کا معنی ہے۔ "عبادت کرنے والوں کی زینت"۔ آپ بہت عبادت کرتے تھے۔ اس وجہ سے اس لقب سے مشہور ہوئے۔

(iii) **حضرت امام زین العابدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی میدان کربلا میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال لکھیں۔**

جواب: میدان کربلا میں آپ موجود تھے۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی آخری ملاقات 10 محرم نماز ظہر پر ہوئی۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو

اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں بھی کیں۔

(iv) حضرت امام زین العابدین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کس وجہ سے جنگ میں شرکت نہ کر سکے؟

جواب: آپ میدانِ جنگ میں موجود تھے۔ لیکن بیماری کی وجہ سے جنگ میں شرکت نہ کر سکے۔

(v) حضرت امام زین العابدین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

جواب: آپ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔ 95 ہجری تھا اور محرم کی 25 تاریخ تھی۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) سیدنا امام زین العابدین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کے علم و فضل پر روشنی ڈالیں۔

جواب: **علم و فضل:۔**

آپ کا علم و فضل ایک مسلمہ امر ہے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔ دین میں آپ امام اور علم کا مینار ہیں۔ بہت عبادت کرتے تھے۔ یہ وجہ ہے کہ زین العابدین لقب پایا۔ تقویٰ اور عبادت میں آپ اپنی مثال آپ ہیں۔

محدث امام زہری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی رائے:۔

امام زین العابدین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ سے افضل، خاندان قریش میں، میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی رائے:۔

سیدنا علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی افضل شخص میں نے نہیں دیکھا۔

امام مالک رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی رائے:۔

خانوادۂ رسول میں علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا قدر و منزلت والا کوئی نہیں۔

امام شافعی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی رائے:۔

وہ مدینہ منورہ کے نامور فقیہ تھے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1 امام زین العابدین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کا نام ہے:

(A) عبداللہ [✓ (B) علی] (C) حسن (D) مرتضیٰ

.2 امام زین العابدین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی ولادت کہاں ہوئی۔

(A) بصرہ [✓ (B) مدینہ منورہ] (C) مکہ مکرمہ (D) جدہ

.3 امام زین العابدین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کا سال ولادت ہے۔

(A) 20 ہجری (B) 30 ہجری [✓ (C) 38 ہجری] (D) 40 ہجری

4. امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا شمار ہوتا ہے۔

(A) صحابی [✓ (B) تابعی] (C) تبع تابعی (D) تینوں

5. امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں تربیت پائی۔

(A) تین سال (B) پانچ سال [✓ (C) دس سال] (D) پندرہ سال

6. امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں تربیت پائی۔

(A) 10 (B) 20 [✓ (C) 23] (D) 26

7. امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو قرار دیا ہے۔

(A) نامور مفسر [✓ (B) نامور فقیہ] (C) نامور ادیب (D) نامور شاعر

8. حج کے موقع پر حضرت زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو پہچاننے سے انکار کیا۔

[✓ (A) ہشام بن عبدالملک] (B) عبدالملک بن مروان (C) سلیمان بن عبدالملک (D) حجاج بن یوسف

9. کس شاعر نے حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی شان میں قصیدہ پڑھا۔

(A) ابن جریر [✓ (B) فرزدق] (C) ابوتمام (D) طرماح

10. سانحہ کربلا سن ہجری میں ہوا۔

(A) 45 ہجری (B) 50 ہجری [✓ (C) 61 ہجری] (D) 70 ہجری

11. سانحہ کربلا میں امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تھی۔

(A) 10 سال (B) 20 سال [✓ (C) 23 سال] (D) 30 سال

12. امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی آخری ملاقات ہوئی۔

(A) 3 محرم (B) 5 محرم (C) 7 محرم [✓ (D) 10 محرم]

13. امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو آخری ملاقات میں کیا دیا؟

[✓ (A) انگوٹھی] (B) عمامہ (C) مسواک (D) مصلّی

14. امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تصنیف ہے۔

(A) نہج البلاغہ [✓ (B) صحیفہ سجادیہ] (C) کشف المحجوب (D) سیر الملوک

15. آپ نے محرم کی کس تاریخ کو وفات پائی۔

(A) 15 محرم [✓ (B) 25 محرم] (C) 27 محرم (D) 30 محرم

16. امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا سال وفات ہے۔

[✓ (A) 95 ہجری] (B) 98 ہجری (C) 99 ہجری (D) 101 ہجری

17. آپ کی وفات ہوئی۔

(A) مکہ مکرمہ [✓ (B) مدینہ منورہ] (C) شام (D) کوفہ

18. وفات کے وقت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی عمر تھی۔

(A) 50 سال (B) 55 سال [✓ (C) 57 سال] (D) 60 سال

19. امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے والد کا نام ہے۔

(A) امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

(C) امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

20. **امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مدفون ہیں۔**

(A) مدینہ منورہ (B) مکہ مکرمہ (C) ابوا (D) بدر

اضافی مختصر سوالات

1. **امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کس امام کے صاحب زادے ہیں؟**

جواب. امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے ہیں۔

2. **امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا نام، کنیت اور لقب بتائیں؟**

جواب: آپ کا نام علی، کنیت ابوالحسن اور لقب زین العابدین اور سید الساجدین ہے۔

3. **امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کب پیدا ہوئے؟**

جواب: امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مدینہ منورہ میں 38 ہجری میں پیدا ہوئے۔

4. **امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو زین العابدین کیوں کہا جاتا ہے؟**

جواب: آپ بڑے عبادت گزار اور متقی تھے اسی لیے آپ کو زین العابدین کہا جاتا ہے۔

5. **وضو کرتے وقت آپ کی کیا کیفیت ہو جاتی تھی اور یہ کیفیت کیوں پیدا ہو جاتی تھی؟**

جواب: وضو کرتے وقت آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا اور جسم پر کپکپاہٹ شروع ہو جاتی۔ پوچھنے پر بتایا کہ تم نہیں جانتے کہ میں اب کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں۔

6. **قرآن کی تفہیم، احادیث نبوی کی روایت اور شریعت کے حلال و حرام کا علم، آپ سے کس نے سیکھا؟**

جواب: آپ کے فرزند امام باقر، زہری، عمرو بن دینار، ہشام بن عروہ، یحیٰی بن سعید، ابوسلمہ اور طاؤوس۔

7. **ان اشعار کا ترجمہ کریں۔**

هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَهٗ
وَالْبَیْتُ یَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَامُ
هٰذَا ابْنُ خَیْرِ عِبَادِ اللّٰهِ كُلِّهِمْ
هٰذَا التَّقِیُّ النَّقِیُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ

جواب: ترجمہ پہلا مصرع:۔ یہ وہ ہیں جنھیں مکہ کی سرزمین ان کے قدموں کے نشانات سے پہچانتی ہے۔

دوسرا مصرع:۔ اللہ کا گھر (خانہ کعبہ) اور مکہ سے باہر کی زمین اور حرم ان کو پہچانتا ہے۔

تیسرا مصرع:۔ یہ بہترین انسانوں کے فرزند ہیں۔

چوتھا مصرع:۔ یہ پرہیزگار ہیں، پاک ہیں، پاکیزہ ہیں اور ہدایت کا علم ہیں۔

8. **یہ شعر کس شاعر کے ہیں۔**

جواب: شاعر کا نام فرزدق ہے۔

.9 واقعہ کربلا کے واقعہ کے بعد آپ کی کیا حالت رہی؟

جواب. آپ روزہ رکھتے اور رات عبادت کرتے۔ افطار کے وقت جب کھانا اور پانی سامنے آتا تو فرماتے کہ میرے باپ اور بھائی بھوکے اور پیاسے شہید ہوئے اور رونے لگتے۔

.10 واقعہ کربلا کے بعد آپ کو کہاں لایا گیا؟

جواب: دمشق میں اموی حکمران یزید کے سامنے

.11 امام زین العابدین رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تصنیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: صحیفہ سجادیہ۔ رسالۃ الحقوق

.12 صحیفہ سجادیہ کا تعارف کروائیں۔

جواب: یہ امام زین العابدین رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی ایک بہت مشہور کتاب ہے۔ یہ دعاؤں پر مشتمل ہے جو اہمیت کے اعتبار سے نہج البلاغہ سے دوسرے نمبر پر ہے۔
مصر کے علامہ طنطاوی نے اس کتاب کی اس طرح داد و تحسین کی ہے:
''میں نے جب بھی اس کتاب کا ذکر و مناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے کلام سے بالا خاص جذب و کیف میں کیے گئے اذکار ہیں۔

.13 رسالۃ الحقوق پر روشنی ڈالیں۔

جواب: یہ بھی امام زین العابدین رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تصنیف ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کا ذکر ہے پھر انسانی جسم کے اعضاء کے حقوق ہیں اور غیر مسلموں کے حقوق بھی بتائے گئے ہیں۔

.14 آپ کا مزار کہاں ہے؟

جواب: آپ کا مزار جنت البقیع میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں ہے۔

.15 آپ کی اولاد کے بارے میں بتائیں؟

جواب: حضرت امام باقر رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، حضرت عیسیٰ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، حضرت زید رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

(2) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اصل نام تھا:

(الف) عبداللہ بن قیس (ب) زید بن ثابت (ج) انس بن مالک (د) مالک بن نویرہ

(ii) نبی کریم خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کیا:

(الف) یمن کا (ب) بصرہ کا (ج) کوفہ کا (د) مصر کا

(iii) عہد رسالت میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟

(الف) دو (ب) چار (ج) چھ (د) آٹھ

(iv) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:

(الف) عمدہ لہجے میں تلاوت قرآن مجید (ب) توکل (ج) سادگی (د) صبر وتحمل

(v) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) تین سو بیس (ب) تین سو چالیس (ج) تین سو ساٹھ (د) تین سو اسی

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اور کنیت لکھیں۔

جواب: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوموسیٰ ہے۔

(ii) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یمن کے رہنے والے تھے۔ راہِ حق کی تلاش میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

(iii) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کارہائے نمایاں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یمن کا عامل مقرر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں بصرہ اور کوفہ کے والی رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہاوند اور اصفہاں کے علاقے فتح کیے۔ بصرہ میں نہر کھدوائی جس کا نام ''نہر ابی موسیٰ'' ہے۔

(iv) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟

جواب: آپ نے ذوالحجہ 44 ہجری میں وفات پائی۔ وفات کے وقت عمر اکسٹھ سال تھی۔

(v) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یمن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا۔ (صحیح مسلم 4526)

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دُور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

جواب: **حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی:۔**

نام عبداللہ، کنیت ابوموسیٰ تھا۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ قبیلہ اشعر سے تعلق تھا۔ یمن سے چل کر اسلام قبول کیا۔ آپ کی کوششوں سے قبیلے کے پچاس افراد مسلمان ہوئے۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ فتح خیبر کے بعد جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ کو واپس آ رہے تھے تو حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ حاضر خدمت ہوئے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو یمن کا عامل مقرر کیا۔ حجۃ الوداع میں یمن سے آ کر شرکت کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں بصرہ اور کوفہ کا والی رہے۔ نہاوند اور اصفہان فتح کیے۔ نہر ابی موسیٰ بصرہ میں کھدوائی۔ آپ مفتی تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے علم کے قائل تھے۔ 360 احادیث ان سے مروی ہیں۔ قرآن مجید بڑی خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ آپ

خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لحن داودی سے حصہ ملا ہے۔

44 ہجری میں وفات ہوئی۔ عمر اس وقت تقریباً 61 سال تھی۔

(ii) **حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی خدمات بیان کریں۔**

جواب: آپ ان چھے افراد میں شامل تھے جن کو عہد رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے علم و فضل کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ابوموسیٰ سر تا پا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ آپ سے 360 احادیث مروی ہیں جن میں سے پچاس احادیث متفق علیہ ہیں۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ **درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

1. **ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام تھا۔**

(A) عبدالرحمٰن **(B)** عبداللہ (C) عبدالحق (D) عبدالمنان

2. **ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رہنے والے تھے۔**

(A) یمن (B) مصر (C) افریقہ (D) ایران

3. **ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تبلیغ سے ان کے قبیلے کے افراد اسلام لائے۔**

(A) 20 (B) 30 (C) 40 **(D)** 50

4. **حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ یمن کے عامل مقرر ہوئے۔**

(A) حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **(B)** حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
(C) حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

5. **ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یمن سے ہجرت کی۔**

(A) مصر (B) ایران **(C)** حبشہ (D) شام

6. **حجۃ الوداع کے لیے وہ مکہ مکرمہ پہنچے۔**

(A) مدینہ منورہ سے **(B)** یمن سے (C) بصرہ سے (D) کوفہ سے

7. **آپ نے "نہر ابی موسیٰ" کہاں کھدوائی۔**

(A) بصرہ (B) مصر (C) کوفہ (D) ایران

8. **ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی احادیث متفق علیہ ہیں۔**

(A) 20 (B) 30 (C) 40 **(D)** 50

9. **ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے احادیث مروی ہیں۔**

(A) 100 (B) 200 (C) 300 **(D)** 360

10. **ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سال وفات ہے۔**

(A) 22 ہجری (B) 33 ہجری **(C)** 44 ہجری (D) 50 ہجری

اضافی مختصر سوالات

.1 ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کو اشعری کیوں کہتے تھے؟

جواب: کیونکہ ان کا تعلق اشعر قبیلے سے تھا۔

.2 کن دو صحابیوں کو یمن کا عامل مقرر کیا گیا؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کا عامل مقرر کیا گیا؟

.3 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو کس منصب پر فائز کیا؟

جواب: بصرہ اور کوفہ کا والی

.4 ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے کون سے علاقے فتح کیے؟

جواب: آپ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔

.5 ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے بصرہ میں جو نہر تعمیر کروائی اس کا کیا نام ہے۔

جواب: نہر ابی موسیٰ

.6 ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے اخلاق و عادات کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: متقی، پرہیزگار، نیک سیرت صحابی تھے۔ توکل شرم و حیا کے پیکر تھے۔ امت مسلمہ کے خیر خواہ تھے۔

..7 حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے علم و فضل کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: آپ ان چھے اشخاص میں شامل تھے جن کو عہد رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے۔ ابوموسیٰ سرتاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

.8 حضرت ابوموسیٰ کی تلاوت قرآن مجید اور خوش الحانی کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

جواب: آپ کو تلاوت قرآن مجید کا خاص شغف حاصل تھا۔ آواز بڑی سریلی تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے کہ ان کو لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے۔

.9 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان سے تلاوت قرآن مجید سننے کا کس حد تک شوق رکھتے تھے؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کو جہاں قرآن مجید کی قراءت کرتے ہوئے سنتے وہیں کھڑے ہو جاتے۔

.10 کون ان سے فرمائش کر کے تلاوت سنتے تھے؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور حکومت میں ان سے فرمائش کر کے تلاوت سنتے تھے۔

(3) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُمَا کی کنیت ہے:

(الف) ابوعبدالرحمٰن (ب) ابوعبداللہ (ج) ابوبکر (د) ابوزید

(ii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُمَا کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا:

[✓ (الف) زہد وتقویٰ]　　(ب) سادگی　　(ج) صبر وتحمل　　(د) شکر وقناعت

(iii)　حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟

[✓ (الف) آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب]　　(ب) آسمان کا ستارہ

(ج) اہل دنیا کا محبوب ترین شخص　　(د) جنت کے نوجوانوں کے سردار

(iv)　صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں:

(الف) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا　　[✓ (ب) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا]

(ج) حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا　　(د) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

(v)　حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زندگی میں ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے:

(الف) صبر وتحمل کا　　(ب) عفو ودرگزر کا　　[✓ (ج) علم وفن سے محبت کا]　　(د) بہادگی کا

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i)　حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے والد کا نام اور والدہ کا نام لکھیں۔

جواب:　والد کا نام عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ کا نام ربطہ بنت منبہ

(ii)　حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے زہد وتقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:　زہد وتقویٰ آپ کی شخصیت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے۔ رات کو عبادت میں گزارتے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو عبادت میں میانہ روی اختیار کرنے کی نصیحت کی۔

(iii)　حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اہل بیت اطہار سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔

جواب:　آپ اہل بیت کی عظمت کے معترف تھے۔ ایک مرتبہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسجد میں ہی تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد کی طرف آتے دیکھا تو فرمایا:

"کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں بتاؤں جو آسمان والوں کے نزدیک اس دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔"

سب نے کہا: کیوں نہیں۔

عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بولے: وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں۔

(iv)　حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات واضح کریں۔

جواب:　علم حدیث کے حوالے سے آپ کی بڑی خدمات ہیں۔ آپ نے حدیثوں کا ایک مجموعہ مرتب کیا۔ جس کا نام صحیفہ صادقہ رکھا۔ ان سے تقریباً 700 احادیث مروی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ان کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد تھیں۔ لوگ دور دراز سے آ کر ان سے علم حدیث حاصل کرتے تھے۔

(v)　حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب:　آپ نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i)　حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حالات زندگی تحریر کریں؟

جواب:　آپ کا نام عبداللہ تھا۔ کنیتیں دو تھیں، ابومحمد اور ابوعبدالرحمٰن والد کا نام عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ والدہ کا نام ربطہ بنت منبہ تھا۔ زیادہ تر وقت بارگاہِ نبوی میں گزرتا۔ بڑے زاہد اور عابد تھے۔ ہر وقت یادِ الٰہی میں گم رہتے تھے۔ دن کو روزے رکھتے رات عبادت میں گزار دیتے۔

اہل بیت سے بہت محبت کرتے تھے۔ علم وفضل کے لحاظ سے آپ کو ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ لوگ دور دور سے درس حدیث کے لیے حاضر خدمت ہوتے تھے۔ 65 ہجری کو فسطاط میں انتقال فرمایا۔

(ii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی علمی خدمات تحریر کریں۔

جواب: علم وفضل کے لحاظ سے آپ کو صحابہ میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ آپ سے مروی احادیث کی تعداد تقریباً 700 ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ان کو مجھ سے زیادہ احادیث تھیں۔ آپ کے حلقہ درس میں شامل ہونے کے لیے لوگ دور دراز سے آتے تھے۔ صحیفہ صادقہ بھی آپ نے ہی مرتب کیا تھا۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی والدہ کا تھیں۔

[✓ (A) ربطہ] (B) فاطمہ (C) فاخرہ (D) لیلیٰ

2. صحیفہ صادقہ کے مرتب ہیں۔

(A) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[✓ (C) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا] (D) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3. حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی احادیث ہیں۔

(A) 200 (B) 400 (C) 500 [✓ (D) 700]

4. حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو زبان پر عبور تھا۔

(A) فارسی (B) ہندی [✓ (C) عبرانی] (D) افریقی

5. حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے وفات پائی۔

(A) بصرہ (B) کوفہ (C) بغداد [✓ (D) فسطاط]

6. آپ کا سال وفات ہے۔

(A) 45 ہجری [✓ (B) 65 ہجری] (C) 75 ہجری (D) 85 ہجری

اضافی مختصر سوالات

1. حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام کیا تھا؟

جواب: آپ کے والد کا نام عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔

2. حضرت عبداللہ بن عمرو کی والدہ کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ کی والدہ کا نام ربطہ بنت منبہ تھا۔

3. کیا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔

جواب: جی ہاں، آپ نے اپنے والد عمرو بن العاص سے پہلے اسلام قبول کیا۔

.4 کیا آپ بیت اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے محبت کرتے تھے؟

جواب: بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔

.5 صحیفہ صادقہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: صحیفہ صادقہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات اور ملفوظات کا ایک مجموعہ ہے جس کو عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے جمع کیا تھا۔

.6 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے علم حدیث کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟

جواب: وہ فرماتے تھے کہ عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد ہیں۔

.7 آپ کو کون سی غیر ملکی زبان پر عبور تھا؟

جواب: آپ کو عبرانی زبان پر عبور تھا۔

.8 آپ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: تقریباً سات سو

.9 آپ کس وجہ سے زیادہ مشہور تھے؟

جواب: اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے

.10 آپ کثرت سے کیا پڑھتے تھے؟

جواب: آپ کثرت سے قرآن مجید پڑھتے تھے۔

(4) حضرت عمرو بن اُمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت ہے:

(الف) ابوامیہ (ب) ابوبکر (ج) ابوسلمہ (د) ابوعبدالرحمٰن

(ii) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام قبول کیا:

(الف) غزوۂ احد کے بعد (ب) غزوہ خیبر کے بعد (ج) غزوہ تبوک کے بعد (د) غزوۂ حنین کے بعد

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا:

(الف) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (ب) حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو

(ج) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (د) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو

(iv) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) بیس (ب) چالیس (ج) ساٹھ (د) اسی

(v) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تاریخ وفات ہے:

(الف) اٹھاون ہجری (ب) ساٹھ ہجری (ج) باسٹھ ہجری (د) چونسٹھ ہجری

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت ابوامیہ تھی۔ ان کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔ پہلے مسلمانوں کے مخالف تھے۔ غزوۂ اُحد کے بعد ایمان لائے۔

(ii) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبول اسلام کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ غزوۂ بدر اور غزوہ اُحد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شریک ہوئے۔ لیکن غزوہ اُحد کے بعد حاضر خدمت ہو کر اسلام قبول کیا۔

(iii) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سفارت کاری بڑی کامیاب رہی۔ سفارت کاری کے ذریعے ہی دوسرے ملکوں کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ 6 ہجری کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفیر بن کر حبشہ گئے۔ آپ کی اعلیٰ سفارت کاری کی وجہ سے نجاشی نے اسلام قبول کیا۔

(iv) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شجاعت و بہادری کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

جواب: آپ بہت بہادر تھے۔ ابوسفیان نے ایک اعرابی کو بھیجا تا کہ نعوذ باللہ وہ آپ کو شہید کر دے لیکن حملہ کرنے سے پہلے اُسے مشکوک سمجھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے گرفتار کر لیا۔ اس سازش کا اصل محرک ابوسفیان تھا۔ لہٰذا اس کا کام تمام کرنے کے لیے حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سلمہ بن اسلم کو مکہ مکرمہ بھیجا گیا۔ وہاں بھی قریش کو پہلے ہی خبر ہوگئی لہٰذا یہ لوگ واپس آ گئے۔

(v) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: 60 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شروع میں اسلام کے مخالف تھے۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد مسلمانوں کے خلاف لڑے اور اپنی بہادری دکھائی۔ لیکن غزوہ احد کے بعد اسلام قبول کیا۔ 6 ہجری میں حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفیر بن کر حبشہ پہنچے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا خط پڑھ کر حبشہ کا حکمران نجاشی مسلمان ہو گیا۔ حضرت جعفر طیار کے ساتھ مل کر مدینہ منورہ آئے۔ غزوہ خیبر کے بعد اسلامی لشکر واپس مدینہ منورہ آ رہا تھا۔ راستے میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت ہوئی۔

ابوسفیان نے جب ایک عرابی کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر قاتلانہ حملہ کرنے کے لیے بھیجا تو وہ ناکام رہا۔ ابوسفیان کا خاتمہ کرنے کے لیے حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتخاب ہوا لیکن وہ بچ گیا۔

وفات 60 ہجری کو ہوئی۔ مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مشرکین کی طرف سے شرکت کی۔

(A) غزوۂ بدر (B) غزوہ احد (C) غزوہ بدر و احد (D) غزوہ خندق

.2 حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام قبول کیا۔

(A) غزوہ بدر کے بعد (B) غزوہ احد کے بعد (C) غزوہ خندق کے بعد (D) غزوہ خیبر کے بعد

.3 اسلام کی دعوت کا خط لے کر حبشہ کی طرف گئے۔

(A) خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
(C) عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

.4 عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دعوتی خط لے کر حبشہ گئے۔

(A) 4 ہجری (B) 5 ہجری (C) 6 ہجری (D) 7 ہجری

.5 عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات ہوئی۔

(A) 60 ہجری (B) 62 ہجری (C) 65 ہجری (D) 64 ہجری

اضافی مختصر سوالات

.1 عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت تھی؟

جواب: ابوامیہ

.2 عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد کا نام کیا تھا؟

جواب: امیہ بن خویلد

.3 عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: غزوہ احد کے بعد

.4 کسی ملک کی خارجہ پالیسی میں کس چیز کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے؟

جواب: سفارت کاری کو

.5 عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دعوت کا خط لے کر کس کے پاس گئے؟

جواب: شاہ حبشہ نجاشی کے پاس گئے۔

.6 شاہ حبشہ نجاشی نے کس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا؟

جواب: جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر۔

صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ

حضرت شِفا، حضرت اُم سلیم اور حضرت اُم عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) **حضرت شفا کے والد کا نام ہے:**

(الف) عبداللہ (ب) عبدالرحمٰن (ج) عبدالشمس (د) عبدالمطلب

(ii) **حضرت شفا سے مروی احادیث کی تعداد ہے:**

(الف) دس (ب) بارہ (ج) چودہ (د) سولہ

(iii) **غزوات کے دوران میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں:**

(الف) حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (ب) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(ج) حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (د) حضرت سمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(iv) **حضرت اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہونٹ مبارک سے مس شدہ کون سا ٹکڑا محفوظ کیا؟**

(الف) روٹی کا ٹکڑا (ب) پنیر کا ٹکڑا (ج) مشک کا ٹکڑا (د) کدو کا ٹکڑا

(v) **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام ہے:**

(الف) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (ب) حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(ج) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (د) حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) **حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف بیان کریں۔**

جواب: اُم عطیہ کا نام نسیبہ بنت حارث تھا۔ قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تعلق تھا۔ یہ ایک انصار قبیلہ تھا۔ سات معرکوں میں شریک ہوئیں۔ وہ ان معرکوں میں مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ انھوں نے چند احادیث روایت بھی کی ہیں۔

(ii) **حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا غزوات میں کون سی خدمات انجام دیتی تھیں؟**

جواب: وہ مردوں کے لیے کھانا پکارتی تھیں۔ سامان کی حفاظت کرتی تھیں۔ مریضوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

(iii) **حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔**

جواب: حضرت اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبت تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ہاں پانی کا مشک سے منھ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا۔ کیونکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہونٹ اس سے مس ہوئے تھے۔

(iv) **حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمات بیان کریں۔**

جواب: غزوات میں حصہ لیتی تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انصار کی چند عورتوں خاص طور پر اُم سلیم کو غزوات میں ضرور ساتھ رکھتے تھے۔ اُم سلیم مسلمان مجاہدوں کو پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی تھیں۔ غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوہ حنین میں آپ شریک تھیں۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کیا کرتی تھیں۔

(v) **حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف تحریر کریں۔**

جواب: حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام عبداللہ بن عبدالشمس تھا۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت وہیب تھا۔ آپ کے شوہر کا نام ابوحشمہ بن حذیفہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ آپ کی روایات کی تعداد 12 ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **حضرت اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا**

سہلہ یا رملہ نام تھا۔ کنیت اُم سلیم تھی۔ لقب رمیصا یا غمیصا تھا۔ والد کا نام ملحان بن خالد تھا۔ والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔ پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا۔ مالک بن نضر مشرک تھے۔ اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا نے اسلام قبول کیا تو وہ ناراض ہوکر شام چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان کا دوسرا نکاح ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ ان کے صاحب زادے انس آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں رہتے تھے۔

بڑی بہادر خاتون تھیں۔ جنگوں میں حصہ لیتی تھیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی وغیرہ کرتی تھیں۔ چند احادیث بھی آپ سے مروی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم آپ سے دینی مسائل دریافت کرتے تھے۔ حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبت کرتی تھیں۔

(ii) حضرت اُم عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت اُم عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا انصار کے قبیلے ابی مالک بن النجار سے تعلق تھا۔ نام نسیبہ تھا۔ والد کا نام حارث تھا۔ ہجرت مدینہ سے پہلے مسلمان ہوگئی تھیں۔ جنگوں میں وہ مسلمان زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ 8 ہجری میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیٹی حضرت زینب کے انتقال پر ان کو ام عطیہ نے غسل دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم ان سے دینی مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔ آپ سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔

(iii) حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کی سیرت و کردار پر نوٹ لکھیں۔

جواب: حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کے سیرت و کردار میں رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت بہت اہم ہیں۔ آپ کبھی کبھی حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کے گھر میں تشریف لے جاتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے الگ بچھونا تیار کر رکھا تھا۔ اس میں آپ کا پسینہ جذب ہوتا تھا۔ جس سے خوش بو آتی رہتی تھی۔ حضرت شفا نے اس بچھونے کو محفوظ رکھا۔

حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا لکھنا پڑھنا بھی جانتی تھیں۔ چند احادیث بھی روایت کی ہیں جن کی تعداد 12 ہے۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. حضرت اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کے والد کا نام تھا۔

[✓ (A) ملحان] (B) عدنان (C) قحطان (D) شعبان

2. حضرت اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کی والدہ کا نام تھا۔

(A) فاطمہ [✓ (B) ملیکہ] (C) لیلیٰ (D) زینب

3. غزوہ حنین میں حضرت اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کے ہاتھ میں کیا تھا؟

(A) خنجر (B) غلیل (C) ڈھال (D) نیزہ

4. اُم عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کا نام تھا۔

(A) رملہ (B) نسیبہ (C) فاطمہ (D) سعیدہ

5. حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا عہد رسالت میں معرکوں میں شریک ہوئیں۔

(A) 2 (B) 3 (C) 5 (D) 7

6. حضرت زینب بنت رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا۔

(A) 2 ہجری (B) 4 ہجری (C) 6 ہجری (D) 8 ہجری

اضافی مختصر سوالات

1. حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کے والد کا نام تحریر کریں؟

جواب: والد کا نام عبداللہ بن عبدالشمس تھا۔

2. حضرت شفا کی والدہ کا کیا نام تھا؟

جواب: والدہ کا نام فاطمہ بنت وہیب تھا۔

3. حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کا نکاح کس سے ہوا؟

جواب: ابوحشمہ بن حذیفہ عدوی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ سے ہوا۔

4. حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا نے اسلام کب قبول کیا؟

جواب: آپ نے ہجرت سے پہلے اسلام قبول کیا۔

5. حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کی مرویات کی کتنی تعداد ہے؟

جواب: مرویات کی تعداد 12 ہے۔

6. اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کا نام کیا تھا؟

جواب: سہلہ یا رملہ

7. ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کا لقب کیا تھا؟

جواب: لقب غمیصا اور رمیصا تھا۔

8. اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کے والد کا نام کیا ہے؟

جواب: ملحان بن خالد

9. اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کی والدہ کا نام کیا تھا؟

جواب: ملیکہ بنت مالک

10. اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کا پہلا نکاح کس سے ہوا؟

جواب: مالک بن نضر

11. اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کی شوہر کے ساتھ علیحدگی کس طرح ہوئی؟

جواب: شوہر اسلام کو پسند نہیں کرتا تھا اور ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا مسلمان ہو چکی تھیں لہٰذا علیحدگی ہو گئی۔

.12 حضرت ابوطلحہ سے آپ کی شادی کیسے ہوئی؟

جواب: حضرت ابوطلحہ نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن حضرت اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا نے اسلام قبول کرنے کی شرط عائد کر دی۔ حضرت ابوطلحہ نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ نے اس سے مہر نہ لیا بلکہ کہا کہ اسلام میرا مہر ہے۔

.13 اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا کے بیٹے کا نام جو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کرتا تھا؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

.14 حضرت اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ اُحد، غزوہ خیبر اور غزوہ حنین

.15 غزوہ حنین میں حضرت اُم سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا ہاتھ میں کیا لیے ہوئے تھیں؟

جواب: خنجر

.16 انھوں نے خنجر کیوں پاس رکھا؟

جواب: اس لیے کہ مشرک قریب آئے تو اسے خنجر گھونپ دیا جائے۔

صوفیا کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِم

(i) ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ، (ii) شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ، (iii) خواجہ نظام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ کا لقب ہے:

(الف) گنج شکر (ب) فرید الدین (ج) گنج شکر **(د)** سلطان الاولیا

(ii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ کی جائے پیدائش ہے:

(الف) بدایون (ب) دہلی (ج) بخارا (د) سمرقند

(iii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ کو خصوصی دسترس حاصل تھی:

(الف) علوم القرآن پر (ب) علم الانساب پر (ج) علم النجوم پر (د) علم الاصوات پر

(iv) حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:

(الف) رسالہ قشیریہ (ب) کشف المحجوب (ج) پند نامہ (د) راحت القلوب

(v) حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:

(الف) تذکرۃ الاولیا (ب) احیاء العلوم (ج) کشف المحجوب (د) مثنوی معنوی

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: آپ 986ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب ایک بستی میں پیدا ہوئے جس کا نام استوا تھا۔

(ii) رسالہ قشیریہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: یہ ایک مختصر لیکن جامع رسالہ ہے۔ جس میں تصوف کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ رسالے کے شروع میں تصوف کے عقائد بیان ہوئے ہیں۔ عقائد کے بعد صوفیہ کرام کے حالات تحریر کیے گئے ہیں۔ صوفیہ کرام کی تعداد 83 ہے۔

(iii) حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے کوئی سے تین ملفوظات تحریر کریں۔

جواب: **ملفوظات:۔**

(1) کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا۔

(2) بلاضرورت قرض نہ لو۔

(3) اللہ کی راہ میں جتنا بھی خرچ کرو، وہ اسراف نہیں ہے اور جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے اسراف ہے خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔

(iv) حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی کی معاشرتی و روحانی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، متقی، پرہیزگار، سخاوت و ایثار کا پیکر تھے۔ لوگوں کو تزکیہ نفس کا درس دیتے تھے۔ آپ کا درس اس طرح کا ہوتا تھا:

''کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو۔''

آپ نے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا اور لوگوں کی خدمت کی۔ ہزاروں کی تعداد میں فقیر مسکین آپ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے تھے۔ آپ نے لوگوں کی رہنمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور شخصیات تیار کیں۔

(v) حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف پندنامہ کے موضوعات تحریر کریں۔

جواب: **موضوعات پندنامہ:۔**

(1) حمد باری تعالیٰ و نعت رسول مقبول
(2) ائمہ دین اور مجتہدین کی فضیلت
(3) نفس کے بجائے اللہ کے احکامات ماننا
(4) خاموشی کے فائدے
(5) ریاکاری اور منافقت سے اجتناب
(6) اخلاق حسنہ
(7) اہل سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فائدے
(8) سکون و عافیت کے اسباب و وجوہات
(9) عجز و انکسار
(10) فوائد ذکر
(11) غصے کے نقصانات

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کے حالات زندگی اور تصوف کے بارے میں ان کی تعلیمات پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ:۔**

آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی اور اصل نام ''عبدالکرم'' تھا۔ قشیری کہلوانے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے آباؤ اجداد میں قشیر نام کی ایک اعلیٰ شخصیت گزری تھی۔ بس ان سے نسبت ظاہر کرنے کے لیے قشیری کہلوائے۔ نیشاپور ایران میں ولادت ہوئی۔ کم سنی میں والد صاحب دنیا سے چل بسے۔

دین اور صوفیانہ تعلیم شیخ ابوعلی دقاق رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ علم تفسیر پر آپ کی قابل قدر تصانیف موجود ہیں۔

تصوف:۔

آپ کے نزدیک تصوف صرف ذکر واذکار کا نام نہیں بلکہ انسانی فکر کی ایسی تبدیلی کو کہتے ہیں جو نسان کے اخلاق و عادات میں رونما ہوتی ہے اور وہ اچھے اخلاق کا کامل نمونہ بن جاتا ہے۔ اس کا ظاہر و باطن پاک ہو جاتا ہے۔ اور یہ طہارت انسان کی سوچ کو بھی طاہر بنا دیتی ہے۔ انسان خشیت الٰہی سے بھر جائے، انتقام، بخل، حرص سے اس کا دل خالی ہو جائے۔

تصوف کے موضوع پر ان کا رسالہ قشیریہ ایک اہم تصنیف ہے۔ یہ مختصر ہے مگر جامع رسالہ ہے۔ اس میں تصوف کے تمام پہلوؤں کا ذکر ہے۔ صوفیائے کرام کے حالات بھی قلم بند کیے ہیں۔

(ii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و واقعات تحریر کریں۔

جواب: معروف صوفی بزرگ ہیں۔ سادات میں سے ہیں۔ پورا نام محمد نظام الدین تھا۔ والد کا اسم گرامی احمد بخاری تھا۔ ان کے القاب "سلطان الاولیا" اور "محبوب الٰہی" ہیں۔ بدایون میں 1237ء میں ولادت ہوئی۔ ان کے بچپن میں ہی والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ دہلی تشریف لائے قرآن، حدیث اور فقہ کا علم علامہ علاؤالدین اصولی، شمس الدین خوارزمی اور کمال الدین محمد الزاہد سے حاصل کیا۔

پاک پتن شریف (اجودھن) تشریف لائے۔ بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے مرید بن گئے۔ مرشد نے چہار کلاہ ترکی یا چار کونے والی ٹوپی عطا کی۔ اپنے مرشد کے حکم پر دہلی تشریف لائے اور خلق خدا کی خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔

آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات و مجاہدہ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزار دی۔ آپ بڑے سخی تھے۔ آپ کے لنگر خانے سے ہزاروں کی تعداد میں فقیر مسکین کھانا کھاتے تھے۔ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ، امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت امیر حسن سنجری رحمتہ اللہ علیہ جیسے عظیم الشان لوگ ان کی تعلیم و تربیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

(iii) حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کی علمی خدمات قلم بند کریں۔

جواب: آپ نے مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل کی۔ خاص طور پر علم الکلام، فلسفہ، قرآن و حدیث، فقہ، طب اور ادب میں۔ آپ فارسی کے مشہور شاعر ہیں۔ تذکرۃ الاولیا، پند نامہ اور منطق الطیر آپ کی مشہور اصلاحی کتابیں ہیں جس میں نصیحت اور تصوف ہے۔ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ان سے فیض حاصل کیا ہے۔

تذکرۃ الاولیا میں تقریباً 96 اولیائے کرام کا تذکرہ ہے۔ پند نامہ میں تمام اخلاقی موضوعات جمع کر دیے ہیں۔ مثلاً حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نفس کی بجائے اللہ کے احکام کی اتباع، خاموشی کے فائدے ریاکاری سے اجتناب، اخلاق حسنہ، اہل سعادت کی صحبت کے فائدے، غصے کے نقصانات وغیرہ۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. ابو القاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کا نام تھا۔

(A) عبدالرحمان [✓ (B) عبدالکریم] (C) جہانگیر (D) عبدالغفار

2. ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔

(A) 900ء (B) 920ء (C) 980ء (D) 986ء

3. ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔

(A) سمرقند (B) نیشاپور (C) اصفہان (D) مشہد

4. ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث مبارکہ جمع کی ہیں۔

(A) 20 موضوعات پر (B) 25 موضوعات پر (C) 40 موضوعات پر (D) 45 موضوعات پر

5. رسالہ قشیریہ صوفیا کرام کا تذکرہ ہے جن کی تعداد ہے:

(A) 83 (B) 75 (C) 70 (D) 60

6. امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی۔

(A) 1070ء (B) 1072ء (C) 1075ء (D) 1085ء

7. آپ کے مرشد تھے۔

(A) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (B) امام الحرمین جوینی رحمۃ اللہ علیہ (C) ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ (D) سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

8. شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔

(A) نیشاپور (B) اصفہان (C) گہران (D) مشہد

9. شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام تھا۔

(A) عبدالکریم (B) عبدالرحمٰن (C) ابوحمید (D) ابوخالد

10. شیخ فریدالدین کے اساتذہ کی فہرست میں سرفہرست ہیں۔

(A) مجدالدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (B) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

(C) امام الحرمین جوینی رحمۃ اللہ علیہ (D) امام دقاق رحمۃ اللہ علیہ

11. تذکرۃ الاولیاء تصنیف ہے۔

(A) مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ (B) شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

(C) ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ (D) خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

12. منطق الطیر کے مصنف ہیں۔

(A) شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ (B) فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

(C) مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ (D) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

13. تذکرۃ الاولیاء میں ذکر ہے:

(A) 96 اولیائے کرام کا (B) 104 اولیائے کرام کا

(C) 110 اولیائے کرام کا (D) 120 اولیائے کرام کا

14. شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ نے عمر پائی۔

(A) 60 سال (B) 80 سال (C) 100 سال (D) 114 سال

.15 شیخ فرید الدین کا مزار ہے۔

(A) نیشاپور (B) اصفہان (C) مشہد (D) تہران

.16 خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ تصوف ہے۔

(A) سلسلہ سہروردیہ (B) سلسلہ قادریہ (C) سلسلہ نقشبندیہ (D) سلسلہ چشتیہ

.17 بدایون میں آپ کی ولادت ہوئی۔

(A) 1200ء (B) 1212ء (C) 1237ء (D) 1245ء

.18 دہلی تشریف لائے تو نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی۔

(A) 10 سال (B) 12 سال (C) 13 سال (D) 15 سال

.19 اجودھن (پاک پتن) تشریف لائے تو ان کی عمر تھی۔

(A) 10 سال (B) 18 سال (C) 15 سال (D) 20 سال

.20 خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ مرید تھے۔

(A) علاء الدین رضوی رحمۃ اللہ علیہ (B) شمس الدین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ

(C) کمال الدین محمد الزاھد رحمۃ اللہ علیہ (D) بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

.21 نظام الدین الاولیاء نے مرشد سے پاروں کا علم حاصل کیا۔

(A) چھ پارے (B) دس پارے (C) بارہ پارے (D) سولہ پارے

.22 شیخ نے نظام الدین اولیاء کو ٹوپی دی۔

(A) تین کونے والی (B) چار کونے والی (C) پانچ کونے والی (D) چھ کونے والی

.23 خواجہ نظام الدین اولیاء کے مریدین تھے۔

(A) امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ (B) شیخ نصیر الدین چراغ رحمۃ اللہ علیہ

(C) امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ (D) تینوں

.24 خواجہ نظام الدین اولیاء نے دور دیکھا۔

(A) خاندان خلجی (B) خاندان تغلق و خلجی (C) خاندان لودھی (D) خاندان مغلیہ

.25 راحت القلوب کس کی تصنیف ہے۔

(A) خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ (B) ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ

(C) بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ (D) شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

.26 راحت القلوب ملفوظات پر مشتمل ہے۔

(A) ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ (B) بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(C) شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ (D) شمس الدین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ

.27 افضل الفوائد کا مرتب ہے۔

(A) شیخ نصیر الدین چراغ رحمۃ اللہ علیہ (B) امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

(C) امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ (D) فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

.28 فوائد الفواد کا مرتب ہے۔

(A) شیخ نصیر الدین چراغ رحمۃ اللہ علیہ (B) امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

(C) امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ (D) فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

علماء و مفکرین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم

(i) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ (ii) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کس ملک کے سلطان کے وزیر مقرر ہوئے؟

(الف) تیونس (ب) مراکش (ج) مصر (د) نائیجیریا

(ii) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ ہے:

(الف) فلسفہ (ب) فقہ (ج) علم الانساب (د) شاعری

(iii) ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے:

(الف) مقدمہ ابن خلدون (ب) الاتقان فی علوم القرآن (ج) سیر اعلام النبلاء (د) تفسیر جلالین

(iv) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات ہے:

(الف) ۵۹۰ ہجری (ب) ۵۹۲ ہجری (ج) ۵۹۴ ہجری (د) ۵۹۶ ہجری

(v) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد ہے:

(الف) دو سو سے زائد (ب) تین سو سے زائد (ج) پانچ سو سے زائد (د) سات سو سے زائد

-2 مختصر جواب دیں:

(i) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ شہرت کیا ہے؟

جواب: آپ کی تصنیف مقدمہ ابن خلدون آپ کی وجہ شہرت ہے۔ یہ ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ ہے۔ یہ مقدمہ سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا مجموعہ ہے۔

(ii) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام کیا تھا؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام ہے۔ ابوزید عبد الرحمٰن بن محمد بن محمد بن خلدون تھا۔

(iii) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے افکار تحریر کریں۔

جواب: فلسفۂ تاریخ اور عمرانیات پر آپ کے افکار قابل قدر ہیں۔

(iv) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

1. الاعتقاد فی اہل البدع والضلالات 2. الموافقات فی اصول الشریعہ 3. کتاب المجالس

(v) **امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی سی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔**

جواب: (i) الاتقان فی علوم القرآن (ii) تاریخ الخلفاء

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) **علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات تحریر کریں۔**

جواب: وہ تیونس میں پیدا ہوئے۔ جب تعلیم سے فارغ ہوئے تو تیونس کے سلطان، ابوعنان نے ان کو اپنا وزیر بنالیا۔ یہاں سے غرناطہ کے حاکم کے پاس گئے۔ پھر غرناطہ سے مصر چلے گئے اور مصر کی بڑی یونیورسٹی جامعۃ الازھر میں استاد مقرر ہو گئے۔ 74 برس کی عمر میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ یہ 808ء کا زمانہ تھا۔

(ii) **علامہ جلال الدین سیوطی کی علمی خدمات پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: آپ شہرۂ آفاق، مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ کثیر التصانیف شخصیت تھے۔ آپ کی کتابوں کی تعداد پانچ سو سے بھی زیادہ ہے۔ آپ کی تفسیر جلالین اور تفسیر در منثور عالمی شہرت رکھتی ہیں۔ قرآنی علوم پر آپ کی کتاب، الاتقان فی علوم القرآن بہت مقبول ہے۔ تاریخ میں تاریخ الخلفاء ایک مستند تاریخ ہے۔

علم حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں۔

(iii) **علامہ شاطبی کے حالات زندگی تحریر کریں۔**

جواب: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ 538ھ کو اندلس میں پیدا ہوئے۔ جس قصبے میں پیدا ہوئے اس کا نام شاطبہ تھا۔ پس اس کی نسبت سے شاطبی کہلائے۔ قرآن مجید حفظ کیا حدیث و فقہ پڑھی۔ علم قراءت ابو عبداللہ محمد بن ابی العاص النفری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ پھر بلنسیہ پڑھنے چلے گئے۔ 590ھ میں بیت المقدس گئے۔ وہاں قبلہ اوّل کی زیارت کے بعد مدرسہ فاضلیہ قاہرہ مصر میں تدریس شروع کی۔

وفات:۔ 590ھ کو قاہرہ میں وفات پائی۔ آپ کی نماز جنازہ علامہ عراقی نے پڑھائی۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا سال پیدائش ہے۔

(A) 400ھ (B) 415ھ (C) 525ھ [✓ (D) 538ھ]

2. امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔

[✓ (A) اندلس] (B) مصر (C) بغداد (D) بصرہ

3. مزید تعلیم کے لیے تشریف لے گئے۔

(A) شاطبہ [✓ (B) بلنسیہ] (C) بغداد (D) قاہرہ

4. بیت المقدس تشریف لے گئے۔

(A) 510ھ (B) 570ھ [✓ (C) 590ھ] (D) 600ھ

5. آپ کی وفات ہوئی۔

(A) تیونس (B) اندلس [✓ (C) قاہرہ] (D) ایران

.6 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام تھا۔

(A) عبدالرحمٰن (B) عبداللہ (C) عبدالرحیم (D) عبدالخالق

.7 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کی تعداد ہے۔

(A) 200 سے زائد (B) 300 سے زائد (C) 400 سے زائد (D) 500 سے زائد

.8 علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔

(A) مصر (B) یونان (C) اندلس (D) تیونس

.9 آپ کا سال پیدائش ہے۔

(A) 800ھ (B) 849ھ (C) 870ھ (D) 880ھ

.10 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو احادیث یاد تھیں۔

(A) ایک لاکھ (B) دو لاکھ (C) تین لاکھ (D) چار لاکھ

.11 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی۔

(A) 888ھ (B) 895ھ (C) 911ھ (D) 914ھ

.12 ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔

(A) تیونس (B) قاہرہ (C) اصفہان (D) نیشاپور

.13 آپ وزیر مقرر ہوئے۔

(A) سلطان زید (B) سلطان نہیان (C) سلطان ابوعنان (D) سلطان ابوعدنان

.14 آپ کو مصر میں فقہ..........کے جج کا منصب ملا۔

(A) فقہ مالکی (B) فقہ حنفی (C) فقہ حنبلی (D) فقہ شافعی

.15 علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف ہے۔

(A) کتاب العبر (B) درمنثور (C) الاتقان فی علوم القرآن (D) تفسیر جلالین

اضافی مختصر سوالات

.1 علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتابیں کون سی ہیں؟

جواب: (i) اعتقادی اهل البدع والضلالات (ii) الموافقات فی اصول الشریعہ (iii) کتاب المجالس

.2 علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے علم قراءت کس سے حاصل کیا؟

جواب: ابوعبداللہ محمد بن ابی العاص الفخری رحمۃ اللہ علیہ سے

.3 قبلہ اول کی زیارت کے بعد علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کہاں گئے؟

جواب: مدرسہ فاضلیہ قاہرہ

.4 امام شاطبیرحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: آپ کو لغت کا امام مانا جاتا ہے۔ علوم شرعیہ کے آپ ماہر تھے۔ قراءت و تفسیر پر مکمل عبور حاصل تھا۔ ادیب اور شاعر تھے۔

.5 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو سیوطی کیوں کہتے ہیں؟

جواب: مصر کے قدیم قصبے اسیوط میں آپ کی ولادت ہے۔ اس لیے آپ کو سیوطی کہا جاتا ہے۔

6. علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کے اساتذہ کون ہیں؟

جواب: (i) شیخ کمال الدین ابن الھمام حنفی رحمتہ اللہ علیہ (ii) شیخ شمس سیرامی رحمتہ اللہ علیہ

(iii) شمس فرومانی حنفی رحمتہ اللہ علیہ

7. علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کو کن علوم پر دسترس حاصل تھی؟

جواب: تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع پر دسترس حاصل تھی۔

8. علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے آب زمزم پی کر کیا دعا مانگی؟

جواب: انھوں نے دعا مانگی کہ یا اللہ علم فقہ میں مجھے علامہ بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجرِ عسقلانی کا مرتبہ عطا فرما۔

9. تاریخ پر علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی کون سی کتاب مشہور ہے؟

جواب کتاب کا نام تاریخ الخلفاء ہے۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت سے لے کر بغداد کے آخری خلیفہ کے عہد خلافت تک سن وار لکھی گئی ہے۔

10. علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی کب وفات ہوئی؟

جواب 19 جمادی الاوّل 911 ہجری

11. علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی عادات وخصائل کے بارے میں لکھیں۔

جواب: علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ دنیاوی مال و مرتبہ سے بے نیاز تھے۔ امیر لوگ آتے تھے۔ تحائف پیش کرتے لیکن آپ قبول نہ کرتے تھے۔ کمال کی فہم وفراست رکھتے تھے۔ طبیعت کے اندر بڑا حلم اور حوصلہ تھا۔ آپ علم و ادب سے خوب شغف رکھتے تھے۔

12. علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کون تھے؟

جواب: آپ عالم اسلام کے مشہور مورخ، فقیہ، فلسفی اور سیاست دان تھے۔

13. مقدمہ ابن خلدون کے موضوعات کے بارے میں بتائیں؟

جواب: مقدمہ ابن خلدون تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا قیمتی مرقع ہے۔

14. ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ نے کس طرح کا نصاب تعلیم پڑھا؟

جواب: آپ کے تعلیمی نصاب میں قرآن مجید، حدیث نبوی، علم کلام، نحو، ریاضی، فلسفہ اور منطق وغیرہ شامل ہیں۔

15. ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کے والدین اور ان کے اکثر اساتذہ کا کیسے انتقال ہوا؟

جواب: تیونس شہر میں طاعون کی بیماری پھیل گئی۔ ان کے والدین اور اساتذہ اسی وبا کی نذر ہو گئے۔

16. ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کی علمی خدمات کا تذکرہ کریں۔

جواب: فلسفہ و تاریخ کے بانی، عمرانیات کے ماہر فقیہ

17. علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کی دو مشہور کتابوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: (i) کتاب العبر (ii) مقدمہ ابن خلدون

18. علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کی عمر کتنی ہوئی؟

جواب: آپ کی عمر 74 برس ہوئی۔

19. علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ نے کس سال وفات پائی؟

جواب: آپ نے 808ھ میں وفات پائی۔

20. علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال کہاں ہوا؟

جواب: آپ کا انتقال قاہرہ میں ہوا۔

باب ہفتم

اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

(i) خود اعتمادی و خود انحصاری

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) فَإِذَا عَزَمْتَ میں جس عمدہ صفت کا ذکر ہے:

(الف) سچائی و دیانت داری (ب) خود اعتمادی و خود انحصاری (ج) صبر و تحمل (د) باہمی ہمدردی

(ii) اللہ تعالیٰ نے خود اعتمادی اور خود انحصاری کے ساتھ تلقین کی:

(الف) صبر و تحمل کی (ب) عجز و انکساری کی (ج) باہمی تعاون کی (د) اللہ تعالیٰ پر بھروسے کی

(iii) انسان کو خود اعتمادی اور خود انحصاری کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر سے بچاتا ہے:

(الف) توکل (ب) صبر (ج) سچ (د) تحمل

(iv) انسان اپنے معاملات احسن طریقے سے انجام دے سکتا ہے:

(الف) مال و دولت سے (ب) تعلقات کی وجہ سے (ج) انصاف کی وجہ سے (د) خود اعتمادی کے سبب

(v) کسی بھی قوم کی اجتماعی عزت و آبرو کا سبب بنتی ہے:

(الف) تجارت (ب) غربت (ج) سیر و سیاحت (د) خود اعتمادی

فری علم freeilm.

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) خود اعتمادی و خود انحصاری کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب: خود اعتمادی اور خود انحصاری کا مطلب ہے، اپنے آپ پر اعتماد اور انحصار کرنا۔ اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا اور اپنی قوت پر بھروسہ کرنا۔

(ii) خود اعتمادی و خود انحصاری کے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: (الف) خود اعتمادی و خود انحصاری کے ساتھ بڑے کام انجام دیے جا سکتے ہیں۔

(ب) یہ انسان کو اندیشوں، خوف اور شک سے بچاتی ہے۔

(iii) خود انحصاری کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ (سورۃ آل عمران:159)

ترجمہ:۔ جب آپ (کسی بات کا) عزم کر لیں تو اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔

(iv) خود اعتمادی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: خود اعتمادی پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرو۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) خوداعتمادی وخودانحصاری سے متعلق نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ سے ایک مثال تحریر کریں۔

جواب: نبی پاک خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ ہمیں خوداعتمادی وخودانحصاری کا درس دیتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تمام غزوات بدر، احد، خندق، حنین میں عزم وہمت اور خوداعتمادی دکھائی ہے۔

(ii) خوداعتمادی وخودانحصاری کس طرح انسان کو ترقی یافتہ بناتی ہے۔

جواب: خوداعتمادی وخودانحصاری انسان کو ہمت اور حوصلہ امید رکھنے کے بجائے اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ کرنا سکھاتی ہے۔ اس طرح افراد اور اقوام ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔

اضافی معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

☆ **درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

1. **دور مکی سالوں پر مشتمل ہے۔**

(A) 40 سال (B) 45 سال (C) 50 سال [✓ (D) 53 سال]

2. **دور مدنی سالوں پر مشتمل ہے۔**

(A) 3 (B) 5 (C) 7 [✓ (D) 10]

3. **فتح مکہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سوار تھے۔**

(A) گھوڑے پر [✓ (B) اونٹنی پر] (C) خچر پر (D) اونٹ پر

4. **فتح مکہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے عمامہ کا رنگ تھا۔**

(A) سفید [✓ (B) سیاہ] (C) نیلا (D) سبز

5. **فتح مکہ کے موقع پر اونٹنی پر بیٹھ کر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سورت پڑھتے تھے۔**

(A) اخلاص [✓ (B) فاتحہ] (C) الفلق (D) الناس

freeilm
فری علم

اضافی مختصر سوالات

1. **خوداعتمادی وخودانحصاری کے کیا فوائد ہیں؟**

جواب: خوداعتمادی وخودانحصاری کے لیے اس کے عظیم مقاصد کا حصول ممکن بنا دیتی ہے۔ اندیشوں، خوف وہراس اور شکوک وشبہات دور کر دیتی ہے۔ انسان کی جدوجہد اور کامیابی وکامرانی کے امکانات روشن کر دیتی ہے۔

2. **مشکلات کے وقت اہل ایمان کا کیا رویہ ہوتا ہے؟**

جواب: اہل ایمان مشکلات کے وقت کم ہمت نہیں ہوتے نہ ہی وہ اللہ کے سوا کسی سے خوف کھاتے ہیں۔ وہ ہمت اور حوصلہ سے مشکلات سے نپٹتے ہیں۔

3. **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خوداعتمادی میں کیا نظر آتا ہے؟**

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خوداعتمادی میں عجز وانکسار کا پہلو نظر آتا ہے۔

.4 فتح مکہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے عجز و انکسار کا حال لکھیں۔

جواب: فتح مکہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے عجز و انکسار کا یہ حال تھا کہ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے۔ سر مبارک جھکا ہوا تھا اور سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ باندھا ہوا تھا۔

.5 خود اعتمادی و خود انحصاری کی صفت کے ساتھ دوسری کون سی صفت نہیں ہونی چاہیے۔

جواب: غرور و تکبر

(2) جسمانی و ذہنی صحت اور جسمانی ریاضت

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اسلام نے انسانی جسم کو صحت مند و توانا رکھنے کے لیے ترغیب دی ہے:

[✓ (الف) جسمانی ریاضت کی] (ب) مال خرچ کرنے کی (ج) معاف کرنے کی (د) صلہ رحمی کی

(ii) کون سا مومن بہتر قرار دیا گیا ہے؟

(الف) مال دار [✓ (ب) طاقت ور] (ج) کمزور (د) مفلس

(iii) جسمانی ریاضت سے مضبوط ہوتے ہیں:

(الف) ہاتھ (ب) پاؤں [✓ (ج) پٹھے] (د) ٹخنے

(iv) حدیث مبارک میں دو چیزوں کو بڑی نعمت قرار دیا گیا ہے:

[✓ (الف) صحت اور فراغت] (ب) مال اور دولت (ج) کھیل اور فراغت (د) ورزش اور مصروفیت

(v) حبشی صحابہ کون سے کھیلوں میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے؟

[✓ (الف) نیزہ بازی و گھڑ سواری] (ب) رسہ کشی (ج) کبڈی (د) سیر و سیاحت۔

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں:

(i) جسمانی ریاضت سے کیا مراد ہے؟

جواب: جسمانی ریاضت سے مراد جسمانی مشقت ہے۔ جسم کو حرکت میں رکھنا جسمانی ریاضت ہے۔ ہم اپنی زبان میں جسمانی ریاضت کو ورزش کہتے ہیں۔ پیدل چلنا، دوڑنا، سائیکل چلانا۔ ہل چلانا جسمانی ریاضت ہے۔ اس طرح کی کھیلیں بھی جسمانی ریاضت ہیں۔

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کون سے کھیلوں کی ترغیب دی ہے؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے گھڑ سواری، نیزہ بازی، تیر اندازی، دوڑ، کشتی اور تیراکی وغیرہ کی ترغیب دی ہے۔

(iii) جسمانی ورزش کے ہمارے جسم پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: جسمانی ورزش سے ہمارا جسم صحت مند رہتا ہے۔

(iv) کن دو چیزوں کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بڑی نعمت قرار دیا ہے؟

جواب: (1) صحت (2) فراغت

(v) ہمیں اپنی جسمانی و ذہنی صحت کو بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

freeilm. فری علم

جواب: ہمیں اپنی جسمانی و ذہنی صحت کو بہتر بنانے کے لیے ورزش کرنا ہوگی۔ مختلف کھیلوں میں حصہ لینا ہوگا۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

(I) جسمانی و ذہنی صحت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اسلام انسان کی جسمانی و ذہنی صحت کی اصلاح پر زور دیتا ہے۔ اسلام کے نزدیک ایسے معاشرے کی تشکیل کی ضرورت ہے جس کے شہری جسمانی و ذہنی صحت سے مالا مال ہوں۔ درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحت اور علم کو برتری بخشی ہے۔

وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ۔ (سورۃ البقرہ:247)

ترجمہ: اور اللہ سے اُسے (داؤد علیہ السلام کو) علم اور جسم میں وسعت عطا فرمائی۔

جسمانی صحت رکھنے والے مومن کو پسند کیا گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ۔

ترجمہ: طاقت ور مومن اللہ کے نزدیک ایک کمزور مومن کی نسبت بہتر اور زیادہ محبوب ہے۔

جسمانی صحت کی اہمیت کے پیش نظر کھیلوں میں حصہ لینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ جسمانی صحت سے اچھے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔

فری علم free ilm.